363

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،10-مارچ2006

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات (محکمہ تعلیم)

1۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2004 کا پیش کیا جانا

365

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،10-مارچ2006

(یوم الجمع،9-صفر المظفر1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر7منٹ

پرزیرصدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ o فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ o وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَـٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيۡهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًاۚ قُلۡ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٌ مِّنَ ٱللَّهۡوِ وَمِنَ ٱلتِّجَـٰرَةِۚ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ o

سورة الجُمُعَة آیات 9تا11

مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے o پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ o اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے

ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے O

وما علینا الا البلاغ O

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔میں شروع کر لوں اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔سوال نمبر 1713 سید احسان اللہ وقاص!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا، میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج جمعہ ہے، پہلے سوالات شروع کر لیں اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔جی، سید احسان اللہ وقاص!

پوائنٹ آف آرڈر

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں اور دو لفظی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فرمائیں!

حکومت پنجاب کی طرف سے پتنگ بازی پر غیر معینہ مدت تک پابندی کا فیصلہ

رانا ثناء اللہ خان: رات تقریباً دس ساڑھے دس بجے یہ خبر break ہوئی ہے کہ پنجاب حکومت نے پتنگ بازی پر غیر معینہ مدت کے لئے پابندی لگا دی ہے۔میں اپنی اور اپوزیشن ممبران کی طرف سے اس اقدام کو appreciate کرتا ہوں اور اس سلسلے میں، میں جن اپوزیشن ممبران نے اس issue کو اٹھایا اور اس کو highlight کیا اور ان کا اور حکومتی بنچوں کے ان ممبران کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس معاملے میں positive role ادا کیا۔اس کے بعد کل راجہ صاحب نے یہاں پر یہ فرمایا تھا کہ ہم تمام منسٹرز جو یہاں پر بیٹھے ہیں جا کر پنجاب حکومت سے یہ معاملہ discuss کریں گے اور ان کے علم میں یہ بات لائیں گے، بالخصوص آپ نے Chair پر ہوتے ہوئے کل جو

directionsدیں۔میں سمجھتا ہوں کہ وہ پورےHouseکے ممبران کی نمائندہ تھیں اور اس سلسلے میں آپ نے جو کلdirectionدی میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سبھی کا حصہ ہے۔سب نے اس میںpositive roleادا کیا لیکن آپ کیdirectionمیں اس کا ایکvital roleتھا جس پر میں نہ صرف آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں بلکہ ہمارے صحافی بھائی جنہوں نے کل اسissueکو جو کہ پورے پنجاب کے عوام کاissueتھا اس سلسلے میں انہوں نے بھی کل اسمبلی کی کارروائی کا بائیکاٹ کر کے اس میں اپنے جذبات کو شامل کیا۔میں ان کے اس اقدام اور جذبات کی قدر کرتا ہوں اورappreciate کرتا ہوں۔بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر:میں سمجھتا ہوں کہHouseکی جو رائے تھی وہ عوام کی رائے ہے اور وزیراعلیٰ صاحب ہمیشہ عوام کی رائے کی قدر کرتے ہیں۔یہ انہی کی فراخدلی ہے کہ جب بھی کوئی اہمpoint raiseکیا جاتا ہے خواہ وہ point اپوزیشن کی طرف سے ہی کیوں نہraiseکیا جائے۔اگر اس میں کوئی مثبت بات ہوتی ہے تو وہ ضرور اس کوconsiderکرتے ہیں اور میں نے کل بھی آپ کو کہا تھا جس وقت وزیر قانون نے کہا تھا کہ ہم وزیراعلیٰ صاحب کے پاس جا کر ان کی منت کریں گے۔میں نے کہا تھا کہ اس میں منت کی ضرورت نہیں ہے وہ خود اس فیصلے میں بیٹھے ہیں اور انشاء اللہ وہ کریں گے۔انہوں نے اللہ کے فضل سے آپ سب کی رائے کا احترام کرتے ہوئےHouseکا احترام کرتے ہوئے، پریس کا احترام کرتے ہوئے اور عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے جو فیصلہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر جہاںHouseکو خراج تحسین پیش کیا جائے وہاں پر وزیراعلیٰ صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سید احسان اللہ وقاص:سوال نمبر1713

سرگودھا یونیورسٹی کے لئے مختص جگہ پر قیام کا مطالبہ

*1713 سید احسان اللہ وقاص:کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں یونیورسٹی کے قیام کا فیصلہ صوبائی حکومت نے کیا ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ اس یونیورسٹی کے قیام کے لئے پانچ مربع زمین ڈسٹرکٹ ناظم نے سرکاری شاملات واقع چک95 جنوبی یونیورسٹی کو الاٹ کر کے فراہم کر دی تھی؟

(ب) جبکہ یونیورسٹی کے قیام کے لئے پہلے ہی جگہ مختص کی جا چکی ہے، وجہ بیان فرمائیں کہ اب اس فیصلہ کو تبدیل کر کے گورنمنٹ کالج سرگودھا میں یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے؟

(ج) اس فیصلہ کی تبدیلی کی کیا وجوہات ہیں، کیا اس فیصلہ کی تبدیلی سے گورنمنٹ کالج میں زیر تعلیم پانچ ہزار سے زائد طلبہ کا مستقبل تاریک نہیں ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) سرگودھا یونیورسٹی کے قیام کا فیصلہ صوبائی حکومت نے کیا ہے تاہم یہ درست نہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ناظم نے سرکاری شاملات واقع چک95 جنوبی میں یونیورسٹی کے لئے 5 مربع زمین یونیورسٹی کو الاٹ کر کے فراہم کر دی تھی۔

(ب) جز (الف) کے جواب سے واضح ہے کہ یونیورسٹی کے لئے کوئی جگہ مختص نہیں کی گئی لہٰذا یہ درست نہیں کہ فیصلہ تبدیل کر کے گورنمنٹ کالج سرگودھا میں یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

(ج) جز (الف) اور (ب) سے واضح ہے کہ یونیورسٹی کے لئے علیحدہ سے کوئی جگہ مختص نہیں کی گئی لہٰذا فیصلہ تبدیل نہیں کیا گیا، چونکہ کالج کا کل رقبہ 102۔ایکڑ ہے جو کالج اور یونیورسٹی کلاسز کی فوری ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہے اس لئے یونیورسٹی کے قیام کے بعد طلباء انٹرمیڈیٹ سے پی۔ایچ۔ڈی تک تعلیم ایک ہی تعلیمی ادارہ سے حاصل کر سکیں گے اور انہیں اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے دور دراز علاقوں کا سفر نہیں کرنا پڑے گا، لہٰذا یہ درست نہیں کہ یونیورسٹی کے قیام سے طلباء کا مستقبل تاریک ہو جائے گا بلکہ اس طرح تو مستقبل پہلے سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔انشاء اللہ

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں

کہ اس یونیورسٹی کے قیام کے بعد وہاں پر کتنے نئے اکیڈمک بلاک تعمیر کئے گئے ہیں اور کون سے نئے شعبہ جات اس یونیورسٹی میں شروع کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اصل میں جو متعلقہ سوال فاضل ممبر صاحب کا تھا وہ صرف اس زمین کے متعلق تھا جو یونیورسٹی کیمپس تعمیر کیا گیا ہے وہ کس زمین پر کیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ ناظم صاحب نے اگر کوئی زمین اس سلسلے میں دی تھی تو وہ کالج میں کیمپس کو کیوں منتقل کیا گیا؟ ان کا سوال تحتی جگہ کے متعلق ہے نہ کہ اکیڈمک بلاک کے متعلق۔ اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کالج سرگودھا جس جگہ پر قائم تھا اس کی تقریباً 102 ایکڑ اراضی تھی۔ الگ سے کوئی جگہ نہیں لی گئی پرانی بلڈنگ کو استعمال کرتے ہوئے اسی بلڈنگ میں یونیورسٹی کیمپس بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ کچھ بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے اور کچھ ہو رہی ہے۔ نئی بلڈنگ نہیں لی گئی اور جو بھی اس کے بلاک پہلے سے موجود تھے ان میں تدریسی کام شروع کیا گیا ہے۔ اس میں ڈیپارٹمنٹس کی تفصیل اگر یہ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے یہ نیا سوال دے دیں تا کہ اس کے مطابق یونیورسٹی کی تفصیل ایوان کے سامنے پیش کی جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب بات کر رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میرا ضمنی سوال نہیں ہے میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جس محکمے کی پالیسی ہوتی ہے اس کو اس محکمے کا وزیر بخوبی جانتا ہے کہ ہماری پالیسی کیا ہے اور وہ میٹنگوں اور گورنمنٹ کے پورے کاموں میں involve ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی پارلیمانی سیکرٹری کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر تعلیم صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں، وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے۔ مجھے بھی انہوں نے کہا تھا کہ میں انڈیا سرکاری کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ محکمہ تعلیم ایک انتہائی اہم محکمہ ہے۔ جہاں تک گوندل صاحب کا تعلق ہے انہوں نے پچھلی دفعہ بھی بڑے اچھے طریقے سے سوالوں کے جواب دیئے تھے لیکن پالیسی کے معاملات میں وزراء کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ سوالات کے جوابات دینا میرے خیال میں بڑا ضروری ہوتا ہے۔ میں آپ سے صرف یہ درخواست کروں گا کہ وزیر موصوف کل یہاں پر تھے اور انہوں نے مجھے بھی کہا تھا کہ میں انڈیا official tour پر جا رہا ہوں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب سوالوں کے جوابات دیں گے۔ میری جناب سے درخواست صرف یہ ہے کہ اسمبلی بزنس بڑا اہم ہوتا ہے یہ میٹنگوں سے اور دوسری چیزوں سے زیادہ اہم ہوتا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ وزراء صاحبان کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ House میں موجود ہوا کریں اور اگر وہ موجود ہوں اور ان کی موجودگی میں پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں تو یہ بہتر صورتحال بنتی ہے۔ میری اس میں صرف یہ استدعا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا دو دن سے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو سوال کئے جاتے ہیں وہ updated نہیں ہوتے۔ آپ نے اس سلسلے میں رولنگ بھی دی تھی کہ جو سوال یہاں پر پیش ہو وہ uptodate ہونا چاہئے اور یہ نہیں کہ محکمے نے جو دو سال پہلے جواب دیا تھا اسی طرح من وعن اس کو House میں پیش کر دیا جائے۔ آپ کی رولنگ پر میں نے آپ کے سیکرٹریٹ کو بھی یہ کہا تھا کہ اس پر سختی سے پابندی کی جائے لیکن ابھی تک اس کی پابندی نہیں کی گئی۔ میں اس پر بھی آپ سے درخواست کروں گا کہ ان کو پابند کیا جائے کہ سوالات کے جوابات uptodate دیئے جائیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات میں بھی وزن ہے لیکن ہمارے محکمہ تعلیم کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو ہیں.He is fully competent اور ماشاء اللہ وہ بڑی تیاری کر کے آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنا بہتر جواب دیتے ہیں میں تو ہمیشہ ان کے جوابات سے متاثر ہوتا ہوں۔ آپ بھی شاید ان سے متاثر ہوئے ہوں گے۔ جی، Next question

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں بھی آپ کی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ محکمہ ہیلتھ کو بھی ان جیسا کوئی competent secretary مل جائے۔ (قہقہے)

وزیر خوراک: جناب سپیکر! میری بڑی مودبانہ التماس ہے کہ اگر یہ بات فرزانہ صاحبہ کی موجودگی میں کریں تو بہت اچھا ہوگا۔ (قہقہے)

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! بات تو کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے۔ یہ تو ان کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری یہ دعا قبول کرلے اور ان کو ہی عقل دے دے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس سے کہتی ہوں کہ تین سال گزر گئے ہیں لیکن یہ رویہ تبدیل نہیں ہوا اور یہ رویہ کب تبدیل ہوگا، یہ تو شاید کوئی معجزے کا دن ہوگا۔ میں protest کرتی ہوں اور آپ کی وساطت سے احسان اللہ وقاص سے درخواست کرتی ہوں کہ اس طرح کی گفتگو اور یہ ہنسنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اسی پر اگر شعر سنادیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! سنیئے۔

میں سچ کہوں گی پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا
(نعرہ ہائے تحسین)

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اس بات پر ہنسنا نہیں، رونا چاہئے کہ اس طرح کے لوگ بھی پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایسے نہیں۔ شعر کا جواب شعر میں آنا چاہئے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں معافی چاہتا ہوں مجھے شعر نہیں آتے۔ میں ایک اور ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا تھا کہ اخبارات میں یہ آیا تھا کہ وہاں کے ضلع ناظم نے یہ offer کی تھی کہ ہم پانچ مربع زمین یونیورسٹی کو دینے کے لئے تیار ہیں تو کیا ان کی طرف سے اس طرح کی کوئی offer نہیں تھی یا انہوں نے جھوٹا بیان دیا تھا یا گورنمنٹ نے ان کی آفر کو قبول نہیں کیا، اس میں کیا حقیقت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! ضلع ناظم صاحب نے زمین دی تھی اور نہ ہی صوبائی حکومت کو اس کی ضرورت تھی۔ وہاں پر جو کالج چل رہا تھا اس کی 102 ایکڑ زمین تھی جو اس کالج اور یونیورسٹی کے لئے کافی تھی اور اسی میں ہی وہ بلڈنگ تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ میں

عرض کر دوں کہ سرگودھا میں اس یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ ایک میڈیکل کالج اور ایک ایگریکلچر کالج کیمپس تعمیر ہو رہے ہیں ان کے لئے 100/100 ایکڑ زمین صوبائی حکومت کی لی جا رہی ہے جس میں سے 50 ایکڑ زرعی کالج کے لئے اور 50 ایکڑ میڈیکل کالج کے لئے منتقل ہو چکی ہے اور بقایا زمین ابھی منتقل ہو رہی ہے۔ as such ڈسٹرکٹ ناظم کی طرف سے یا کسی محکمے کی طرف سے یونیورسٹی کے لئے الگ زمین منتقل ہوئی ہے اور نہ ہی منتقل کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! محترمہ نے ابھی ایک شعر سنایا ہے تو مجھے بھی ایک شعر یاد آ رہا تھا کہ:

آ جا کہ ابھی ضبط کا موسم نہیں بدلا
آ جا کہ ابھی برف پہاڑوں پہ جمی ہے
خوشبو کے جزیروں سے ستاروں کی حدوں تک
اس اسمبلی میں سب کچھ ہے بس ایک تیری کمی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ آ بھی گئی ہیں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل کی "خبریں" اخبار میں ایک اشتہار چھپا ہے جو بہت ضروری ہے اور اس میں حکومت پنجاب کا ایک اور انقلابی قدم کے لحاظ سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے jobs کے لئے یہ ایک اشتہار دیا ہے۔ یقیناً حکومت پنجاب کا یہ ایک انقلابی قدم ہے کہ انہوں نے 600 ڈاکٹروں کو رورل ہیلتھ سنٹروں میں پوسٹ کرنے کے لئے یہ اشتہار دیا ہے۔ یہ اشتہار میں نے بھی پڑھا ہے اور یقیناً میرا بھی دل چاہا کہ میں حکومت پنجاب کے اس بڑے انقلابی قدم کی تعریف کروں لیکن میری وہ خوشیاں افسوس میں اس وقت بدل گئیں جب میں نے یہ دیکھا کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور ملتان ڈویژن، ان تین ڈویژنوں کے اندر اتنے میڈیکل افسر نہیں لئے گئے جتنے صرف اوکاڑہ اور ننکانہ ضلع کے اندر لئے گئے ہیں۔ صورتحال ملاحظہ فرمائیں میں تو اخبار لے کر آیا ہوں اگر کوئی غلطی ہو گی تو اخبار کی ہو گی۔ آپ اندازہ کریں کہ اوکاڑہ کے لئے پوسٹوں کے لحاظ سے 71 میڈیکل افسر لکھے گئے ہیں اور راجن پور کے لئے 9

لکھے گئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ضلع ننکانہ کے لئے 44 رکھے گئے ہیں اور ملتان کے لئے 11 لکھے گئے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ گوجرانوالہ کے لئے 44، گجرات کے لئے 42، منڈی بہاؤالدین 40، نارووال 42، اندازہ کریں کہ ان چار اضلاع میں انہوں نے 300 کے قریب میڈیکل افسر لکھ دیئے۔ وہ اضلاع بھی خوش قسمت تھے یعنی گجرات، نارووال، گوجرانوالہ اور اوکاڑہ۔ ادھر آپ چلیں، راجن پور، 9، ملتان 11، مظفر گڑھ 10، ڈی جی خان 10 یعنی 4 اضلاع میں 40 لکھے گئے ہیں اور ایک ضلع کے لئے 71 لکھے گئے ہیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ دیکھیں کہ وہاڑی میں کوئی نہیں ہے، لودھراں میں کوئی نہیں ہے، رحیم یار خان میں کوئی نہیں ہے، پاکپتن میں کوئی نہیں ہے اور ساہیوال میں بھی کوئی نہیں ہے۔ میری آپ سے استدعا یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں حکومت پنجاب کی اپنی کوئی سازش نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیقی صاحب! آج اس وقت محکمہ تعلیم کے سوالات کا وقت ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر تو یہاں دو دو گھنٹے باتیں ہوئی ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ پتنگ اڑے یا پتنگ بند ہو اس پر تین دن بحث ہوئی ہے۔ پورا پنجاب کھڑا ہو گیا۔ جب آپ جنوبی پنجاب کے علاقوں کو ڈاکٹر نہیں دیں گے تو یہی ہو گا ہمارے کتنے بچے ہیں جو دوائیاں نہ ملنے کی وجہ سے روزانہ مر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی وہ بات بالکل صحیح ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب محکمہ صحت کے سوالات آئیں تو اس میں اس پر وضاحت ہو سکتی ہے اور جواب آ سکتا ہے۔ (قطع کلامیاں) پتنگ کو چھوڑیں، .That is over ایک chapter close ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ نے اپنی بات House کے سامنے پیش کر دی ہے، اخبارات میں بھی آ جائے گا اور ہیلتھ منسٹر صاحب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کے دن اس کا جواب دیں گے۔ آج محکمہ تعلیم کے سوالات ہیں اگر اس کے حوالے سے کوئی بات ہے تو وہ آپ کر لیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے جس دن محکمہ صحت کے سوالات ہوں اس دن آپ پھر یہی point raise کریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! میں پھر تحریک التوائے کار کی شکل میں دے دیتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر آپ نے متعلقہ وزیر صاحب سے جواب نہیں لینا تھا تو پھر آپ یہ point raise کرنے کی اجازت ہی نہ دیتے لیکن جب آپ نے اجازت دے

دی ہے اور انہوں نے جو معاملہ House کے سامنے رکھا ہے وہ ایک serious معاملہ ہے اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جنوبی پنجاب سے واقعی زیادتی روا رکھی جا رہی ہے تو اس کا بڑا bad impact ہو گا۔ وزیر صحت یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ ایسے ہوا تھا کہ ہمارے کچھ دوستوں نے انٹری ٹیسٹ سے متعلق کچھ figures پیش کئے تھے لیکن وزیر صحت نے اس کے جواب میں اس صورتحال کی اصلیت بتائی تو وہ معاملہ redress ہو گیا تو اب بھی میری گزارش یہ ہے کہ اگر یہ معاملہ ایسے ہی ہے تو وزیر صحت کو اس کو redress کرنا چاہئے اور اگر اس میں figures or information کا کوئی معاملہ ہے تو وہ اس کی تصحیح کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں condemn نہیں کر رہا۔ محکمہ صحت پر سوالات Monday کو آ رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ Monday کو اس کا پھر جواب آ جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہاں۔ Monday کو صحت پر question hour بھی ہے لہذا اس کا لامحالہ جواب ملے گا اس لئے میں نے کہا ہے کہ اگر محکمہ تعلیم کے بارے میں اس قسم کی کوئی بات ہے تو وہ ابھی آپ کر لیں۔ یہ بھی آپ نے کہہ دیا ہے اور وزیر صحت صاحب نے نوٹ کر لیا ہے تو Monday کو اس پر جواب آ جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ اگر کوئی تعلیم سے متعلقہ بات ہے تو میں کر لیتا ہوں۔ آج سے دو سال پہلے میں نے ایجوکیشن پر regarding management of private institutions ایک Adjournment Motion دی تھی اور کل بھی اخبار میں تھا کہ There are thirty thousand substandard private school. پرائیویٹ سکولز کتنا بڑا مافیا ہے کہ جس نے دو سال میں میٹنگ نہیں ہونے دی ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ اگلے سوال میں آ رہا ہے کہ پندرہ سو طالبات ہیں اور وہاں پر کوئی واش روم نہیں ہے یہ گورنمنٹ کے سکول کا حال ہے۔ اگر ہم بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں لے کر جاتے ہیں تو وہاں پر فیس سٹرکچر پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے، ٹیچرز پر نہیں ہے، سلیبس پر نہیں ہے اور ان کی عمارتوں پر بھی کنٹرول نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو کمیٹی دو سال پہلے بنی تھی اس کی افادیت کیا ہے اور کیا اس کی میٹنگ ہو گی یا نہیں ہو گی تاکہ کوئی ریگولیٹری باڈی بن سکے جو پرائیویٹ سکولوں کو کنٹرول کر سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی تھی لیکن میں آپ کے احترام میں خاموش رہا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: میں نے پوائنٹ آف آرڈر کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر کرتے تو میں آپ کو اجازت دیتا۔

رانا آفتاب احمد خان: آپ ریکارڈنگ سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کو جھٹلا نہیں سکتا۔ آپ قابل احترام ممبر ہیں۔ جن باتوں کا آپ نے ذکر کیا ہے میں ان کے بارے میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ پندرہ کروڑ روپیہ ہر سال ورلڈ بنک کے تحت missing facility میں خرچ کیا جا رہا ہے اور ہر ضلع کو دیا جا رہا ہے۔ تین سال میں پینتالیس کروڑ روپیہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ خرچ کر رہا ہے۔ انشاء اللہ جہاں پر کوئی چار دیواری یا باتھ روم کا مسئلہ ہے یا Shelterless سکولوں کا مسئلہ ہے یا فرنیچر کا مسئلہ ہے یا کمروں کا مسئلہ ہے وہ سب اسی فنڈ سے تین سال کے اندر پورے ہوں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے missing facility کے حوالے سے بات کی ہے کہ پندرہ پندرہ کروڑ روپیہ دیا جا رہا ہے۔ میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ بالکل درست فرمایا ہے کہ missing facility کے لئے ورلڈ بنک کے پراجیکٹ سے مل رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ جتنا پیسا ہے یہ نچلی سطح پر پچاس فیصد کے قریب لگ رہا ہے باقی سارا کرپشن کی نذر ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ اس پر کوئی مانیٹرنگ نہیں ہے۔ سیالکوٹ میں چار کروڑ روپے کا فرنیچر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے خریدا ہے۔ جو وہاں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے خریدا ہے۔ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ وہ فرنیچر اس طرح ہے کہ جس طرح مٹی کا فرنیچر ہے، کچی لکڑی کا فرنیچر بنا کر سکولوں کو دیا گیا ہے اور ڈی۔ سی۔ او سیالکوٹ نے اس پر انکوائری مقرر کی اور ان کے خلاف ایکشن کے لئے گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔ میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آج محکمہ تعلیم کا وقفہ سوالات ہے۔ اس میں جو اہم سوالات ہیں جن پر اہم باتیں ہونی ہیں۔ ان پر غور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ وہ جواب دیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئرمین! بڑی اچھی بات ہو رہی تھی کہ پرائیویٹ سکولوں کے لئے اس House میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں لیکن دو سال میں اس کا کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ براہ مہربانی! اس کا تو کوئی انتظام کریں کہ اس کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ اسمبلی کی کمیٹی نہیں ہے وہ حکومت کی کمیٹی ہے۔ ہم ان کو direction دے دیتے ہیں کہ وہ میٹنگ کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: مہربانی۔ یہ بھی بہت ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! دو سال سے کمیٹی بنی ہے کہ وہ meet کر کے اپنی تجاویز حکومت کو دے سکے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کی کمیٹی کی میٹنگ pending چلی آ رہی ہے۔ وہ ایک ہفتے کے اندر meet کرے گی اور فوری رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے 14۔ فروری کو میٹنگ رکھی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: بات ختم ہو گئی ہے اور رولنگ آ چکی ہے۔ آپ اس کے چیئرمین کو direction دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: انشاء اللہ میٹنگ منعقد ہو گی اور کارروائی بھی ہو گی۔

جناب چیئرمین: سید احسان اللہ وقاص صاحب کا سوال ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: سوال نمبر 1714۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول والٹن لاہور میں سہولیات کی تفصیلات

1714* سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول والٹن لاہور کینٹ میں 1550 طالبات

32 سیکشنز میں زیر تعلیم ہیں لیکن اس سکول میں پینے کا پانی، بیت الخلا اور لیبارٹری وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں؟

(ب) اس سکول میں کتنے کلاس رومز ہیں، طالبات اور اساتذہ کے لئے کیا فرنیچر مہیا کیا گیا ہے، اس کی تعداد کیا ہے اور پریکٹیکل کے لئے سائنس لیبارٹری میں کیا کیا سامان اور فرنیچر موجود ہے، فہرست فراہم کی جائے نیز لیبارٹری کے لئے کتنا سالانہ فنڈ فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) اساتذہ مالی اور سوپیرز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور ان اسامیوں پر کتنی اساتذہ، مالی، سوپیر تعینات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) مذکورہ سکول میں اس وقت طالبات کی تعداد 1260 اور 32 سیکشنز ہیں۔ سکول میں پینے کا پانی موجود ہے البتہ طالبات کے لئے بیت الخلا اور لیبارٹری موجود نہیں۔ طالبات کو کلاس رومز میں ہی تجربات وغیرہ کروائے جاتے ہیں۔

(ب) مذکورہ سکول میں تین کلاس رومز ہیں (فرنیچر اور سائنس کے سامان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) لیبارٹری کے لئے سالانہ کوئی فنڈز فراہم نہیں کئے جاتے۔

(ج) اساتذہ، مالی اور سوپیرز کی منظور شدہ اسامیاں اور تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منظور شدہ اسامیاں			تعینات سٹاف		
اساتذہ	مالی	سوپیرز	اساتذہ	مالی	سوپیرز
43	1	1	43	1	-

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (ب) میں، میں نے یہ پوچھا تھا کہ سکول میں کتنے کلاس روم ہیں اور طالبات اور اساتذہ کے لئے کیا فرنیچر مہیا کیا گیا ہے، اس کی تعداد کیا ہے، پریکٹیکل کے لئے سائنس لیبارٹری میں کیا کیا سامان اور فرنیچر موجود ہے، فہرست فراہم کی جائے کہ لیبارٹری کے لئے کتنا سالانہ فنڈ فراہم کیا جاتا ہے؟

جناب والا! اس سوال کا جواب آپ خود پڑھ لیں۔ میرے فاضل بھائی جو اکثر جنوبی پنجاب کا رونا روتے ہیں آج لاہور شہر کے اندر کے سکول سے آپ اندازہ لگالیں۔ مجھے جو جواب فراہم کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پورے سکول میں ڈیسک 34 ہیں، ووڈن ٹیبلز 8 ہیں، فزکس ٹیبلز ہیں،

لائبریری ٹیبل صرف ایک ہے اور الماریوں کی تعداد 21 ہے۔

جناب والا! آپ خود اندازہ لگائیں کہ 1260 بچیوں کے لئے 34 ڈیسک اور 43 ٹیچرز کے لئے کرسیاں تک موجود نہیں ہیں، ان کے لئے ٹیبل تک موجود نہیں ہے۔ یہ سوال میں نے 2003 میں دیا تھا تین سال کے بعد یہ سوال آیا ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس تین سال کے عرصے میں اس سکول کی کیا اصلاح کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ جس سکول کے متعلق یہ سوال پوچھا گیا ہے، اس کی عمارت واقعی اس وقت ناکافی ہے اور سہولتیں بھی کم ہیں۔ اس سکول میں 2003 میں طالبات کی تعداد 1260 تھی 32 سیکشنز تھے۔ اب 2006 میں اس کی تعداد 1620 ہو گئی ہے۔ اس سکول کی عمارت کے لئے ہمارے پاس چار کمرے تھے اور دیگر سہولتیں بھی جیسا کہ میرے فاضل دوست فرما رہے تھے کہ یہ کم ہیں لیکن یہ جگہ جس پر یہ عمارت قائم ہے اور سکول موجود ہے۔ یہ اب باب پاکستان کے پراجیکٹ میں شامل ہو گئی ہے اور اس پراجیکٹ میں جہاں دیگر عمارتیں بھی تعمیر کی جا رہی ہیں وہاں گرلز اور بوائز دونوں سکولوں کے لئے سولہ سولہ کنال اراضی مختص کر دی گئی ہے جہاں یہ دونوں سکول الگ الگ تعمیر ہوں گے؟

جناب چیئرمین: کیا یہ اسی علاقے میں ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جی، اسی علاقے میں ہوں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: اگر چودھری پرویز الٰہی کا اتنا بڑا پروگرام ہے اور وہ اتنی محنت کر رہے ہیں تو تین سال میں کیوں نہیں بنے، آپ سیکرٹری ایجوکیشن سے پوچھیں کہ یہ کیوں نہیں بنے اور کب تک بنیں گے؟ وزیر صاحب تو دورے پر چلے گئے ہیں لیکن سیکرٹری ایجوکیشن تو موجود ہیں، ان سے ابھی پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ کیوں نہیں بنے۔ چونکہ یہ اس کی تحتی زمین اس باب پاکستان کے پراجیکٹ میں آ گئی تھی۔ اس میں پہلے بھی تعمیر موجود ہے اسے بھی ہٹانا ہے اس وجہ سے یہاں نئی تعمیر نہیں کی گئی۔ اس کے علاوہ جو سولہ سولہ کنال زمین دونوں سکولوں کے لئے مختص کی گئی ہے گورنمنٹ کی یہ تجویز ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کارروائی بھی

ہوگی اور دونوں سکول الگ الگ تعمیر ہوں گے۔ یہ long term planning ہے اس کے ساتھ short term planning بھی کی گئی ہے کہ اس سکول سے ملحقہ ایک آرمی بیرک خالی ہو گئی ہے۔ آرمی والوں نے پوری بیرک مع کمرے اور مکمل سہولتیں سکول کو دے دی ہیں۔ اب سکول ان بیرکوں میں منتقل ہو گیا ہے۔ جب تک اس سکول کی نئی بلڈنگ مکمل سہولتوں کے ساتھ مکمل نہیں ہوتی اس وقت تک یہ سکول ان بیرکس میں رہے گا اور انشاء اللہ آپ کی ہدایت کے مطابق محکمہ تعلیم جلد ہی اس بلڈنگ کو مکمل کر کے سکول وہاں شفٹ کر دیں گے اور اس میں نہ صرف کمرے بلکہ دیگر تمام کی سہولتیں فرنیچر، سائنس لیب اور اس کا جو سامان وغیرہ ہے تعمیر ہونے کے بعد جلد از جلد مہیا کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئرمین! جس طرح انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ بلڈنگ مہیا کریں گے یہ بہت اچھی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: میں نے تعلیم کے حوالے سے ایک ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔ mover موجود ہیں ان کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: مجھے بھی تو حق ہے کہ میں سوال کر سکوں۔ میں نے صرف ایک سوال کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئرمین! آپ پارلیمانی سیکرٹری کو تو آداب سکھائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ بلڈنگ بنتے بنتے تو کچھ وقت لگے گا، دو، چار، پانچ سال لگ جائیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: جن کے موبائل on ہیں بند کر دیں۔ یہ House کی کارروائی کو disturb کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: میری گزارش یہ ہے کہ بلڈنگ بنتے بنتے تو کچھ وقت لگے گا۔ ظاہر ہے کہ وہ جادو کی چھڑی سے تو بلڈنگ نہیں بنے گی لیکن وہاں پر بچیوں کے لئے کچھ نہ کچھ تو فرنیچر فراہم کرنے کا فوری طور پر انتظام ہونا چاہئے، ٹائلٹ کا انتظام ہونا چاہئے، لیبارٹری کے اندر کوئی سامان

نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! کیا وہاں کلاسیں ہو رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! میں نے request کی ہے کہ کلاسیں ہو رہی ہیں جو آرمی کی بیرکس تھیں وہاں شفٹ ہو گئے ہیں۔ کلاسیں اس وقت بلڈنگ کے اندر ہو رہی ہیں اور اس وقت ان کو ٹائلٹس اور کمروں کی چھت مکمل طور پر میسر ہے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! آپ لیبارٹری اور بیت الخلاء ایک ماہ میں بننے کے بعد House میں رپورٹ پیش کریں گے اور یہ سیکرٹری کو direction دی جائے۔ اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی۔

سید احسان اللہ وقاص: وہاں فرنیچر ہی نہیں ہے اس کا بھی انتظام کیا جائے۔ میری گزارش ہے کہ پورے سکول میں صرف 20 ڈیسک ہیں۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔ اگلا سوال 2886 محترمہ صغیرہ اسلام کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: ان کے ایماء پر۔ سوال نمبر 2886۔ (معزز رکن نے محترمہ صغیرہ اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 2886 دریافت کیا)

تحصیل شکر گڑھ میں گرلز / بوائز پرائمری سکولوں کی تعداد اور انگلش ٹیچر کی اسامیوں کی تفصیلات

*2886 محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل شکر گڑھ میں گرلز اور بوائز پرائمری سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کی مذکورہ سکولوں میں انگریزی ٹیچر تعینات کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کی مذکورہ تحصیل کے سکولوں میں انگریزی ٹیچر کی چند اسامیاں خالی ہیں کب سے خالی ہیں تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکولوں میں انگریزی ٹیچر کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) تحصیل شکر گڑھ، ضلع نارووال میں بوائز اور گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد بالترتیب 245 اور 423 ہے۔

(ب) 118 بوائز اور 160 گرلز پرائمری سکولوں میں انگلش ٹیچر تعینات کئے گئے تھے۔

(ج) درج ذیل 7 بوائز اور 9 گرلز پرائمری سکولوں میں انگلش ٹیچرز کی اسامیاں ان کے سامنے دی گئی تاریخوں سے خالی ہیں۔

بوائز پرائمری سکولوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام سکول	اسامی کب سے خالی ہے۔
1۔	گورنمنٹ پرائمری سکول اوپیاں	1-3-2000
2۔	گورنمنٹ پرائمری سکول بڑالہ گوجراں	1-11-2002
3۔	گورنمنٹ پرائمری سکول ڈھنڈر	1-3-1996
4۔	گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ نیناں	1-1-2001
5۔	گورنمنٹ پرائمری سکول اولکھ	1-2-2000
6۔	گورنمنٹ پرائمری سکول جواہرپور	1-3-1996
7۔	گورنمنٹ پرائمری سکول پھیڑی کاں	22-7-2002

گرلز پرائمری سکولوں کی تفصیل

نمبر شمار	نام سکول	اسامی کب سے خالی ہے۔
1۔	گورنمنٹ پرائمری سکول علی پور	1-4-2000
2۔	گورنمنٹ پرائمری سکول ڈوگر	1-8-2002
3۔	گورنمنٹ پرائمری سکول گمٹالی	1-9-2000
4۔	گورنمنٹ پرائمری سکول سمرائے	1- 9-1998
5۔	گورنمنٹ پرائمری سکول بھابڑاں جٹاں	1-10-1997
6۔	گورنمنٹ پرائمری سکول مولن	1-10-1997
7۔	گورنمنٹ پرائمری سکول بوھڑی	1-9-1996
8-	گورنمنٹ پرائمری سکول اوڈرا	1-11-1998
9-	گورنمنٹ پرائمری سکول ہاؤخورد	1-11-2000

(د) سردست بھرتی پر پابندی عائد ہے بھرتی پر پابندی کے خاتمے پر مذکورہ سکولوں میں انگلش ٹیچرز تعینات کئے جا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ اس سوال کا جواب 03-12-12 کو موصول ہوا تھا پارلیمانی سیکرٹری صاحب update بتائیں کہ اس وقت ان کی latest پوزیشن کیا ہے، کیا اسامیاں fill ہو گئی ہیں اور یہ تین سال کے بعد اس Chair کی رولنگ دی گئی کہ اس کا جواب update ہونا ہے۔ آج تقریباً تین سال تین ماہ ہو گئے ہیں تو ہمیں اس سوال کا update جواب چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، گوندل صاحب! یہ پرانا سوال ہے اس کو update کیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب چیئرمین! مجھے موقع دیا جائے۔ میں تعلیم کے متعلق سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کو بعد میں موقع ملے گا۔ محترمہ! قانونی طور پر پارلیمانی سیکرٹری سوال نہیں کر سکتے۔ آپ تشریف رکھیں میں ویسے ہی آپ کو موقع دوں گا تاکہ House آپ کی بات سے محظوظ ہو جائے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ جی، گوندل صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری کوئی ضمنی سوال نہیں کر سکتا۔ آپ پوچھ لیں، یہ ویسے ہی House کا وقت ضائع کر رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب چیئرمین! میں نے تعلیم کے مسئلہ پر ایک توجہ دلانی ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس تو کوئی بھی دے سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! تشریف رکھیں۔ House چلنے دیں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! اصل میں اس سوال میں تحصیل شکر گڑھ ڈسٹرکٹ نارووال میں پرائمری سکولوں میں جو انگلش ٹیچر ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! بات یہ ہے کہ آپ کی طرف سے اس سوال کا جواب update دیا گیا ہے یا ابھی تک پرانا ہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: سوال پہلے والا ہے اور اب اس میں جو تبدیلی ہو رہی ہے وہ بھی میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں انگلش ٹیچرز بھرتی نہیں کئے گئے کہ کتنی کتنی deficiency ہے؟ وہ ہم نے ساتھ ایک فہرست دے دی ہے کہ ان سکولوں میں انگلش ٹیچرز نہیں ہیں۔ اب

موجودہ حکومت کی جو پالیسی ہے---

جناب چیئرمین: راناقاسم صاحب! آپ نے جو باتیں کرنی ہیں پلیز، لابی میں چلے جائیں۔ خاموشی اختیار کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: اب حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے۔ بعض اضلاع میں درخواستیں طلب کی جا چکی ہیں، انٹرویو مکمل ہو چکے ہیں۔ ضلع نارووال میں بھی درخواستیں طلب ہو چکی ہیں اور ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ٹیچنگ سٹاف کی تعیناتی مکمل ہو جائے گی۔ تمام بقایا خالی اسامیوں پر بھی انشاء اللہ ریکروٹمنٹ جلدی مکمل ہو جائے گی۔ جو eficiency ہم نے بتائی ہے وہاں پر بھی سٹاف تعینات ہو جائے گا۔

جناب محمد عظیم گھمن: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: جی، عظیم گھمن نوری صاحب!

جناب محمد عظیم گھمن: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے تقریباً 33,34 اضلاع میں ایجوکیشن سیکٹر میں ریکروٹمنٹ ہو چکی ہے یا ہو رہی ہے، سیالکوٹ میں کیوں نہیں ہو رہی؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! گھمن صاحب کا بڑا اہم سوال ہے اور ویسے بھی محکمہ تعلیم کا question hour بڑی مشکل سے ساڑھے تین مہینے کے بعد آیا ہے۔ ان کا سوال بڑا اہم ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب ضرور دیں کہ سیالکوٹ میں ریکروٹمنٹ کیوں نہیں ہو رہی؟

جناب چیئرمین: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! پنجاب گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ تمام سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف 100 فیصد مکمل کیا جائے یہ ہدایت ایک ضلع کے لئے نہیں بلکہ تمام کے لئے ہے۔ باقی اضلاع نے ریکروٹمنٹ کے لئے اپنے اشتہار دے دیئے ہیں، درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں---

جناب چیئرمین: وہ سیالکوٹ کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: میں وہ بھی عرض کر رہا ہوں کہ صرف سیالکوٹ ہے جہاں درخواستیں طلب نہیں کی گئیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک تو گورنمنٹ نے کوئی ڈیڈلائن نہیں دی کہ اس تاریخ تک آپ تقرریاں مکمل کریں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس میں پہلےSNEکی پوسٹیں بھی determineکرنی ہیں کہpermanentپوسٹیں کونسی ہیں،SNEکون سی ہیں ان کی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کر رہی ہے اور ہمارے ای۔ ڈی۔ او۔ ایجوکیشن جلد از جلد اس کوfinalizeکر کے اپنی پوسٹیں ایڈورٹائز کر دیں گے۔ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ سیالکوٹ میں ریکروٹمنٹ نہیں ہو گی یا وہ کافی عرصہ بعد ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کوfinalizeکرنے کے بعد ایڈورٹائزمنٹ آ جائے گی اور درخواستیں طلب کرنے کے بعد سٹاف مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب محمد عظیم گھمن: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں سیٹیںdetermineہو چکی ہیں وہ اس کی اصل وجوہات بتائیں کہ بھرتی کیوں نہیں ہو رہی اور انہوں نےdeclareکیا ہے کہ فلاں فلاں جگہ پر سیٹیں خالی ہیں جہاں پر بھرتی ہونی ہے لیکن ابھی تک اس کا اخبار میں اشتہار نہیں دیا گیا۔ یہ بتائیں کہ پنجاب کے صرف ایک ضلع میں بھرتی کیوں نہیں ہو رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: میں عرض کرتا ہوں کہ اصل میں وہی وجہ ہے کہ وہ سیٹیں declareنہیں کر پا رہے کہ پہلےSNEجو انہوں نےsanction for new expenditure بھیجی ہیں کہ وہ کتنی ہیں اور ہم نے نئی پوسٹیں کتنی کرنی ہیں وہ اسی مرحلے میں ہیں۔ جب وہ فائنل ہو جائے گا تو پھر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہاں بھرتی نہیں ہو گی۔ بھرتی میرٹ پر ہو گی اور ضرور ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! ہم گوندل صاحب کی بات مان لیتے ہیں کہ یہprocess ہو رہا ہے۔ جس طرح نوری صاحب فرما رہے ہیں یہ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ ان سے ٹائم لے لیں کہ ایک مہینے یا پندرہ دن میں پورا ہو جائے گا۔ یہ بالکل درست ہے کہ انہوں نے ڈیکلیئر کر دیا ہے کہ کہاں کہاں پوسٹنگ کی ضرورت ہے۔ میرا اس پر سوال آیا تھا اور انہوں نے تفصیل دی تھی کہ فلاں فلاں سیٹیں خالی ہیں اس پر ہم نے عنقریب بھرتی کرنی ہے اور یہ عنقریب کو بھی دو سال ہو

گئے ہیں یہ ہمیں ٹائم بتادیں۔

رانا آفتاب احمد خان: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: جی، آفتاب صاحب! آپ بھی ضمنی سوال کرلیں پھر وہ ایک ہی دفعہ جواب دے دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: میرا سوال ہے کہ جب یہ جواب آیا تھا تو اسے تین سال، تین ماہ اور ایک دن ہو گیا ہے یہ اس وقت سے پوسٹیں خالی ہیں، کیا ان تین سال، تین ماہ میں کوئی اسامی پر کی گئی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: ابھی تک process جاری ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! آپ محکمے کی efficiency کا اندازہ لگالیں کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے تعلیم عام کرنی ہے۔ اس ضلع کی حالت یہ وزیر صحت بھی دیکھیں کہ وہاں پر اتنی سینکڑوں پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں اور آپ تعلیم عام کی بات کر رہے ہیں۔ گلبرگ مین بلیوارڈ میں جاتے ہیں تو اتنے آپ نے hoardings لگائے ہوئے ہیں کہ یہاں پر انقلابی اقدامات ہو رہے ہیں، کیا یہی انقلابی اقدامات ہیں کہ آپ لوگوں کو روزگار بھی نہیں دے رہے، بچے بھی نہیں پڑھ رہے آپ اس پر direction دیں تاکہ یہ پوسٹیں ایک settled time میں مکمل کر دی جائیں۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! آپ اس وقت 90 ہزار اسامیوں پر بھرتی کر رہے ہیں۔ ابھی تک بارہ ہزار SNE کی پوسٹیں خالی پڑی ہیں۔ آپ اپنے سیکرٹری کو پابند کریں کہ وہ سوموار کو جواب تیار کر کے لائیں کہ یہ بھرتی کب تک مکمل ہو گی، صرف پنجاب ہی کی نہیں بلکہ سارے پنجاب کی بھرتی کب تک مکمل ہو گی؟ سوموار کو اس کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔ اگلا سوال 2900 محترمہ صغیرہ اسلام کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 3035 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے انہیں چپ کرائیں۔

جناب چیئرمین: جی،۔ آپ بتائیں کیا کہنا چاہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب چیئرمین![*************************]

جناب چیئرمین: یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ 3035 سید حسن مرتضیٰ صاحب!

پی پی۔74 چنیوٹ میں سکولوں کی تعداد
اور اُن میں منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیلات

*3035 **سید حسن مرتضیٰ**: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) پی پی۔74 چنیوٹ میں واقع سکولوں کے نام کیا ہیں، ہر سکول میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈوار اور اسامی وار فراہم کی جائے؟

(ب) کتنے سکول ایسے ہیں جن میں کوئی بھی سٹاف تعینات نہ ہے ان کے نام اور منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت اس حلقہ کے تمام سکولوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) پی پی۔74 چنیوٹ ضلع جھنگ میں واقع 293 سکولوں کے نام اور ان سکولوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ظفر نگر اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 147 ج۔ب میں سٹاف تعینات نہ ہے۔ ان دونوں سکولوں کے لئے دو پی۔ٹی۔سی اساتذہ کی اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ج) امسال 34 مردانہ اور 36 زنانہ اسامیوں پر بھرتی کی جارہی ہے

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت امسال 34 مردانہ اور 36 زنانہ خالی اسامیوں پر بھرتی کرنا چاہتی ہے۔ میرا یہ سوال 2003 کا ہے اور اب 2006 ہے۔ ان کا امسال سے کیا مطلب ہے۔ جب میں نے سوال جمع کروایا تھا انہوں نے اس وقت امسال لکھا تھا یا اس سال لکھا ہے؟

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: میں نے ابھی رولنگ دی ہے کہ سوموار کو سوالات کے جوابات update کر کے House میں پیش کریں۔آپ کا یہ سوال pending کر دیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: ٹھیک ہے۔جناب چیئرمین! میری ایک چھوٹی سی گزارش اور ہے جب اس کا جواب آئے گا تو ساتھ ہی یہ جواب بھی آ جائے کہ انہوں نے مجھے جو تفصیل فراہم کی ہے وہ بالکل غلط ہے۔آپ نے ان کو جو وقت دیا ہے اس پر یہ درست جواب منگوا لیں۔ادھر ہمارے ضلع میں تقریباً اڑھائی سو کے قریب سیٹیں خالی ہیں اور انہوں نے 34 لکھی ہیں۔یہ اس کی تفصیل بھی منگوا لیں۔اگر آپ کے دیئے ہوئے وقت پر میرا جواب نہ آیا تو میں نے اس غلط جواب پر ان کے خلاف تحریک استحقاق move کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس دن یہ جواب بھی منگوا لیں۔اگلا سوال نمبر 3036 بھی سید حسن مرتضیٰ کا ہے یہ بھی pending کیا جاتا ہے اس کا بھی update جواب اس دن آ جائے گا۔اگلا سوال نمبر 3120 محترمہ شازیہ چاند کا ہے۔

گورنمنٹ مسلم ماڈل ہائی سکول نمبر 2 لاہور کے طلباء کے لئے جبری ٹیوشن کا مسئلہ

*3120: محترمہ شازیہ چاند: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ مسلم ماڈل ہائی سکول نمبر 2 لاہور کی انتظامیہ / ملک محمد رفیق ڈپٹی ہیڈ ماسٹر اور صفدر علی ٹیچر کلاس 8th سکول ٹائم میں بچوں کو ٹیوشن پڑھاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو بچہ ٹیوشن پڑھنے سے انکار کرے اسے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور سکول سے غیر حاضری کا بہانہ بنا کر خارج کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلہ میں انتظامیہ اور ٹیچر کے خلاف انکوائری کروائی گئی انکوائری رپورٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی انتظامیہ / ٹیچرز کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں کسی قسم کی باقاعدہ انکوائری نہیں کی گئی ہے۔

(د) جزہائے بالا کے جوابات میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شازیہ چاند: جناب چیئر مین! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! میں نے پہلے بھی اس پر بات کی تھی انہوں نے رائے ونڈ روڈ پر جو زمین کوآپریٹو کے طور پر لی تھی اس کو پبلک لمیٹڈ کمپنی کے طور پر takeover کیا ہے۔ پچھلے دنوں ''ڈان'' اخبار میں آیا ہے کہ وہ معاملہ take up ہوا ہے اور یہاں سے آپ نے بھی کہا کہ اس کا جواب دیا جائے۔ محترم گوندل صاحب نے مجھے کہا کہ ہم اس کا آپ کو جواب دیں گے لیکن اس کا آج تک کوئی جواب نہیں آیا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی کے طور پر وہ اڑھائی ہزار کنال زمین لے کر ایک مینجنگ ڈائریکٹر بنا دیا گیا۔ اب اس کی بیلنس شیٹ جائے گی، profit and loss sheet جائے گی۔ جب ایسا ہو گا تو وہ لازمی طور پر profit میں بیچے گی۔ اس کا پنجاب یونیورسٹی کے ایمپلائز کو کیا فائدہ ہو گا؟ یا تو وہ اڑھائی ہزار کنال زمین حکومت واپس لے یا پھر اس کو کوآپریٹو کے طور پر رجسٹرڈ کرائے یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین: جی، گوندل صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے یا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئر مین! اس سلسلہ میں ایک دفعہ تحریک التوائے کار آئی تھی مگر وقت ختم ہو گیا تھا اور وہ take up نہیں ہو سکی تھی۔ ابھی تک وہ pending ہے۔ جس دن وہ تحریک التوائے کار آئے گی اس وقت اس پر بحث بھی ہو جائے گی اور ہم اپنی گزارشات بھی submit کر دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! پنجاب یونیورسٹی کے ایمپلائز اور پروفیسروں کا حق ہے کہ جنہوں نے اپنی ساری عمر وہاں پر گزار دی۔ یہ پبلک لمیٹڈ کمپنی کے طور پر کیوں رجسٹرڈ ہوئی ہے؟ یا تو یہ profit and loss پر لائیں، اس کو بیچیں اور آکشن کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کی تحریک التوائے کار موجود ہے اس وقت یہ ساری باتیں take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3135 جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ کی اراضی پر ناجائز قبضہ اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

*3135: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش فرمائیں گے کہ:۔

گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ کی زمین پر کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، کیا حکومت نے قبضہ گروپ کے خلاف پولیس یا عدالت میں کوئی کارروائی کی ہے اگر نہیں کی تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ کی توسیع کے لئے رقبہ تعدادی سات کنال ایک مرلہ کو بذریعہ گورنمنٹ نوٹیفیکیشن نمبری DRA/2162 مورخہ 29-9-85 کو acquire کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ریٹ کے مطابق مبلغ باسٹھ ہزار ایک سو روپے قیمت تھی۔ قیمت اراضی خزانہ میں جمع کر دی گئی۔ سکول میں توسیع کے خلاف مالکان زمین نے محکمہ تعلیم کے خلاف عدالت میں مندرجہ ذیل مقدمات دائر کر دیئے۔

1۔ شیخ احسان الٰہی وغیرہ بنام صوبہ پنجاب مدعیان کی طرف سے سات کنال ایک مرلہ اراضی میں سے دس مرلہ اراضی کے لئے محکمہ تعلیم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جو سول کورٹ، سیشن کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ سے مدعیان کے حق میں ہوا مدعیان نے سات مرلہ اراضی پر تعمیر کر لیں اور اوائل 2003 میں بقیہ تین مرلہ اراضی پر بھی تعمیرات کر لیں۔

2۔ غلام رسول وغیرہ بنام صوبہ پنجاب، مدعیان نے سات کنال ایک مرلہ زمین میں سے پانچ مرلہ اراضی کے لئے محکمہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا جبکہ محکمہ کی طرف سے ایک مقدمہ صوبہ پنجاب بنام غلام رسول وغیرہ دائر کیا گیا۔ غلام رسول وغیرہ نے پانچ مرلہ اراضی پر ناجائز تعمیرات شروع کر لیں جس کے خلاف محکمہ نے حکم امتناعی حاصل کر لیا

لیکن غلام رسول وغیرہ نے حکم امتناعی کی پروانہ کرتے ہوئے ناجائز تعمیرات کر لیں۔ ایس۔ایچ۔او تھانہ رنگ پورہ سیالکوٹ کو پرنسپل گورنمنٹ جامع ہائی سکول سیالکوٹ کی چٹھی نمبری 135 مورخہ 2001-06-22 رپورٹ کر دی گئی جبکہ مذکورہ زمین سے ناجائز قابضین کی بے دخلی اور زمین محکمہ تعلیم کو منتقل کرنے کے سلسلے میں ضلع ناظم سیالکوٹ اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، سیالکوٹ کو بھی تحریر کیا گیا ہے۔

3۔ ملک اکبر علی وغیرہ صوبہ پنجاب، ملک اکبر علی وغیرہ کی طرف سے 15 مرلہ اراضی کے لئے محکمہ تعلیم کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا جو کہ سول کورٹ، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں مدعیان کے حق میں ہوا۔ محکمہ تعلیم نے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل کی جو تاحال زیر التواء ہے۔ مدعیان کی طرف سے اس 15 مرلہ اراضی پر کوئی ناجائز تعمیرات نہ کی گئی ہیں۔

مزید برآں محکمے کی جانب سے سکول ہذا کی زمین محکمہ مال کے کاغذات محکمہ تعلیم سکول کے نام منتقل نہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ سیالکوٹ کا سب سے بڑا سکول ہے اور سیالکوٹ میں دو بڑے سکول ہیں جن میں ایک گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول اور دوسرا کمپری ہینسو سکول اس کے فرنٹ پر اس وقت کے ڈسٹرکٹ ناظم اور تحصیل ناظم میں یہ تو نہیں کہتا کہ وہ اس میں شامل تھے ان کی غفلت اور پولیس کی ملی بھگت کی وجہ سے کیونکہ وہاں پر پولیس موجود تھی لیکن انہوں نے اس سکول کے فرنٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے coordinating officer اور پولیس کو چٹھی لکھ دی تھی تو اب تک انہوں نے قابضین کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی ہے اور پولیس نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ تین پارٹیاں ہیں جن کے خلاف صوبائی محکمہ تعلیم کا مقدمہ چل رہا ہے اور ان میں سے شیخ احسان الہیٰ وغیرہ کے حق میں تو فیصلہ ہو گیا اور جب کسی کے حق میں فیصلہ سول، سیشن یا ہائی کورٹ سے مکمل ہو جاتا ہے تو اس کی تعمیر یا قبضہ لینے کا اور کوئی process صوبائی حکومت یا محکمہ تعلیم کے پاس نہیں رہتا۔ اسی طرح غلام رسول نمبر 2 کے خلاف ابھی تک مقدمات چل رہے ہیں اور تیسرے ملک اکبر علی کا مقدمہ بھی سپریم کورٹ میں pending ہے۔ جب یہ مقدمات فائنل ہوں گے اور اس کے بعد اصل

process ہے کہ یہ زمین acquire کی گئی تھی اور اس کی رقم مد امانت میں جمع ضرور کروائی گئی ہے اور ابھی تک اس کا فائنل نوٹیفکیشن نہیں ہوا اور جب فائنل نوٹیفکیشن صوبائی حکومت محکمہ تعلیم کے نام ہو جائے گا تو یہ رقم مالکان کو مل جائے گی اور اس وقت انتقال ہو گا اور صوبائی حکومت محکمہ تعلیم اس وقت مالک بنے گی۔ ابھی تک ایکوزیشن کے process کو انہوں نے چیلنج کیا ہے اور وہ process عدالتوں میں pending ہے اور جب ایکوزیشن کا process عدالتوں میں مکمل اور فائنل ہو گا تو تب محکمہ تعلیم صوبائی حکومت مالک بنے گی اور اس کے مطابق پھر قبضہ لینے کی کارروائی شروع ہو جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! غلام رسول وغیرہ نے ناجائز قبضہ کیا ہے اور انہوں نے جواب میں خود تسلیم کیا ہے اور انہوں نے سکول کی back پر نہیں بلکہ front پر قبضہ کیا ہے تو میرا بڑا مختصر سا ضمنی سوال تھا کہ غلام رسول کے متعلق کیا کارروائی کی ہے، کس عدالت میں کی ہے، کہاں کی ہے یہ اس کے متعلق بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا ہے کہ غلام رسول کا ناجائز قبضہ پانچ مرلہ زمین پر تھا اور اس نے بھی مقدمہ دائر کیا اور صوبائی حکومت نے بھی مقدمہ دائرہ کیا۔ دونوں مقدمات زیر سماعت ہیں اور جب ان کے فیصلے ہو جائیں گے تو اس کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! نذر حسین گوندل صاحب میرے اس سوال کا جواب نہیں دے رہے کیونکہ انہوں نے واضح طور پر خود لکھا ہے کہ ---

جناب چیئرمین: بگو صاحب! بات یہ ہے کہ عدالتوں میں کیس pending ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ غلام رسول وغیرہ نے حکم امتناعی کے باوجود اس پر ناجائز تعمیرات کر کے قبضہ کر لیا ہے۔

جناب چیئرمین: بگو صاحب! stay ان کے پاس ہے یا نہیں ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! stay تو پہلے ہی ان کے پاس تھا۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ ان کی ناجائز تعمیرات جس پر انہوں نے قبضہ کیا تھا تو انہوں نے ان کے خلاف کیا کیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئر مین! ابھی ایکوزیشن process چل رہا ہے۔ جب ان مقدمات کا فیصلہ ہو گا تو پھر وہ process شروع ہو گا۔ وہ مکمل ہوتا ہے یا نہیں، اس پر اعتراضات آتے ہیں پھر litigation چلتی ہے۔ جب صوبائی حکومت یا محکمہ تعلیم زمین کی مکمل مالک بن جائے گی۔ ابھی تو ہم صرف اس کے process جو دفعہ 4 کا نوٹیفکیشن کے تحت کارروائی کر سکتے ہیں فائنل نہیں ہو سکتی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئر مین! جب کوئی آدمی stay کے باوجود کسی زمین پر قبضہ کر کے ناجائز تعمیرات کر لیتا ہے تو اس کے لئے contempt of court اور اس کو بے دخلی کے لئے دعویٰ درخواست دائر کی جاتی ہے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ انہوں نے کیا contempt of court وہاں پر move کی ہے House میں کھڑے ہو کر یہ بتا دیں؟

جناب چیئر مین: گوندل صاحب! محکمہ نے contempt of court کیا ہے یا کچھ اور move کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئر مین! Contempt application بھی move ہوئی ہے اور اس کے علاوہ متعلقہ ایس۔ایچ۔او، ڈسٹرکٹ ناظم اور ڈی۔سی۔او کو تحریر کیا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: تو پھر کیا کارروائی ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئر مین! معاملہ چونکہ کورٹ میں pending ہے۔ دو باتیں ہیں ایک تو معاملہ کورٹ میں pending ہے اور دوسرے نمبر پر ابھی تک ہم مکمل مالک نہیں بنے۔ دونوں چیزیں جب ہو جائیں گی اور civil میں جب civil suit فائنل ہو جائیں گے یا ہم مالک بن جائیں گے تو اس کا تحرک موثر طور پر اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم مالک ہوں اور کسی سول کورٹ میں matter pending نہ ہو۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئر مین! مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے کہا کہ contempt of court move کی ہے تو صرف یہ بتا دیں کہ کس تاریخ کو انہوں نے contempt of court move کی ہے، بس یہ بتا دیں، میرا ان سے یہی سوال ہے؟

جناب چیئر مین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! exact date کے لئے بعد میں انہیں مطلع کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! دیکھ لینا اگر نہیں بھی ہے تو انہیں کہیں کہ move کر لینا۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 3154 محترمہ ثمینہ نوید کا ہے۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب چیئرمین! on her behalf (معزز رکن نے محترمہ ثمینہ نوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 3154 دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

گورنمنٹ پرائمری سکول (بوائز) چک نمبر 305/H.R
فورٹ عباس کی اپ گریڈیشن

*3154 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کی چک نمبر 305/HR تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کے مغرب کی جانب تقریباً دو ایکڑ چراگاہ اراضی موجود ہے جس پر گاؤں کے بااثر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چک میں قائم لڑکوں کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے اور مقبوضہ زمین کو وار گزار کروا کر وہاں پر لڑکوں کے لئے مڈل سکول کی بلڈنگ تعمیر کروانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نقل رجسٹر حقداران کے مطابق چک نمبر 305/HR تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے شمال مشرقی کونہ میں مویشی پال سکیم کے تحت دو ایکڑ رقبہ گاؤں کے نمبرداران کے نام ہے۔ اس رقبہ میں سے تین کنال زمین

پر بوائز پرائمری سکول اور گرلز ایلیمنٹری سکول کام کر رہے ہیں۔

(ب) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر305/HR مڈل کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانے پر پورا نہیں اترتا لہٰذا اسے مڈل سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

محترمہ طاہرہ منیر: شکریہ۔ جناب چیئر مین! سوال نمبر 3154 کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا وہاں پر لڑکوں کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے کے لئے حکومت تیار ہے اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ سکول مروجہ پیمانے پر پورا نہیں اترتا۔ مڈل سکول کا کون سا ایسا پیمانہ ہے کہ جس پر وہ پورا نہیں اترتا کیونکہ تعلیم تو بچوں کے لئے بہت ضروری ہے۔

جناب چیئر مین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: شکریہ۔ جناب چیئر مین! اصل میں پرائمری سے مڈل سکول کرنے کے لئے حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے مختلف criteria بنا رکھا ہے۔ ایک تو اربن اور رورل کے لئے criteria الگ الگ ہوتا ہے۔ چونکہ رورل کی بات ہو رہی ہے تو اس میں پانچ کلو میٹر کے radius میں اور کوئی مڈل، سیکنڈری سکول نہ ہو۔ اس کے علاوہ بوائز کی تعداد 400 ہو یا گرلز سکول کو اپ گریڈ کرنے کے لئے 300 تعداد چاہئے۔ اس کے لئے چار کنال زمین پرائمری سے مڈل کرنے اور جس یونین کونسل میں ہم یہ سکول اپ گریڈ کر رہے ہیں وہاں کوئی اور مڈل سکول نہ ہو اور پانچ کلو میٹر کا radius ہو۔ یہ چار یا پانچ formalities ہیں جو اس criteria پر پرائمری سکول آتا ہے تو اس کو اپ گریڈ کر دیا جاتا ہے جو اس پر نہیں آتا اس کو اپ گریڈ نہیں کیا جاتا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب چیئر مین! اخبارات میں یہ بیان آیا تھا کہ تمام پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں میں اور مڈل کو ہائی سکولوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس پالیسی کا اعلان تقریباً ڈیڑھ سال پہلے ہوا تھا تو کب تک اس پر عملدرآمد متوقع ہے؟

جناب چیئر مین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئر مین! مڈل سکولوں کو ہائی کرنے سے متعلق تھا تو اس میں بھی آہستہ آہستہ جو اس criteria پر یا جن میں تعداد زیادہ ہوتی جاتی ہے تو مڈل سکولوں کو ہائی

کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کا یہ ارادہ ہے کہ جتنے بھی ایلیمنٹری سکول ہیں انہیں سیکنڈری کا درجہ دیا جائے اور آہستہ آہستہ پالیسی کے مطابق جوں جوں بچوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے یا ان کی زمین criteria پر پوری اترتی ہو جیسے ایلیمنٹری کے لئے چار کنال، سیکنڈری کے لئے 8 کنال اور ہائر سیکنڈری کے لئے 16 کنال چاہئے۔ یا بچوں کی تعداد زیادہ ہو تو جو بھی سکول اس criteria میں آتے جاتے ہیں اور جن کی زمین دستیاب ہوتی ہے تو ان کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! جگہ فراہم کرنا حکومت کا کام ہے یہ گاؤں والوں نے تو نہیں دینی؟ It is the duty the government

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! اصل میں یہ پالیسی ہے کہ سٹیٹ لینڈ جہاں available نہیں ہے وہاں community کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ زمین دے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر مربعوں کی زمین کسی کے پاس ہو اور بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے اگر دو چار کنال یا آٹھ یا سولہ کنال وقف کر دینا یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے اس میں community کو participate کرنے کے لئے تاکہ ان کا بھی حصہ برابر رہے اور بہتر تعلیم ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو سوال ہے اس کو ہی مکمل کروا لیں یہ بتائیں کہ مڈل سے ہائی کرنے کے لئے کوئی سکول criteria پر پورا اترتا ہو تو ہم اس کو کیسے ہائی کروا سکتے ہیں؟ یہ ہمیں طریق کار بتا دیں، ہم کس سے رابطہ کریں کیونکہ بہت سارے سکول ہیں جو ان کے criteria پر پورے اترتے ہیں، بچوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور بلڈنگ بھی فالتو پڑی ہوئی ہے جگہ موجود ہے پھر بھی اس کو ہائی نہیں کیا جا رہا ہے تو اس کا پھر ہم کیا کریں؟

جناب چیئرمین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! اب میں گزارش کروں گا کہ ایڈیشنل سپیشل سیکرٹری سکول بھی یہاں موجود ہیں۔ شاہ صاحب آ جائیں بیٹھ کر جو بھی criteria پر آتا ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد کوشش کی جائے گی کہ اس کو مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! آپ کے وزیر صاحب تو ماشاء اللہ انڈیا گئے ہوئے ہیں، کیا سیکرٹری صاحب بھی ساتھ انڈیا گئے ہوئے ہیں یا وہ پاکستان میں موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! وہ تشریف فرما ہیں۔ سپیشل سیکرٹری سکول یہاں پر بیٹھے ہیں اجلاس کے بعد میں شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ ۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ نے کہا کہ ایڈیشنل سیکرٹری، دیکھیں ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس وہ اختیارات نہیں ہوتے جو سیکرٹری کے پاس ہوتے ہیں اس لئے آپ سیکرٹری صاحب کو پابند کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے ان کو بلا لیتے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے بڑے گنجان شہر ہیں وہاں چار چار کنال، آٹھ آٹھ کنال زمین نہیں ملتی، وہاں پر ایک ایک مرلہ کروڑ کروڑ روپے کا ہو گیا ہے، وہاں کیا criteria ہے، اگر وہاں مڈل یا ہائی سکول بنتا ہو کیونکہ چار کنال زمین کہاں سے آئے گی؟

محترمہ پروین سکندر گل: جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! پہلے آپ ہی بات کریں۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب چیئرمین! مجھے ایک information چاہئے کہ نو دس ماہ ہو گئے ہیں ایک مڈل سکول کے لئے حکم دیا گیا تھا کہ اس کو ہائی سکول کر دیا جائے، ابھی تک اس کو ہائی سکول نہیں کیا گیا اس کے علاوہ اس بلڈنگ کو وسیع کرنے کا پلان بھی دیا گیا تھا اس پر ابھی تک کچھ عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ ۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! میری بھی اس سے متعلقہ ایک بات تھی۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! ایسا کریں پہلے ڈاکٹر صاحب کی بھی بات سن لیں پھر آپ اکٹھا ہی جواب دے دینا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ جناب چیئرمین! جو زاہد پرویز صاحب نے بات کی ہے میں اسی کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ جو criteria انہوں نے lay down کیا ہے یہ جو گنجان شہری

علاقے ہیں وہاں یہ criteria پورا نہیں ہو سکتا جبکہ دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ پرائیویٹ سکولز دس مرلے اور پانچ مرلے کی جگہ پر ملٹی سٹوری بنا کر ہائی سکول چلا رہے ہوتے ہیں اور کئی سو طلبہ اس میں تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ جو گورنمنٹ نے criteria مقرر کیا ہے کیا یہ اس کو شہروں کی حد تک رجوع کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ لوگوں کو سستی ایجوکیشن مل سکے۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ آپ لوگ تشریف رکھیں، اس میں میری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ جو up graded سکولوں کا مسئلہ ہے اس کو ایجوکیشن کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں وہ اس پر غور کرے کہ جہاں جگہ نہیں ہے اس کا کیا حل نکالنا چاہئے کیا ہونا چاہئے کیا نہیں ہونا چاہئے۔ اس میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ پرائیویٹ سکول تو جگہ کم ہونے پر ڈبل سٹوری بنا لیتے ہیں تو سرکاری سکولوں کے لئے بھی اس میں ترمیم ہو اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میری استدعا ہو گی کہ اگر مجھے پیر تک مہلت دے دیں تو میں متعلقہ سیکرٹری کے ساتھ discuss کر کے پھر آپ کو گزارش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ آپ پیر تک اس کا جواب لے آئیں پھر اس کو دیکھیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم کیا جاتا ہے۔ دیکھیں، آپ تشریف رکھیں اجلاس کا وقت ساڑھے بارہ بجے تک ہے آپ سب کو بات کرنے کا موقع دوں گا، براہ مہربانی تشریف رکھیں، میں آپ کو تحریک التوائے کار پر ٹائم دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پرائمری کلاسز سے قرآن مجید کی تعلیم کا اجراء

*2900: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ کے تمام پرائمری سکولوں میں پہلی جماعت سے اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی کو بھی لازمی مضمون قرار دیا ہے؟

(ب) اگر جز(الف)کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ میں پرائمری سکولوں میں انگریزی کی طرح قرآن مجید کی تعلیم کو بھی لازمی قرار دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) سال 1994 سے صوبہ کے تمام پرائمری سکولوں میں قرآن کی تعلیم کالازمی قرار دیا گیا ہے؟

پی پی-74 چنیوٹ۔ شیلٹرلیس سکولوں اور زیر تعلیم بچوں کی تفصیل

*3036: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی-74 چنیوٹ میں شیلٹر لیس سکولوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) یہ سکول کب قائم کیے گئے تھے؟

(ج) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچے کس جگہ بیٹھ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سکول وار زیر تعلیم بچوں کی تعداد بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں کی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی-74 چنیوٹ میں 11 سکولوں کی اپنی عمارات نہ ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت یہ سکول مقامی لوگوں کی جانب سے فراہم کی گئی عمارات میں کام کر رہے جبکہ ان زیر تعلیم بچوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) وسائل دستیاب ہونے کی صورت میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان سکولوں کو عمارات فراہم کر دی جائیں گی؟

گورنمنٹ گرلز ماڈل سکول فورٹ عباس چک نمبر HR/305 سٹاف کے مسائل

*3155: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کی چک نمبر HR/305 تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر کے مڈل کا درجہ دے دیا گیا ہے مگر سٹاف مکمل فراہم نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کی متذکرہ سکول کی بلڈنگ نئی بنائی گئی ہے مگر ٹھیکیدار نے چار دیواری مکمل کرنے کی بجائے ادھوری چھوڑ دی جس کی وجہ سے ابھی تک سکول میں کلاسز شروع نہیں ہوئیں نیز سکول میں بچیوں کے لئے بیت الخلاء بھی تعمیر نہیں کیا گیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول میں مزید سٹاف تعینات کرنے، چار دیواری کو مکمل اور بیت الخلاء تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں نہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ گرلز پرائمری سکول چک نمبر HR/305 تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر 1997 میں مڈل کا درجہ دیا گیا تھا، مذکورہ سکول کے لئے ایک ایس ایس ٹی، ایک ای۔ایس۔ٹی اور ملازم درجہ چہارم کی نئی اسامیاں منظور کی گئیں جبکہ دو پی ٹی سی اور ایک انگلش ٹیچر کی اسامیاں پہلے سے منظور شدہ تھیں۔ اس وقت منظور شدہ اسامیوں میں سے ایس۔ایس۔ٹی اور انگلش ٹیچر کی اسامیاں خالی ہیں۔ جنہیں بھرتی اور تبادلوں پر عائد پابندی کے خاتمے پر پُر کیا جاسکے گا۔

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت 1997 میں تعمیر ہوئی جبکہ سال 2001 میں مختص شدہ فنڈز میں سے 257 فٹ چار دیواری مکمل ہو سکی اور بقیہ 161 فٹ چار دیواری آئندہ مالی سال میں مکمل کرنے کے لئے اقدامات کئے جا سکیں گے سکول ہذا میں بیت الخلاء اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کرا دیا گیا ہے۔

(ج) جزہائے بالا کے جوابات میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گیلانی پرائمری سکول سلطان محمود روڈ لاہور کے سٹاف، طلباء کے مسائل

*3162: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ گیلانی پرائمری سکول سلطان محمود روڈ رنگ والا کارخانہ ٹبہ قلعہ خزانہ لاہور میں اساتذہ / سٹاف اور بچوں کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کا عملہ بروقت سکول نہیں پہنچتا جس وجہ سے بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی لوگوں نے متعدد بار اعلیٰ افسران کو شکایات کی ہیں مگر ہیڈ مسٹریس کے خلاف محکمہ نے کوئی کارروائی نہیں کی وجہ بتائی جائے ؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سکول میں سٹاف کی ناقص کارکردگی کی بناء پر وہاں کے مکینوں نے اپنے بچوں کو دور دراز علاقوں کے سکولوں میں داخل کروانا شروع کر دیا ہے ؟

(ہ) اگر جز (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ ہیڈ مسٹریس کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گیلانی گرلز پرائمری سکول سلطان محمود روڈ رنگ والا کارخانہ ٹبہ قلعہ خزانہ باغبانپورہ لاہور میں بچوں کی کل تعداد 231 ہے، جبکہ 6 پی ٹی سی اساتذہ اور دو سکیورٹی گارڈ تعینات ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ اساتذہ وقت پر سکول آتے ہیں اور حاضری رجسٹر پر آمد اور روانگی کا وقت درج کیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر نے مذکورہ بالا سکول کا کئی بار معائنہ کیا ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر	تاریخ معائنہ
1۔	مسز بشریٰ بیگم، اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر	12-02-04
2۔	مسز نزہت اعجاز، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر	26-11-04,30-04-05
3۔	مسز رخسانہ ثروت، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر	12-11-2005
4۔	مانیٹرنگ ٹیم	12-01-2006

(ج) ہیڈ مسٹریس کے خلاف کبھی بھی مقامی لوگوں نے تحریری طور پر درخواست نہ دی ہے۔ اس لئے ہیڈ مسٹریس کے خلاف کارروائی کا جواز نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ بلکہ اس دوران حکومت کی اچھی تعلیمی پالیسیوں کی وجہ سے سکول میں طالبات کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	2003	2004	2005	2006
تعداد طالبات	161	162	178	231

(ہ) جواب (الف) تا (د) کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

محکمہ تعلیم کی ٹرانسفر پالیسی

*3163: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ تعلیم میں کتنے عرصہ سے تبادلوں پر پابندی عائد ہے اس کی وجوہ بیان فرمائیں نیز مذکورہ پابندی کو کب ختم کیا جائے گا؟

(ب) کیا حکومت محکمہ تعلیم میں تبادلوں کے بارے میں کوئی واضح پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) موجودہ ٹرانسفر پالیسی پر غور و خوض کے لئے دیگر محکموں کی طرح محکمہ تعلیم میں تبادلوں پر پنجاب کابینہ کے فیصلہ مورخہ 03-03-23 کے تحت مورخہ 03-04-12 سے پابندی عائد ہے۔

(ب) محکمہ تعلیم تبادلوں کے بارے میں واضح پالیسی پنجاب کابینہ کے فیصلہ کے مطابق ہی وضع کر سکے گا۔

گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے لئے اساتذہ کے لئے Big City الاؤنس کا اجراء

*3182: محترمہ شازیہ چاند: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں قائم بوائز و گرلز ہائی سکول میں تعینات اساتذہ کو Big City الاؤنس دیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول (ٹھوکر نیاز بیگ) کے اساتذہ Big Cityالاؤنس سے ابھی تک محروم ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سکول میں تعینات اساتذہ کو Big Cityالاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں، تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔ ضلع لاہور میں سابقہ کارپوریشن کی حدود میں Big Cityالاؤنس دیا جا رہا ہے۔

(ب) ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں طالبات کے لئے کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔

(ج) جز(ب) کے جواب کی روشنی میں جز(ج) متقاضی نہ ہے۔

سابق لاہور ڈویژن کے اضلاع میں ضلعی گورنمنٹ کے قیام سے قبل اور بعد پرائمری اور ہائی سکول سے متعلق معلومات

*3214: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی گورنمنٹ کے آنے سے پہلے لاہور ڈویژن کی ڈسٹرکٹ وار پرائمری اور ہائی سکولوں میں تعینات ٹیچروں اور سٹاف کی تعداد کیا تھی؟

(ب) سٹی گورنمنٹ آنے کے بعد لاہور ڈویژن کی ڈسٹرکٹ وار پرائمری اور ہائی سکولوں ان میں تعینات ٹیچروں اور سٹاف کی تعداد کیا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تعلیمی اداروں میں تعینات معلمین قرآن کے ماہانہ مشاہرہ میں اضافہ کا مسئلہ

*3226: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں تقریباً دس ہزار معلمین قرآن مسجد مکاتب تنظیم تعینات

ہیں جن کا مشاہرہ صرف 250 روپے ماہوار یعنی آٹھ روپے روزانہ مقرر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ نے معلمین قرآن مسجد مکاتب کو سکیل نمبر 5 دینے اور یکم جون 1990 سے 100 روپے ماہوار اضافی الاؤنس دینے کا حکم صادر فرمایا ہے؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت معلمین قرآن کے ماہانہ مشاہرہ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 6634 معلمین قرآن مجید مکاتب تنظیم تعینات ہیں جن کو 250 روپے ماہوار اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ تعلیم پنجاب اس ضمن میں لاعلم ہے اور نہ ہی کوئی ایسا فیصلہ لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ سے موصول ہوا ہے۔

(ج) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن

*3233: ڈاکٹر اسد اشرف: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے نوٹیفکیشن نمبری S-O (Schools)/3-6/80 مورخہ 13-اگست 1984 کے تحت پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کے لئے جو پالیسی جاری کی تھی۔ اس کے تحت صرف ایک بار پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کروانا ضروری تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نوٹیفکیشن کے تحت جو پالیسی محکمہ تعلیم نے جاری کی تھی اس کی باقاعدہ طور پر منتخب اسمبلی سے منظوری حاصل کی گئی تھی۔ مگر اس پالیسی میں محکمہ تعلیم نے نوٹیفکیشن نمبری PA/ASG/887/2001 کے تحت ترمیم کر دی ہے۔ جس کے تحت اب ہر پرائیویٹ سکول کے لئے ہر تین سال بعد رجسٹریشن از سر نو کروانا لازمی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ترمیم سے محکمہ تعلیم میں رشوت فروغ پا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس ترمیم کو واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ نوٹیفکیشن گورنر پنجاب کو پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز پروموشن اینڈ ریگولیشن)رولز1984 کی شق نمبر13کے تحت حاصل اختیارات کے تحت جاری کیا گیا۔ یہ درست نہ ہے کہ ترمیم شدہ نوٹیفکیشن کے تحت ہر تین سال کے بعد پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی از سر نو رجسٹریشن کروانا لازمی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے لئے لازم قرار دیا ہے کہ وہ ہر تین سال بعد رجسٹریشن کی تجدید کروائیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) چونکہ ہر تین سال بعد پرائیویٹ سکولز کی کارکردگی چیک کرنا طلباء کے مفاد میں ہے، لہذا اس میں کسی قسم کی تبدیلی زیر غور نہ ہے۔

لاہور کے سکولوں کی رجسٹریشن کے زیر التواء کیسز اور متعلقہ سٹاف کی تفصیلات

*3234: ڈاکٹر اسد اشرف: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ تعلیم ضلع لاہور کے دفتر میں اس وقت کتنے پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کے کیس التواء میں ہیں۔ ان سکولوں کے نام، مالکان کے نام اور تاریخ درخواست نیز التواء میں رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) اس وقت محکمہ تعلیم ضلع لاہور کی پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کرنے والی برانچ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور اس برانچ میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل نیز تین سال سے زائد اس برانچ میں تعینات ملازمین کے نام اور تعیناتی کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم ضلع لاہور کے دفتر میں مورخہ 06-01-18 تک موصول ہونے والے زیادہ تر کیسز نمٹا دیئے گئے ہیں کچھ کیسز زیر کارروائی ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ

دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ تعلیم ضلع لاہور آفس کی اکیڈمک برانچ پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کو ڈیل کرتی ہے۔اس برانچ میں سٹاف کی تعداد 8 ہے، جن میں صرف ایک اہلکار ہدایت علی جاوید اسسٹنٹ رجسٹریشن کو ڈیل کرتا ہے، جس کا عرصہ تعیناتی چار سال ہے کیونکہ نان گزیٹڈ کا عرصہ تعیناتی مقرر نہ ہے۔اس کے علاوہ مذکورہ شخص کے خلاف کوئی شکایت نہ ہے اس لئے ان کو تبدیل نہ کیا گیا ہے۔اکیڈمک برانچ کے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی
1۔	ثناء اللہ ثانی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	17	ایم۔اے	06ماہ
2۔	محمد فیض بٹ	سپرنٹنڈنٹ	16	ایم۔اے	01سال6ماہ
3۔	ہدایت علی جاوید	اسسٹنٹ	15	میٹرک	04سال
4۔	منظور احمد	اسسٹنٹ	11	میٹرک	2سال6ماہ
5۔	سلیم ناظر ملک	اسسٹنٹ	11	میٹرک	1سال6ماہ
6۔	مسز رضیہ آفتاب	سینئر کلرک	07	میٹرک	06ماہ
7۔	حافظ محمد اسحاق	نائب قاصد	01	حافظ قاری	3سال
8۔	صلاح الدین	نائب قاصد	01	۔	3سال

P.T.B.B کی شائع کردہ کتب کی تعداد
اور پرنٹرز و پبلشرز کی تفصیلات

*3246: محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 02-2001 اور 03-2002 کے دوران پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پہلی جماعت سے بی۔اے/بی۔ایس۔سی تک کی کتنی تعداد میں نصابی کتب کی طباعت کروائی ہر جماعت کی کتب کی الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سالوں میں نصابی کتب کے پرنٹرز اور پبلشرز کون کون تھے، کس کس پرنٹر اور پبلشر کو اس کی کیٹیگری سے زیادہ کام دیا گیا اور پازیٹو تیار کرنے کے لئے جن جن لوگوں کو کام دیا گیا ان کے نام بتائے جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جب نصابی کتب کے ٹائیٹل پیکجز لمیٹڈ سے چھپوا کر پرنٹرز اور پبلشرز کو دیئے جاتے تھے اس وقت بازار میں جعلی کتب کا خاتمہ ہو چکا تھا اگر ایسا تھا تو کاغذ اور

ٹائیٹل ٹرانسفر کر کے جعلی کتب شائع کرنے کی حوصلہ افزائی کیوں کی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ بادامی باغ نے تقریباً دو تین ماہ قبل لاکھوں کی تعداد میں جعلی کتب پکڑیں، جعلی کتب شائع کرنے والے پبلشروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چیئرپرسن کی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع کر دی گئی ہے جبکہ پچھلے دو سالوں کے دوران نصابی کتب بروقت بازار میں نہیں ملتی رہیں۔ بجائے تنزلی کے انہیں ترقی کیوں دی گئی ہے۔ کیا پنجاب میں کوئی بھی اس اہم ترین ذمہ داری کے لئے قابل افسر نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پہلی سے بارہویں کلاس تک کی نصابی کتب طبع کرتا ہے۔ سال 02-2001 اور 03-2002 میں طبع کی جانے والی کتب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ بی اے، بی ایس سی کی کتب شائع نہیں کرتا۔

(ب)

(1) تعلیمی سال 02-2001 اور 03-2002 میں پرنٹرز اور ناشرین کو تفویض شدہ کتب فہرست اور جن پرنٹرز پبلشرز کو ان کی کیٹیگری سے زائد کام دیا گیا، ان کے ناموں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، تاہم پبلشرز کو کیٹیگری سے زائد کام تفویض ہونے کی صورت میں یہ اس کی آئندہ سال کی تفویض میں سے منہا کر لیا جاتا ہے۔

(II) تعلیمی سال 02-2001 میں پازیٹو تیار کرنے کا کام کسی کو نہ دیا گیا جبکہ تعلیمی سال 03-2002 میں نئی کتب کے سامان طباعت (پازیٹو) تیار کرنے والی فرموں کی فہرست بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے طباعت و جلد بندی کے لئے نرخ مقرر ہیں جو بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہیں تمام پرنٹرز اور مقرر نرخوں پر مذکورہ کام کرنے کے پابند ہیں۔ پرنٹرز کو تفویض شدہ کتب کے ٹائٹل بورڈ کسی ایک پرنٹر سے طبع کروا کے انہیں مہیا کرتا ہے جبکہ پبلشرز تفویض شدہ کتب کا ٹائٹل بھی خود طبع کرواتے ہیں، سال 01-2000 میں پرنٹرز کے لئے مختص کتب کے ٹائٹل بہتر کوالٹی کے لئے بورڈ آف

ڈائریکٹرز سے منظوری کے بعد پیکجز لمیٹڈ سے چھپوائے گئے۔ اگلے سال میسرز پیکجز لمیٹڈ نے ریٹ بڑھانے کی ڈیمانڈ کی جس کی وجہ سے کتاب کی قیمت بڑھ جاتی جبکہ اسی کام کو پرنٹرز/پبلشرز سے کروانا سستا پڑتا تھا، لہذا قیمت میں ممکنہ اضافے کو روکنے کے لئے دوبارہ کتب کے ٹائٹل رجسٹرڈ پبلشرز/پرنٹرز سے طبع کروائے گئے۔

(د) یہ درست ہے کہ تھانہ بادامی باغ کی حدود میں جعلی کتب پکڑی گئیں۔ جس کی FIR نمبر 2003/342 مذکورہ پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی FIR میں دفتری خانے کے مالک عبدالرؤف بٹ ولد محمد انور بٹ ساکن حنیف پارک اور کتب پر طبع شدہ ناشران عامر برادرز اور ایجوکیشنل ٹریڈرز کو نامزد کیا گیا اور طبع شدہ اردو قاعدہ 75000 اور ریاضی نہم کی 5000 کتب پولیس نے قبضہ میں لے لیں۔ متعلقہ ناشرین میسرز عامر برادرز (ریاضی نہم) اور ایجوکیشنل ٹریڈرز اردو قاعدہ اول کو مورخہ 03-07-15 کو نوٹس اظہار وجوہ جاری کئے گئے اور ان کی ایلوکیشن روک دی گئی۔ متعلقہ تھانہ کی تحقیقات کے علاوہ دفتر ہذا میں بھی معاملے کی تفتیش کی گئی۔ ہر پرنٹر/پبلشر کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ وہ کتب کی طباعت مکمل ہونے کے بعد پلیٹیں دفتر میں جمع کروائیں تاکہ جعلی کتب طبع نہ ہو سکیں۔ عامر برادرز نے مورخہ 03-06-14 کو پلیٹیں جمع کروائیں جبکہ ایجوکیشن ٹریڈرز نے مورخہ 03-03-21 کو پلیٹیں جمع کروائیں جبکہ وقوعہ مورخہ 03-07-01 کو ہوا۔ تھانہ کی تحقیقاتی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق بورڈ کے ناشر اس میں ملوث نہیں پائے گئے۔ بعد ازاں دفتر تحقیقات اور پولیس رپورٹ کے نتیجے میں ان دونوں ناشرین کی ایلوکیشن 04-07-21 کو بحال کر دی گئیں جبکہ ملزم عبدالرؤف بٹ مالک دفتری خانہ ساکن بادامی باغ کے خلاف مقدمہ زیر کارروائی ہے۔

(ہ) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چیئرمین/چیئرپرسن کی تعیناتی حکومت پنجاب کی طرف سے کی جاتی ہے کسی آفیسر کی مدت ملازمت میں توسیع یا دیگر پالیسی امور بھی حکومت کی طرف سے سرانجام پاتے ہیں تاہم مذکورہ چیئرپرسن دوران کنٹریکٹ مورخہ 04-08-16 کو مستعفی ہو گئی تھیں۔ تعلیمی سال 04-2003 کے شروع میں عارضی طور پر کتب کی کمیابی کی وجوہات درج ذیل تھیں:۔

1- یکم اپریل 2003 کو فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اسلام آباد نے بغیر پیشگی اطلاع اور مشورہ کے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی درسی کتب adopt کر لیں جس سے ڈیمانڈ میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

2- نئے نصاب کے مطابق دوسرے صوبوں نے کتابیں تیار نہیں کی تھیں جبکہ سابق وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے اعلان کر دیا کہ سارے ملک میں یکساں نصاب پڑھایا جائے گا۔ لہذا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی درسی کتب دوسرے صوبوں اور آزاد کشمیر میں بھی چلی گئیں جس کی وجہ سے پنجاب میں نصابی کتب کی کمی ہو گئی۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے فوری طور پر اضافی کتب کی طباعت کا بندوبست کیا اور کتب مارکیٹ میں مہیا کیں۔

گورنمنٹ ایم۔ سی۔ ہائی سکول چک نمبر 279 خورد
فیصل آباد کی اپ گریڈیشن

*3251: محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت پنجاب گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول چک نمبر 279 خورد نزد کلیم شہید کالونی فیصل آباد کو عوام کے وسیع تر مفاد میں ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

گورنمنٹ ایم سی ہائی سکول چک نمبر 279 رب خورد نزد کلیم شہید کالونی فیصل آباد ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانے پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

این ڈی اسلامیہ ہائی سکول اچھرہ لاہور کے لئے وقف
اراضی کی ناجائز قابضین سے بازیابی کی تفصیل

*3266: جناب تنویر اشرف کائرہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ این ڈی اسلامیہ ہائی سکول اچھرہ کے نام وقف اراضی تعدادی تقریباً 6 کنال واقع اے I شاہ کمال روڈ راواں اچھرہ خسرہ نمبر 13872/9872 پر چند بااثر افراد محکمہ تعلیم کے افسران کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے اس اراضی پر قابض ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وقف اراضی کے ناجائز قابضین نے عدالتوں سے جو حکم امتناعی حاصل کئے، وہ تمام کے تمام خارج ہو چکے ہیں اور اس وقت کسی عدالت میں اس وقف اراضی کے متعلق کوئی کیس زیر سماعت نہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ وقف اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کروا کر وقف نامہ کے مطابق بچیوں کا سکول تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ نیز حکومت نے اس جگہ کو خالی کروانے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں۔ اس کی بھی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ این۔ ڈی اسلامیہ ہائی سکول اچھرہ کے نام وقف شدہ پانچ کنال انیس مرلے، 203 مربع فٹ اراضی واقع شاہ کمال روڈ اچھرہ میں سے چار کنال اراضی واگزار کرا کر سکول کی عمارت تعمیر کر دی گئی ہے اور اس وقت اس عمارت میں گورنمنٹ نیا مدرسہ ہائی سکول چل رہا ہے جبکہ بقیہ مقبوضہ اراضی تعدادی ایک کنال 9 مرلہ 203 مربع فٹ جس کا فیصلہ بھی عدالت نے محکمہ تعلیم کے حق میں کیا ہے۔ ناجائز قابضین سے تا حال واگزار نہیں کرائی جا سکی جس کے لئے (E.D.O(Revenue لاہور کو بار بار یاد دہانی کرائی گئی ہے۔

(ب) غلام دستگیر جو کہ ناجائز قابضین میں شامل نہ تھا، نے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور کی عدالت میں تبدیلی متولیت کا کیس دائر کیا ہے جس کی آئندہ تاریخ پیشی 28-02-06 ہے۔

(ج) جز ہائے بالا کے جوابات میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

فیصل آباد کے چکوک کے گرلز سکولوں میں عملہ کی تعیناتی کا مسئلہ

*3287: جناب جہانزیب امتیاز گل: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 55ج۔ب خوردپور اور چک نمبر 50۔ج۔ب بوڑے وال فیصل آباد صدر میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کی بلڈنگز موجود ہیں؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکولوں میں کتنا عملہ تعینات ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں اور کب سے وہاں عملہ موجود نہیں ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں کے لئے ابھی تک S.N.E کی منظوری نہیں ہوئی۔S.N.E کی منظوری کے بعد ان سکولوں میں عملہ تعینات کیا جا سکے گا۔

گورنمنٹ ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کلاسز کی فیس کا مسئلہ

*3298: محترمہ نور النساء ملک: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری سکولوں میں جماعت اول تا دہم تعلیم مفت دینے کا اعلان کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم نویں اور دسویں جماعت کے طلباء کے لئے دینے کا پروگرام بنایا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نویں اور دسویں جماعت کے طلباء جو کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں محکمہ ان سے مبلغ 60 روپے ماہانہ وصول کر رہا ہے جبکہ میٹرک تک تعلیم مفت دینے کا اعلان کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمپیوٹر فیس کی مد میں کروڑوں روپے جمع ہوتے ہیں؟

(ہ) اگر جز(الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نویں اور دسویں جماعت کے طلباء کی کمپیوٹر فیس معاف کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری سکولوں کے دسویں جماعت تک کے طالب علموں سے ٹیوشن فیس نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے چند ہائی سکولوں میں نویں اور دسویں جماعت کے طالب علموں کو کمپیوٹر کے مضمون کی تعلیم دی جارہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ نویں اور دسویں جماعت کے ایسے طالب علم جو کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان سے 60روپے ماہانہ وصول کیا جا رہا ہے۔ تاہم Community Participation Projectکے تحت چلنے والے سکولوں کے طالب علموں سے یہ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) جز(ب اور ج) کے جواب کی روشنی میں یہ جز جواب کا متقاضی نہ ہے۔

فیصل آباد میں گرلز و بوائز ہائی سکولوں کی تعداد اور سائنس ٹیچرز کی خالی اسامیوں کی تفصیل

*3299: محترمہ نورالنساء ملک: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کی الگ الگ تعداد بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں ان ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے جن میں سائنس ٹیچر کی اسامی خالی ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں ان سکولوں کی تعداد کیا ہے جہاں سائنس صرف اس لئے نہیں پڑھائی جاتی کیونکہ وہاں سائنس ٹیچر نہیں ہے؟

(د) کیا حکومت سائنس ٹیچرز کی خالی اسامیوں کو فوراً پر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع فیصل آباد میں 199بوائز اور 139 گرلز ہائی سکولز ہیں۔

(ب) مذکورہ ضلع کے 25 بوائز اور 17 گرلز ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع کے درج ذیل4 گرلز ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہ ہونے کی وجہ سے سائنس نہیں پڑھائی جاتی۔

1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شاہی چوک غلام محمد آباد
2۔ گورنمنٹ دکن گرلز ہائی سکول سمن آباد
3۔ گورنمنٹ الکریم گرلز ہائی سکول فیصل آباد
4۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈی ٹائپ کالونی

(د) بھرتی اور تبادلوں پر عائد پابندی کے خاتمہ پر سائنس ٹیچرز کی خالی اسامیوں کو پُر کیا جا سکے گا۔

ایڈہاک لیکچرارز کی تعیناتی میں بے ضابطگیاں

*3322: ڈاکٹر نذیر احمد منٹھوڈوگر: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کی روشنی میں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور ریگولر ہونے والے سابق ایڈہاک لیکچرارز کو صرف اور صرف پنجاب بھر کے کالجز میں خالی اسامیوں پر تعینات کرنے کی پالیسی اپنائی گئی اور اس سلسلہ میں نوٹیفکیشن نمبری NO.SO CE-11) Eng/2003, Govt of the Punjab, Education Department, Dated, Lahore the 4th sept 2003 جاری کیا گیا اور پہلے سے تعینات لیکچرارز کو disturb نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا نوٹیفکیشن کے Same No & Date کے تحت 20۔ ستمبر 2003 کے Endt. No. کے تحت (Section Officer(DE-11 نے مسٹر محمود احمد بھٹی ولد مسافر علی، ہاؤس نمبر 8 گلستان کالونی بورے والا ضلع وہاڑی کے نام الگ سے appointment letter جاری کیا اور اسے گورنمنٹ کالج بورے والا میں بطور لیکچرار انگریزی تعیناتی کے احکامات جاری کئے جبکہ پہلے نوٹیفکیشن کے مطابق اسے خالی جگہ گورنمنٹ کالج حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں تعینات کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسٹر محمود احمد بھٹی کو اس کے گھر کے قریب adjust کرنے کے لئے گورنمنٹ کالج بورے والا کے لیکچرار انگریزی مسٹر کوثر خان، جو کہ عرصہ 16 سال سے اس کالج میں پڑھا رہے تھے، کو ایک دن پہلے یعنی 19۔ ستمبر 2003 کو بذریعہ آرڈر نمبر(34)S.O(CE-11)2003 مورخہ 19۔ ستمبر 2003 سیکشن آفیسر (CE-11) کے

دستخطوں کے ساتھ انتظامی وجوہ پر ٹرانسفر کر کے D.C.O وہاڑی کی ڈسپوزل پر کر دیا گیا۔ یہ آرڈر 23-09-03 کو پرنسپل کو وصول ہوئے اور اسی دن اسے relieved in absentia کر دیا گیا اور 23-09-03 کو ہی محمود احمد بھٹی کو join کر والیا گیا جبکہ محمود احمد بھٹی کے آرڈر میں ہدایت کی گئی تھی کہ اسے ایک ماہ کے اندر join کرا کے رپورٹ کی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمود احمد بھٹی کو adjust کرنے کے لئے مجوزہ پالیسی کی دھجیاں اڑائی گئیں اور انصاف کو تار تار کر دیا گیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ تبادلوں پر پابندی عائد ہے اور اس کے باوجود یہ تبدیلی کی گئی اور جبکہ مذکورہ آفیسر کے خلاف کوئی کیس نہ تھا۔ نہ کوئی نوٹس اظہار وجوہ بھی دیا گیا؟ اگر ایسا ہے تو بلاوجہ اس لیکچرار کو ٹرانسفر کرنے کی وجوہات اور اس کے ذمہ داران کے نام، عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کی روشنی میں بذریعہ پنجاب سروس کمیشن ریگولر ہونے والے سابق ایڈہاک لیکچرارز کو پنجاب بھر کے کالجوں میں تعینات کیا گیا اور یہ تعیناتی خالی پوسٹوں پر کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں نوٹیفکیشن نمبری SO.CE-II (39)Eng/2003 بتاریخ 4- ستمبر 2003 کے ذریعے مسٹر محمود احمد بھٹی ولد مسافر علی کو گورنمنٹ کالج حویلی لکھا میں تعینات کیا گیا اور اسے ایک ماہ کے اندر join کرنے کو کہا گیا۔

(ب،ج) پرنسپل گورنمنٹ کالج بورے والا نے اپنے خط بتاریخ 19- ستمبر 2003 میں بیان کیا کہ مسٹر کوثر خان لیکچرار انگریزی کالج کے معاملات میں اس سے تعاون نہیں کر رہا اور Co-Education کلاسز کو پڑھانے کے لئے موزوں شخص نہیں ہے۔ پرنسپل نے درخواست کی کہ مسٹر کوثر خان کو ٹرانسفر کر دیا جائے اور آئندہ کسی ایسے کالج میں تعینات نہ کیا جائے جہاں Co-Education ہے۔ ساتھ پرنسپل نے مسٹر محمود احمد بھٹی کی تعیناتی کی درخواست کی تاکہ تعلیمی سرگرمیوں میں خلل نہ آئے۔ پرنسپل کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے محکمہ تعلیم نے مسٹر کوثر خان لیکچرار انگریزی کو انتظامی

وجوہ کی بناء پر تبدیل کرتے ہوئے اس کی خدمات DCO وہاڑی کی disposal پر دے دیں اور مسٹر محمود احمد بھٹی کو مورخہ 4- ستمبر 2003 رواں آرڈر substitute کرتے ہوئے 20- ستمبر 2003 کو اس خالی ہونے والی پوسٹ پر تعینات کر دیا گیا۔

(د) مسٹر محمود احمد بھٹی کو پرنسپل کی درخواست پر کالج کے بہترین مفاد میں تعینات کیا گیا۔

(ہ) یہ درست ہے کہ تبادلوں پر پابندی عائد ہے مگر مسٹر کوثر خان کی تبدیلی انتظامی وجوہ کی بناء پر کی گئی جس کی گنجائش ہے جبکہ مسٹر محمود احمد بھٹی کو پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں تعینات کیا گیا جو کہ ٹرانسفر پر پابندی کے زمرے میں نہیں آتا۔

پی پی-167 شیخوپورہ میں تعلیمی اداروں کی عمارات کی صورتحال اور سٹاف کی تفصیلات

*3389(B): میاں خالد محمود: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-167 شیخوپورہ میں پرائمری مڈل اور ہائی سکولز کی کتنی عمارتیں بہتر کی گئی ہیں اور کتنی نامکمل پڑی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں سکولوں میں سٹاف کی کمی دور کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کتنے ایسے گرلز اور بوائز پرائمری اور ہائی سکولز ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے ان کی تفصیل بتائی جائے، کیا حکومت ان سکولوں کی چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی-167 شیخوپورہ میں صرف گرلز پرائمری سکول شفیق نگر کی عمارت بہتر کی گئی ہے اور کسی سکول کی عمارت نامکمل نہ ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں سٹاف کی کمی نہ ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کا کوئی گرلز / بوائز پرائمری، مڈل یا ہائی سکول چار دیواری کے بغیر نہ ہے۔

انٹر کالجز فار بوائز / گرلز دولتالہ، گوجر خان کی سائنس کلاسز،
ٹیچرز اور لیبارٹریز کی صورتحال

*3400: بریگیڈیر (ر) **محمد حسن**: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی-4 گوجر خان میں واقع انٹر کالجز فار بوائز اور گرلز دولتالہ میں سائنس کے مضمون پڑھائے جاتے ہیں؟

(ب) ان کالجز میں سائنس لیبارٹریز اور سائنس ٹیچنگ سٹاف کی کیا پوزیشن ہے؟

(ج) مذکورہ کالجز میں سائنس کی کلاسز نہیں ہوتیں تو ان کا اجراء کب کیا جائے گا؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز دولتالہ میں فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی کلاسوں میں سائنس کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز دولتالہ میں سائنس کے اساتذہ کی اسامیاں نہ ہونے کی وجہ سے سائنس مضامین میں کلاسز نہ ہو رہی ہیں۔

(ب) گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز دولتالہ میں بیالوجی، فزکس اور کیمسٹری کے لئے ایک ایک لیبارٹری موجود ہے۔ اسی طرح گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز میں بھی بیالوجی، فزکس اور کیمسٹری کے لئے ایک ایک لیبارٹری موجود ہے۔ گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز دولتالہ میں سائنس مضامین کی چھ منظور شدہ اسامیوں میں سے دو پر شدہ اسامیوں پر لیکچرار صاحبان کام کر رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز دولتالہ میں سائنس مضامین میں صرف فزکس کے لئے ایک اسامی منظور شدہ ہے جو خالی ہے۔

(ج) گورنمنٹ انٹر کالج فار بوائز دولتالہ میں سائنس کی کلاسز ہو رہی ہیں جبکہ گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز دولتالہ کے لئے اسی سال سائنس مضامین کی لیکچرارز کے لئے ضلعی حکومت کی سطح پر SNE پر کام ہو رہا ہے، جونہی یہ SNE اس محکمہ کو وصول ہو گی اسے محکمہ فنانس کو منظوری کے لئے بھجوا دیا جائے گا۔ بعد ازاں منظور شدہ لیکچرارز کی اسامیوں پر تقرری ہو جائے گی۔

پی پی-4 گوجر خان میں واقع سکولوں میں سائنس لیبارٹریز اور سامان پریکٹیکل کی صورتحال

*3401: بریگیڈیر (ر) **محمد حسن**: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-4 گوجر خان میں واقع کن کن بوائز اور گرلز ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریز نہیں ہیں؟

(ب) کن سکولوں میں سائنس لیبارٹریز تو ہیں لیکن ان میں پریکٹیکل کا سامان کم ہے؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں سائنس لیبارٹریز اور پریکٹیکل کا سامان مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی-4 گوجر خان میں گرلز ہائی سکول راماں اور گرلز ہائی سکول عثمانزادہ آورہ میں سائنس لیبارٹریز نہ ہیں۔

(ب) درج ذیل نو سکولوں میں سائنس لیبارٹریز تو ہیں لیکن ان میں پریکٹیکل کا سامان کم ہے۔

نمبر شمار	نام سکول (بوائز/گرلز
1-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ماچھیہ
2-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کرنب بلوچ
3-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول درکالی خورد
4-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول بھاٹہ
5-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دولتالہ
6-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول راماں
7-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول تھرجیال کلاں
8-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جاتلی
9-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول بجنیال

(ج) مرحلہ وار پروگرام کے تحت جن سکولوں میں سائنس لیبارٹریز نہ ہیں انہیں بھی لیبارٹریز اور پریکٹیکل کا سامان فراہم کیا جائے گا۔

بہاولپور میں سکول ٹیچرز کی سبکدوشی و بحالی کی تفصیل
اور خیرپور ٹامیوالی میں کالجز کے مسائل

*3405: میاں محمد لطیف پنوار راجپوت: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آرڈر نمبر 46-3344 کے تحت مورخہ 99-05-05 کو محکمہ تعلیم بہاولپور نے کتنی female سکول ٹیچرز کو نوکری سے سبکدوش کیا نیز اس کے علاوہ اس سال میں اور کتنی سکول ٹیچرز نوکری سے فارغ ہوئیں؟

(ب) جن سکول ٹیچرز کو نوکری سے سبکدوش کیا گیا ان پر کیا الزامات تھے؟

(ج) ان میں سے کتنی ٹیچرز کو واپس نوکری پر بحال کیا گیا اور کس بناء پر؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سہلہ نور نامی سکول ٹیچر جس پر بوگس تقرر نامہ کا الزام تھا اس کے اصل تقرر نامہ مہیا کرنے کے باوجود واپس نوکری پر نہ رکھا گیا وجوہات بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت سہلہ نور سکول ٹیچر کو اصل تقرر نامہ کی تصدیق کے بعد واپس اپنی نوکری پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ خیرپور ٹامیوالی میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ ڈگری کالجز ہیں۔ مگر ان کے لئے کوئی سرکاری عمارت نہ ہے اور نہ ہی سٹوڈنٹس اور staff کے لئے بیٹھنے کی کوئی مناسب جگہ ہے؟

(ز) کیا حکومت دونوں کالجز کے لئے عمارت اور ہوسٹل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک یہ منصوبہ مکمل ہو گا؟

وزیر تعلیم:

(الف) آرڈر نمبر 46-3344 مورخہ 99-05-05 کے تحت صرف سہیلہ نور، پی ٹی سی ٹیچر کو ملازمت سے سبکدوش کیا گیا۔ اس کے علاوہ آرمی سروے / سکروٹنی کمیٹی کی رپورٹ کے تحت مزید 46 معلمات کو ملازمت سے سبکدوش کیا گیا۔

(ب) الزامات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	بوگس ابتدائی تقرری/تبادلہ / سنگل آرڈر	21
2۔	بوگس اسناد میٹرک / PTC سرٹیفکیٹ	10
3۔	جعلی سروس بک	01

4۔	جعلی ڈومیسائل	04
5۔	میٹرک تھرڈ ڈویژن	02
6۔	بوگس میڈیکل سرٹیفکیٹ	06
7۔	ڈیوٹی سے غیر حاضر	02

(ج) ان میں سے 26 معلمات کو درج ذیل وجوہات کی بناء پر بحال کیا گیا۔

1۔	عدالت عالیہ کے حکم پر	03
2۔	میڈیکل سرٹیفکیٹ کی تصدیق	06
3۔	میٹرک تھرڈ ڈویژنز	01
4۔	سنگل آرڈر ابتدائی تقرری	07
5۔	اسناد / سرٹیفکیٹ کی تصدیق	05
6۔	ابتدائی تقرری کے آرڈرز کی تصدیق	03
7۔	ڈومیسائل کی تصدیق	01

(د) مذکورہ معلمہ کے تقرر نامہ کی دفتری ریکارڈ سے تصدیق نہ ہو سکی، جس کی بناء پر اسے ملازمت پر بحال نہ کیا گیا۔

(ہ) جز(د) کے جواب کی روشنی میں یہ ممکن نہ ہے۔

(و) یہ درست ہے کہ خیر پور ٹامیوالی میں لڑکوں اور لڑکیوں کے علیٰحدہ علیٰحدہ ڈگری کالجز ہیں۔

(ز) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کی تعمیر کے لئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے administrative approval جاری کر دی ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) محکمہ تعمیرات پراونشل بلڈنگ مذکورہ عمارت کی تعمیر کے لئے process مکمل کر رہا ہے جبکہ بوائز کالج کی تعمیر کے لئے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب سے این او سی نہ ملنے کی وجہ سے زمین محکمہ تعلیم کے نام منتقل ہونے پر سکیم کا PC-I تیار کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں فی الوقت حکومت دونوں کالجوں کے لئے ہاسٹل کی تعمیر کا ارادہ نہیں رکھتی اور نہ ہی فی الحال ہاسٹل کی ضرورت ہے۔

پی پی-167 شیخوپورہ میں تعلیمی اداروں، اساتذہ اور اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*3474: میاں خالد محمود: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-167 شیخوپورہ میں گورنمنٹ کے سکولوں کی تعداد، نام اور اساتذہ کی تعداد کی تفصیل بیان فرمائیں نیز کتنے سکولوں کو سال 2000 سے 2003 کے دوران اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تعلیم:

حلقہ پی پی-167 شیخوپورہ میں گورنمنٹ کے سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

	بوائز	گرلز	ٹوٹل
پرائمری	23	27	50
مڈل	02	02	04
ہائی	05	03	08
ٹوٹل	30	32	62

ان سکولوں کے نام اور ان میں تعینات اساتذہ کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز سال 2000 اور 2003 کے دوران حلقہ پی پی-167 کے صرف ایک پرائمری سکول مجاہد نگر کو ایلیمنٹری سکول کا درجہ دیا گیا۔

پی پی-112 گجرات میں سرکاری سکولوں کے اساتذہ اور اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*3507: جناب تنویر اشرف کائرہ: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-112 گجرات میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد، ان کے نام اور اساتذہ کی تعداد کی تفصیل بیان فرمائیں نیز کتنے سکولوں کو سال 03-2002 کے دوران اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

حلقہ پی پی-112 ضلع گجرات میں گورنمنٹ کے درج ذیل 240 سکول کام کر رہے ہیں

ان کے نام اوران میں تعینات اساتذہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں سال 03-2002 میں کسی سکول کواپ گریڈ نہیں کیا گیا۔

	مسجد سکولز	پرائمری سکولز	ایلیمنٹری سکولز	ہائی سکولز
گرلز	---	81	12	7
بوائز	36	81	10	13

شیخوپورہ کے چک مقبول پور میانی میں سکولوں کے مسائل

*3525: رانا تجمل حسین: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔162 شیخوپورہ کے چک مقبول پور میانی میں قائم بوائے پرائمری سکول کی بلڈنگ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ گاؤں میں لڑکیوں کا سکول نہ ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ گاؤں کے پرائمری سکول کی بلڈنگ تعمیر کرنے اور لڑکیوں کے لئے سکول قائم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت 1993 سے تعمیر شدہ ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) متذکرہ گاؤں کے بوائز پرائمری سکول کی عمارت پہلے سے موجود ہے جبکہ یہاں گرلز پرائمری سکول کی تجویز مروجہ پیمانہ پر پوری نہیں اترتی لہذا یہاں لڑکیوں کے لئے پرائمری سکول قائم نہیں کیا جا سکتا۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جہلم میں اساتذہ کی منظور شدہ اور موجودہ اسامیوں کی تفصیلات

*3532: محترمہ نگہت پروین میر: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جہلم میں اساتذہ کی sanctioned posts کی کل تعداد کتنی ہے اور اس وقت کل کتنے اساتذہ وہاں پر اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں، نیز کون کون سے department میں کون کون سی post کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہے۔ان کی subject wise تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

Sanctioned posts اور پر شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
24	34	58

خالی اسامیوں کی تفصیل

نام ڈیپارٹمنٹ	نام اسامی	تعداد	مضمون	تاریخ جب سے خالی ہے۔
انگلش	i۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	4	انگلش	12-08-2000
				09-03-2002
				16-10-2003
				05-01-2004
	i i۔اسسٹنٹ پروفیسر	3	-	28-11-1992
				30-05-1996
				19-03-1998
جغرافیہ	i۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	1	جغرافیہ	07-06-2002
	i i۔لیکچرر	1	---	01-01-2003
اسلامیات	i۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	1	اسلامیات	17-10-2000
	i i۔لیکچرر	1	---	28-08-2001
ریاضی	i۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	1	ریاضی	31-08-1998
فارسی	i۔اسسٹنٹ پروفیسر	1	فارسی	29-10-1992
اردو	i۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	2	اردو	28-06-2000
				22-09-1998
	i i۔اسسٹنٹ پروفیسر	1	---	24-03-1998
عربی	i۔اسسٹنٹ پروفیسر	1	عربی	01-04-2001

کیمسٹری	i۔لیکچرر	1	کیمسٹری	15-01-2003
کمپیوٹر سائنس	i۔لیکچرر	1	کمپیوٹر سائنس	16-01-2000
سوکس	i۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	1	سوکس	30-05-1996
	I۔اسسٹنٹ پروفیسر	1	---	17-09-2000
ایجوکیشن	I۔ایسوسی ایٹ پروفیسر	1	ایجوکیشن	30-09-2000
	I۔لیکچرر	1	---	30-06-2002
تاریخ	i۔اسسٹنٹ پروفیسر	1	تاریخ	08-01-1998

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جہلم میں انگلش لازمی کے اساتذہ کی کمی

*3533: محترمہ نگہت پروین میر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج جہلم کے department of English compulsory میں 1200 طلباء کے لئے صرف ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر کام کر رہا ہے۔ جس نے 5۔جنوری 2004 کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے پر ریٹائرڈ ہو جانا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کالج کے پرنسپل نے ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (DPI) کالجز کو اساتذہ کی کمی سے متعلق کئی بار مطلع کیا ہے۔ مگر تاحال اسامیوں کو پر نہ کیا گیا ہے جس سے زیر تعلیم طلباء کا مستقبل تباہ ہونے کا خطرہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ کالج میں تمام subjects اور بالخصوص Department of English Compulsory کی تمام خالی اسامیوں کو فی الفور پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق ایک لیکچرر انگلش پہلے ہی کام کر رہا ہے جبکہ ایک اور لیکچرر کی خدمات عارضی طور پر دوسرے کالجوں سے مذکورہ کالج کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ مزید برآں یہ کہ ایک ریٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر انگلش بھی رضاکارانہ طور پر کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پرنسپل ادارہ نے(DPI) کالجز سٹاف کی کمی سے متعلق مطلع کیا ہے۔

(ج) حال ہی میں حکومت پنجاب نے 525 ایڈہاک لیکچررز کو ریگولرائز کر کے پنجاب کے مختلف کالجوں میں خالی اسامیوں پر تعینات کر دیا ہے۔ مزید برآں باقی ماندہ خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پالیسی زیر غور ہے جیسے ہی یہ پالیسی تشکیل پاجائے گی اس پر عملدرآمد کر دیا جائے گا اور تمام خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول حویلی مہر شاہ، کبیر والا کو بجلی کی سہولت کی فراہمی

*3567: مخدوم سید محمد مختار حسین: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول حویلی مہر شاہ (کبیر والا) میں بجلی نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب یہ سیکنڈری سکول 1995 میں بنایا گیا تھا تو اس کے estimate میں بجلی کی فراہمی کے لئے رقم بھی رکھی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں بجلی کے پنکھے اور دیگر سامان موجود ہے مگر بجلی نہ ہونے کی وجہ سے بچیاں شدید گرمیوں میں بغیر پنکھوں کے کمروں میں بیٹھتی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سکول میں بجلی کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے۔

(د) مذکورہ سکول کو بجلی کی فراہمی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور اس وقت معاملہ ضلعی حکومت خانیوال کے پاس زیر کارروائی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سمن آباد فیصل آباد میں جنوری2003تا حال فنڈز اور استعمال سے متعلقہ تفصیل

411ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری2003 سے آج تک گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سمن آباد فیصل آباد کو کتنی رقم کن مقاصد کے لئے سال وار فراہم کی گئی ہے؟

(ب) یہ رقم کن کن اشیاء کی خرید کے لئے استعمال کی گئی ہے ان اشیاء کی تفصیل نیز ان کی خرید کی اجازت دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران اس سکول کے عملہ کو کتنی رقم کا ٹی۔اے/ڈی۔اے عطا کیا گیا نام اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس عرصہ کے دوران اس سکول کی پرنسپل کے دفتر کی تزئین و آرائش پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یکم جنوری2003 سے آج تک گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سمن آباد فیصل آباد کو صرف contignet گرانٹ فراہم کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

I۔ یکم جنوری2002 سے30۔جون2003 -/281503روپے

II۔ مالی سال04-2003کے لئے -/292644روپے

III۔ مالی سال05-2004کے لئے -/432000روپے

IV۔ مالی سال06-2005دسمبر05تک -/66500روپے

(ب) یکم جنوری2003 سے آج تک گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول آباد فیصل آباد کو دی گئی Contengent گرنٹ کے اخراجات سکول ہذا کی پرنسپل مسز پروین اسلم جن کا گریڈ19 ہے، کی منظوری سے کئے گئے جبکہ سال وار اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران سکول ملازمین کو کوئی TA/DA نہیں دیا گیا۔

(د) اس عرصہ کے دوران اس سکول کی پرنسپل کے دفتر کی تزئین و آرائش کے لئے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

اساتذہ کے لئے سلیکشن گریڈ کی بحالی

412: محترمہ انجم سلطانہ: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام ملازمین کی طرح پی۔ٹی۔سی اساتذہ کو بھی سلیکشن گریڈ دیا جاتا تھا جسے بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کی اساتذہ معاشرے کا مظلوم طبقہ تصور کیا جاتا ہے جن کا انحصار صرف اور صرف تنخواہ پر ہوتا ہے اور اس طرح کے گریڈ سے ان کو زیادہ فائدہ تنخواہ کے سلسلہ میں ہوتا ہے، کیا حکومت اساتذہ کا سلیکشن گریڈ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ دیگر سرکاری ملازمین کی طرح پی۔ٹی۔سی ٹیچرز کو بھی 01-11-30 تک سلیکشن گریڈ سکیل نمبر 10 دیا جاتا تھا جو کہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر PC-FD-2/1/2001 مورخہ 22-10-2001 کے تحت ختم کر دیا گیا ہے۔

(ب) سلیکشن گریڈ کے سلسلہ میں صوبہ کے تمام سرکاری ملازمین کے لئے یکساں قوانین ہیں اور اس سلسلہ میں کوئی تجویز محکمہ تعلیم کے زیر غور نہ ہے۔

اوکاڑہ۔ڈی۔ای۔او زنانہ کے آفس میں تعینات بدعنوان کلرک کے خلاف کارروائی کی تفصیل

416: محترمہ انجم سلطانہ: کیاوزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ DEO(F) اوکاڑہ کے آفس میں تعینات شوکت نامی ہیڈ کلرک خواتین کو پریشان کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ کرپشن، بدعنوانی، بد اخلاقی اور بد تمیزی میں اپنی خاص شہرت رکھتا ہے اور اس پر بہت سارے کرپشن کے مقدمات ہیں۔ تمام کیسز اور

انکوائریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ جعلی کاغذات پر بھرتی ہوا ہے وہ جعلی بل نکلوانے والی گروہ میں شامل ہے۔اس نے بہت سارے جعلی کاغذات کی بنیاد پر ملازمین پر بھرتی کرار کھے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملازمت کے دوران اس نے لاکھوں کی جائیداد کرپشن کے ذریعے بنالی ہے،ملازمت سے پہلے اور بعد کی جائیداد کی تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس کے خلاف کارروائی کرنے اور اسے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔

(ج) درست نہیں۔

(د) مذکورہ اہلکار کی ملکیت میں 28 کنال وراثتی رقبہ ہے اور یہ درست نہ ہے کہ اس نے دوران ملازمت لاکھوں کی جائیداد کرپشن کے ذریعہ بنالی ہے۔

(ہ) درج بالا جوابات کی روشنی میں یہ سوال جواب کا متقاضی نہیں ہے۔

کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں 30 فیصد اضافے کا مسئلہ

423: محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کی ریگولر ملازمین کی طرح کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہوں میں بھی 30 فیصد اضافہ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین میں ترمیم کر کے یکساں پالیسی کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں ابھی تک 30 فیصد اضافہ نہیں کیا گیا جبکہ نوٹیفکیشن کا اجراء ہو چکا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں 30فیصد اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) نئی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں20 فیصد تک اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کی پالیسی کو یکساں کرنے کے لئے ضروری ترامیم زیر غور ہیں۔

(ج) کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ نئی تقرریوں کے ساتھ ہی عمل میں آجائے گا تاہم یہ اضافہ 20 سے 25 فیصد ہے اس امر میں نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔

(د) حکومت وقت کے ساتھ ساتھ کنٹریکٹ اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

رپورٹیں

(توسیع)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: جناب نذر فرید کھوکھر صاحب تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> تحاریک استحقاق نمبر 5 بابت سال2003 اور 53,71 اور 72 بابت سال 2004 اور 38,47,50,53,55,56,58,59,60 بابت سال2005 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

تحاریک استحقاق نمبر 5 بابت سال2003اور 53,71اور 72 بابت سال 2004اور38,47,50,53,55,56,58,59,60 بابت سال2005کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31- مئی2006تک توسیع کردی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! یہ پہلے بھیdiscussہو چکا ہے کہ اس کی وجوہات بھی پوچھی جائیں کہ یہ کیوں توسیع مانگتے ہیں کیا میٹنگ ہونے میں کوئیproblemہے یا کوئی اور مسئلہ ہے اس پر تو گورنمنٹ سے پوچھ لیا کریں کہ یہ کیوں توسیع مانگتے ہیں؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔ فائزہ! آپ بھی تشریف رکھیں، آپ کیوں بحث کر رہی ہیں، آپ کو پانچ دس منٹ دے دیں گے جتنی مرضی تقریر کر لینا تشریف رکھیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب بل نمبر 27،28 مصدرہ2004بل نمبر3مصدرہ2005کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان مین پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: راناسرفراز احمد خان مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں اور ساتھ ہی وجہ بھی بتائیں کہ آپ کیوں توسیع لینا چاہتے ہیں؟

رانا سرفراز احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004(Bill No. 27 of 2004) moved by Rana Sanaullah Khan M.P.A PP-70. The Provincial Assembly of the Punjab

Privileges (Amendment) Bill 2004 (Bill No. 28 of 2004) moved by Mrs. Shaheena Asad M.P.A W-310 and the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2005 (Bill No. 3 of 2005) moved by Rana Sanaullah Khan, M.P.A PP-70.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-اپریل 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب چیئرمین: سرفراز صاحب! آپ نے کوئی وجہ نہیں بتائی کہ آپ یہ کیوں توسیع چاہتے ہیں؟

رانا سرفراز احمد خان: جناب چیئرمین! اگر کچھ ٹائم مل جائے گا تو ذرا بہتر طریقے سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ اور سوال یہ ہے کہ:

"The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004(Bill No. 27 of 2004) moved by Rana Sanaullah Khan M.P.A PP-70. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2004 (Bill No. 28 of 2004) moved by Mrs. Shaheena Asad M.P.A W-310 and the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2005 (Bill No. 3 of 2005) moved by Rana Sanaullah Khan, M.P.A PP-70.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-اپریل 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: محترمہ پروین سکندر گل مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں اور وجہ بھی بتادیں کہ کیوں توسیع لینا چاہتے ہیں؟

محترمہ پروین سکندر گل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004 (Bill No 25 of 2004) moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari M.P.A W-338.

کے بارے میں مجلس قائمہ تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-اپریل 2006 تک کی توسیع کردی جائے۔

جناب چیئرمین: کوئی وجہ بھی بتائیں کہ کیوں توسیع لینا چاہتی ہیں؟

محترمہ پروین سکندر گل: جناب چیئرمین! میٹنگ میں بڑی وضاحت سے بات ہوئی ہے اس سلسلے میں لاء والوں کی طرف سے کچھ رہتا ہے جیسے ہی وہ vet ہو کر آجاتا ہے اس میں ترمیم مانگی ہوئی ہے کہ اس میں ایم۔پی۔ایز کو شامل کیا جائے، تجویز بہت اچھی ہے لیکن اس میں جو نہی قانونی رائے آجائے گی تو وہ clear کر دیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: عظمیٰ صاحبہ! آپ بات کرلیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! کل پرسوں بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے پر اسی topic پر بات ہوئی تھی کہ اگر پرائیویٹ ممبرز کو آپ نے discourage کرنا ہے، اگر ان کے بلز کی پہلے منظوری کابینہ سے لینی ہے تو پھر پرائیویٹ ممبرز بل کیسے ہوگا؟ پھر وہ کون سے رولز کے تحت ہے اور میرے بل پر بھی یہی restriction لگائی جارہی ہے اور میرا بل پچھلے ڈیڑھ سال سے چل رہا ہے اور اس کی کابینہ سے ابھی تک منظوری نہیں آئی ہے، اگر کابینہ کی منظوری آنے کی کوئی مقررہ تاریخ نہیں ہے تو میں نہیں چاہتی کہ اس میں کوئی توسیع دی جائے۔

جناب چیئرمین: عظمیٰ صاحبہ! کیبنٹ کی منظوری تو آنی ہے، پھر بل ہاؤس میں آئے گا۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004 (Bill No 25) of 2004 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari M.P.A W-338.

کے بارے میں مجلس قائمہ تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-اپریل2006 تک کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ایڈوائزرز اور سپیشل اسسٹینٹس کا اپنی گاڑیوں پر پاکستانی پرچم اور بلیو لائٹس لگانا

(---جاری)

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! عظمیٰ صاحبہ کا point بڑا valid ہے کہ جب یہاں سے کوئی پرائیویٹ بل سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہو جاتا ہے تو وہ refer ہونے کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی نے رپورٹ اس House میں پیش کرنی ہوتی ہے۔ اس کا کابینہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اس کو یہاں پر vote out کروائیں۔ I would like the comments of the Law Minister also کہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کو بل refer ہو جائے تو اس کا کیبنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ That is the property of the House. وہ گورنمنٹ کا بل نہیں ہے، پرائیویٹ بل گیا ہے، وہ House میں with amendments whatever it is، وہ یہاں پر پیش ہوگا، گورنمنٹ اپنے ووٹ کی طاقت سے اس کو vote out کر دے۔

جناب والا! دوسرا میں راجہ صاحب سے وضاحت چاہوں گا کہ under the Rules 1997 who are the people to use the Pakistani Flags on the cars? پہلے یہ ہے کہ آپ کتنے ایڈوائزر رکھ سکتے ہیں؟ کیا آپ کے ایڈوائزر یا سپیشل اسسٹنٹ are they

authorized to use the Pakistani Flag?اس پر آپ آج رولنگ دے دیں۔

جناب چیئرمین: بات یہ ہے کہ عظمیٰ صاحبہ کی تحریک کا فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ اس میں توسیع نہیں دی جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان: وہ تو آپ کی مرضی ہے لیکن جو point میں نے raise کیا ہے، راجہ صاحب یہ بتا دیں کہ ایڈوائزر اور سپیشل اسسٹنٹ جو کہ چالیس پچاس ہیں یہ پاکستانی فلیگ اپنی کار پر استعمال کرنے کے authorized ہیں، اگر ہیں تو اس کا کوئی rule مجھے blue book میں دکھا دیں، اس کا کوئی ایکٹ دکھا دیں۔ .They are not authorized، آپ کے صرف منسٹر authorized ہیں اور وہ بھی بعد میں ہوئے تھے۔ پہلے 1997 تک only the Chief Minister was authorized. The Governor, the President, the Prime Minister of Pakistan, Chief Justice یا صرف اور صرف سپیکر authorized تھے مگر یہ نہیں تھے۔ اب آپ دیکھیں کہ ہر تیسری گاڑی پر پاکستان کا جھنڈا ہے۔ یہاں پر جو جرائم ہو رہے ہیں، کسی کو کیا پتا کہ اس جھنڈے والی گاڑی میں کون جا رہا ہے؟ آپ صرف لاء کو enforce کریں، کل میں ایئرپورٹ پر گیا، وہاں ایک ایڈوائزر صاحب تھے، میں نام نہیں لیتا، You were not authorized to use the Pakistani Flag. آپ اس جھنڈے کا تقدس دیکھیں، اس کو پامال نہ کریں، خدارا! آپ نے پہلے سپریم کورٹ سے سزا یافتہ لوگوں کو ایڈوائزر بنا دیا ہے، وہ آپ نے کر لیا ہے اور ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے۔ دوسرا آپ پانچ سے زیادہ ایڈوائزر نہیں رکھ سکتے اور اس وقت آپ کے پاس چالیس ایڈوائزرز ہیں۔ پھر راجہ صاحب سے میں چاہوں گا، He is very law-knowing person، یہ اس پر honest opinion دیں کہ Are they authorized to use the Pakistani Flag?

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ بگو صاحب! چلنے دیں۔ انھوں نے اپنا point کہہ دیا ہے۔ راجہ صاحب دیکھ کر اور حکومت سے پوچھ کر جواب دے دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا بھی اسی طرح کا point ہے۔ وہ پھر اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جتنے ناظم ہیں، ڈسٹرکٹ ناظم نہیں، تحصیل ناظم بھی نہیں بلکہ یونین ناظم سے لے کر زکوٰۃ کے چیئرمینوں تک نے اپنی گاڑیوں پر گرین پلیٹیں اور بلیو لائٹس لگائی ہوئی ہیں۔ جو ویسے بھی میں سمجھتا ہوں کہ قانون کی توہین ہے۔ اس بات کو legally ختم کریں اور حکومت سے کہیں کہ خدا کے لئے جو entitle ہیں ان کو تو کہیں کہ جھنڈی چھوڑ کر وہاں پر بڑا جھنڈا لگالیں لیکن جو نہیں ہیں ان کو تو روکا جائے کہ وہ اس طرح فلیگ اور بلیو لائٹ کی توہین نہ کریں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔

محترمہ انبساط خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، انبساط! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ انبساط خان: جناب چیئرمین! آج وومن انٹرنیشنل ڈے تھا اس پر بھی ہمیں ٹائم نہیں دیا گیا اور کل کے اجلاس میں بھی عورتوں پر کوئی خصوصی توجہ نہ دی گئی۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد: جناب چیئرمین! یہ بہت ناانصافی ہے۔ میں ایک بہت اہم معاملہ پر بات کرنا چاہتی تھی لیکن مجھے ٹائم نہیں دیا گیا۔ یہ بہت حیرانگی کی بات ہے کہ ان کو اب ٹائم دیا جا رہا ہے۔۔۔

محترمہ انبساط خان: جناب سپیکر! یہ درمیان میں اٹھ کر کھڑے ہو کر بولتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ فائزہ صاحبہ! آپ کو بھی ٹائم ملے گا۔ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! ایک تو ان کا جھنڈوں والا مسئلہ ہے وہ آپ دیکھ کر آئیں۔ دوسرا آئی۔ جی کو direction جاری کریں کہ کوئی یونین کونسل ناظم اگر گرین پلیٹ لگا کر پھرتا ہے تو اس کی گاڑی بند کر دیں۔ یہ direction آج ہی جاری کی جائے کہ کوئی یونین کونسل ناظم گرین پلیٹ لگا کر نہ پھرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! آپ ان کو روکیں جو جھنڈے لگا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں نے کہا ہے کہ جھنڈوں والی بات کا بھی آپ جواب لے کر آئیں۔

رپورٹیں(توسیع)

(---جاری)

مسودہ قانون امتناع گھریلو تشدد پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: جی، جناب عابد حسین چٹھہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع تحریک پیش کریں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: پہلے راجہ صاحب سے جواب لے لیں۔ لاء منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

جناب عابد حسین چٹھہ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :

The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No.29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA.W-312.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-اپریل2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب چیئرمین! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں بڑے contencious legal issues involve ہیں اور بہت ساری Federal legislations ایسی ہیں کہ جن میں یہ بل overlap کرتا ہے۔ ان کو ہم examine کر رہے ہیں جس میں کہ یہ ٹائم درکار ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003 (Bill No.29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA.W-312.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-اپریل2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک استحقاق شروع کرتے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: لاء منسٹر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں، ان سے کہیں کہ وہ جواب دیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایڈوائزرز اور سپیشل اسسٹینٹس کا اپنی گاڑیوں پر پاکستانی پرچم اور بلیو لائٹس لگانا (---جاری)

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہاں پر دو issues اٹھائے گئے ہیں۔ ایک جھنڈوں کا issue اٹھایا گیا ہے کہ کون لوگ ہیں جو کہ entitled ہیں کہ وہ جھنڈے لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ دوسرا revolving lights کے متعلق کہا گیا تو میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب محترم رانا آفتاب صاحب نے یہ point اٹھایا تھا تو اس وقت چیف سیکرٹری پنجاب کو یہ کہا گیا تھا کہ وہ باقاعدہ ایک سرکلر جاری کرے کہ کون کون لوگ پاکستان کا فلیگ اپنی گاڑیوں یا گھروں پر لگانے کے authorized ہیں؟ اس پر ہم نے جو ہدایات قانون کے تحت جاری کی تھیں ان میں پریذیڈنٹ آف پاکستان، پرائم منسٹر آف پاکستان، چیئرمین سینٹ آف پاکستان، سپیکر آف دی نیشنل اسمبلی آف پاکستان، ساری پراونشل اسمبلیز، ڈپٹی سپیکرز، چیف جسٹس آف دی سپریم کورٹ آف پاکستان، گورنر آف دی پراونسز، چیف منسٹر آف دی پراونسز، چیف الیکشن کمشنر، فیڈرل منسٹرز، چیف جسٹس آف ہائی کورٹ، پراونشل منسٹرز اور ڈپٹی چیئرمین آف دی سینٹ پاکستان کا جھنڈا اپنی گاڑیوں اور گھروں پر لہرانے کے authorized ہیں اور یہ instructions چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے تمام متعلقہ لوگوں کو بھیجی گئی تھیں۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ یہ all Provincial Ministers Punjab کو بھیجی گئی تھیں، Speaker, Deputy Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab کو بھیجی گئی تھیں، Advisors, Special Assistants to the Chief Minister of Punjab کو بھیجی گئی تھیں، Parliamentary Secretaries کو بھیجی گئی تھیں، Administrative Secretaries to the Punjab Government of

اور باقاعدہ باقی سارے اضلاع، D.P.O's تک یہ instructions بھیجی گئی تھیں۔ اب بھی ہم اس بات کو ensure کریں گے کہ اب بھی جو غیر متعلقہ لوگ یہ جھنڈے لگا رہے ہیں، ہم انہیں تحریری طور پر جہاں اگر یہ specific شکایت ملی تب بھی اور اگر نہیں تو ویسے دوبارہ پھر ہدایت جاری کر رہے ہیں کہ وہ غیر قانونی طور پر یہ کام نہ کریں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے جو گرین پلیٹوں پر پابندی لگائی گئی ہے اس پر بھی متعدد بار ہم نے لکھا ہے۔ اسی طرح بلیو لائٹ، revolving light جو گاڑی پر لگائی جاتی ہے وہ بھی illegal ہے اس کے متعلق لکھا ہے۔ پھر کالے شیشے کے متعلق بھی لکھا ہے اور آخری instructions جو ایس، اینڈ، جی، اے، ڈی کی طرف سے جاری کی گئی ہیں یہ 10-نومبر 2004 کو جاری کی گئی تھیں اور ابھی چند دن پہلے ایک لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ میں آئی، جی پنجاب کو دوبارہ کہا گیا ہے کہ وہ اب تمام D.P.O's کو یہ کہیں کہ وہ یہ ensure کریں کہ یہ illegal کام بند ہونے چاہئیں۔ میں آج اس معزز ایوان میں ایک دفعہ پھر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم آج جس معزز ایوان میں ہم بیٹھے ہیں، ہم یہاں اس سے ابتداء کریں کہ کالے شیشے، revolving light، گرین پلیٹ قانون کے مطابق ہم display کریں اور خاص طور پر نمبر پلیٹیں voluntarily ہم قانون کے مطابق لے آئیں۔ یہ نہیں کہ اپنے نم کے ساتھ جگنو۔ I یا بلیو۔ II اس طرح کا گاڑیوں پر لکھا ہوتا ہے۔ (قہقہے)

میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں اجتناب کرنا چاہئے۔ میں اپنے بھائی کو اس معزز ایوان کے توسط سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان متعلقہ قوانین پر عملدرآمد کے لئے سختی کے ساتھ عمل کیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! راجہ صاحب کی وضاحت کافی ہے لیکن یہاں پر اسمبلی میں جو کلوز سرکٹ ٹی، وی لگے ہوئے ہیں، کیمرے لگے ہوئے ہیں آپ ان پر دیکھ لیں کہ اسمبلی میں جو فلیگ کاریں آ رہی ہیں ان پر کتنے ایڈوائزرز ابھی استعمال کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ عملدرآمد ہوگا۔

رانا آفتاب احمد خان: ہم نے تو یہ point بتا دیا ہے کہ جو لوگ لاء بناتے ہیں اگر وہ خود عملدرآمد نہیں کرتے تو وہ کیا expect کرتے ہیں کہ دوسرے کریں گے۔ اس کے اوپر آپ لاء کو enforce کر دیں اور یہاں پر اگر کوئی ایڈوائزر جھنڈا نہیں اتارتا تو اس کے لئے بتائیں کہ یہ کیا کریں گے؟

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، بگو صاحب!

ایم۔پی۔ایز اور ایم۔این۔ایز کو Justic of peace بنانے کا مطالبہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! پچھلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر میرا ایک resolution کے Justice of Peace متعلق تھا۔ چونکہ ہم بائیکاٹ کر کے باہر چلے گئے تھے اور واپس آ کر میں نے اس پر stress اس لئے نہیں کیا تھا کیونکہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ حکومت اس پر غور کر رہی اور ہم حکومت کے ساتھ negotiation کر کے ایم۔پی۔اے اور ایم۔این۔اے حضرات کو Justice of Peace بنائیں گے۔ ایک تو راجہ صاحب اس حوالے سے وضاحت فرما دیں۔ دوسرا آئندہ آنے والے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر میری یہ قرارداد آنی چاہئے۔ راجہ صاحب نے میرے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے یقین دہانی کروائی تھی کہ ایم۔این۔اے اور ایم۔پی۔اے حضرات کو Justice of peace بنایا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اس دن پرائیویٹ ممبرز ڈے پر محترم ارشد بگو صاحب کی طرف سے ایک قرارداد آئی ہوئی تھی اور میں نے جناب کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ اس کو pending کر لیا جائے۔ جناب pending کروانے کا مقصد یہ تھا کہ ہم کوئی پرانا reference ڈھونڈ رہے تھے کیونکہ میری یاد داشت کے مطابق ایک وقت میں صوبائی اسمبلی کے ممبران Justice of Peace رہے ہیں۔ محکمہ ہوم سے ہمیں ابھی تک کوئی پرانا reference نہیں مل سکا لیکن میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ اور محکمہ قانون سے کہا ہے کہ وہ اس حوالے سے reference ڈھونڈیں۔ جس وقت ہمیں وہ reference مل گیا انشاء اللہ تعالیٰ ہم ممبران اسمبلی کو Justice of Peace بنائیں گے۔ شاید اسی اجلاس میں ہم یہ لے کر آئیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میرا Resolution اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جب تک ہمیں reference نہیں ملتا ارشد بگو صاحب کی قرارداد pending رہے گی۔

جناب چیئرمین: اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ارشد بگو صاحب کا Resolution جو کہ pending کیا گیا تھا آنا چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین صاحب آپ بات کرنا چاہتے تھے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ رانا آفتاب صاحب نے ایک مسئلہ اٹھایا اور اس کی وضاحت وزیر قانون صاحب نے فرما دی لیکن جس انداز سے رانا صاحب آپ سے بات کرتے ہیں وہ مجھے اچھا نہیں لگا۔ آپ کے ذاتی مراسم اپنی جگہ پر لیکن حفظ مراتب اپنی جگہ پر ہوتے ہیں۔ وہ آپ سے ذرا ناراضگی کے انداز میں بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی بات نہیں، وہ میرے بھائی ہیں اور بعض اوقات بھائی ناراض ہو کر بھی بات کرتے ہیں۔ چودھری صبغت اللہ صاحب بڑی دیر سے کھڑے ہیں، پہلے ہم ان کی بات سنیں گے۔ جی، چودھری صاحب!

قانون استحقاق کے تحت ایم۔پی۔ایز کی مراعات میں اضافے کا مطالبہ

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ پچھلے تقریباً ایک سال سے ایم۔پی۔ایز کی تنخواہیں بڑھانے کی بازگشت چل رہی ہے۔ لطف و عنایات کی بارش اسلام آباد میں تو جاری ہے لیکن ہمارے ہاں ابھی گرج چمک کی صورتحال رہی ہے۔ سندھ میں اس کے اثرات نظر آئے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ ایم۔پی۔ایز میں پائے جانے والے احساس محرومی کو ختم فرمایا جائے اور ایم۔پی۔ایز کی مراعات اور تنخواہیں بڑھائی جائیں۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ سال 1985 کے Travelling Allowance کے رولز کے مطابق ابھی ہمیں صرف Travelling Allowance مل رہا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے مہربانی فرماتے ہوئے پارٹی میٹنگ میں دو دفعہ اس کا اعلان فرمایا تھا۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ اسی House میں تقریر کے دوران وزیراعلیٰ صاحب نے اپنی فیاضی کا اظہار کرتے ہوئے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ مراعات کا ایک package دیں گے اور ایم۔پی۔ایز کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی۔ پچھلے سال ملازمین کی تنخواہیں 15 فیصد بڑھائی گئیں لیکن ہم محروم رہے۔ یہ سوتیلے پن کا سلوک کب تک چلتا رہے گا؟ میں عرض کروں گا کہ اس پر غور فرمایا جائے اور Privileges Act کے تحت ایم۔پی۔ایز کی مراعات پر نظرثانی کرتے ہوئے ان مراعات کو موجودہ حالات سے ہم آہنگ فرمایا جائے۔ السلام علیکم۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں پہلے پروین بھٹی صاحبہ کو بات کر لینے دیں اس کے بعد آپ کی باری آئے گی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب سپیکر! محترم راجہ بشارت صاحب ہر مسئلے کے بارے میں ماشاء اللہ بڑے خوبصورت انداز میں مطمئن کر دیتے ہیں لیکن عمل درآمد کسی بات پر بھی نہیں ہوتا۔ آپ آج سے نوٹ کروالیں کہ آج کے بعد کتنے لوگوں کی کاروں پر جھنڈے نہیں لہرائیں گے۔ ہم نے کہا تھا کہ محکمہ خوراک، زراعت اور تعلیم پر بحث ہونی چاہئے۔ راجہ صاحب نے کہا کہ دن مقرر کریں گے۔ آج وہ بتادیں کہ انھوں نے ان محکمہ جات پر بحث کے لئے کون کون سے دن مقرر کئے ہیں؟ کل بتایا گیا کہ چینی 26/25 روپے فی کلو مہیا کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! آپ مختلف محکمہ جات کے حوالے سے ایوان میں بحث کے لئے دن مقرر کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! کل یہ بات طے ہو گئی تھی کہ اسی اجلاس میں Agriculture پر ہم نے بحث رکھنی ہے۔

جناب چیئرمین: ایک دن لاء اینڈ آرڈر پر بھی بحث رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے جناب رکھ لیں گے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ prerogative گورنمنٹ کا ہے۔ میری commitment ہے کہ ہم اسی اجلاس کے دوران لاء اینڈ آرڈر اور Agriculture پر بھی بحث رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، ناظم حسین شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! ہمارے بھائی صبغت اللہ صاحب نے بھی کہا ہے اور چیئرمین استحقاق کمیٹی بھی بارہا اس حوالے سے آپ کی توجہ مبذول کروا چکے ہیں۔ جناب جو ممبران دور دراز علاقوں سے آتے ہیں، خاص طور پر سرائیکی علاقے رحیم یار خاں یا بہاولپور سے آنے والوں کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ ہمیں آپ تین روپے فی کلومیٹر کے حساب سے دیتے ہیں۔ جب یہ تین روپے فی کلومیٹر مقرر کئے گئے تھے تو اس وقت تیل کی قیمت کیا تھی؟ آج آپ دیکھیں کہ تیل کی قیمت

کتنی بڑھ گئی ہے۔لہذا آپ اس کو اسی حساب سے مقرر کریں۔اسی طرح آپ ہر ممبر کو پی۔آئی۔اے کے لئے چالیس ہزار روپے fix دے دیتے ہیں۔جو ممبران لاہور، شیخوپورہ یا ادھر نزدیک کے اضلاع میں رہتے ہیں ان کے لئے تو فائدہ ہے لیکن ہمارے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے۔رولز کے تحت آپ نے ہمیں آنے جانے کا کرایہ دینا ہے۔آپ ہمیں مہربانی کر کے ٹکٹ کے حساب سے ادائیگی کریں۔ملتان سے لاہور آنے کا کرایہ -/2500روپے ہے جبکہ ہمیں تین روپے فی کلو میٹر کے حساب سے -/1000روپے ملتے ہیں۔میرا گھر لاہور سے 360 کلو میٹر دور ہے اور مجھے تقریباً ایک ہزار روپے ملتے ہیں۔اب اس میں ڈیزل، موبائل اور ڈرائیور کا خرچہ بھی شامل ہے۔ہمارے ساتھ یہ ناانصافی ہو رہی ہے لہذا اس بابت ہم آپ کی توجہ چاہتے ہیں۔ہمیں ہمارے status کے مطابق مراعات مہیا کی جائیں۔ Order of precedent کے تحت ایم۔پی۔اے کا status سیکرٹری سے زیادہ ہے۔ایک سیکرٹری جب اپنے صوبے یا ضلع سے باہر جاتا ہے تو اسے ساری مراعات ملتی ہیں۔اسے ہوٹل کا کرایہ بھی ملتا ہے، خرچہ بھی ملتا ہے لیکن ہمیں محروم رکھا جا رہا ہے۔یا تو آپ یہ ساری مراعات بالکل ہی ختم کر دیں اور اگر مراعات دینی ہیں تو پھر صحیح طریقے سے ہمارے status کے مطابق دی جائیں۔یہی میری استدعا ہے۔بہت شکریہ

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں بھی اس حوالے سے بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ شفقت عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! جس طرح شاہ صاحب اور دوسرے دوستوں نے کہا ہے میں ان کی support اس لحاظ سے کرتا ہوں کہ انڈیا میں ممبر اسمبلی کو تو پنشن تک دی جاتی ہے، انھیں تین گارڈز ملتے ہیں اور ان کا خرچہ بھی سرکار کی طرف سے ہوتا ہے۔ہم گارڈز تو نہیں مانگتے لیکن وہ privileges جو کہ ایک ممبر قومی اسمبلی یا ممبر سینیٹ حاصل کرتا ہے ہمیں بھی ملنی چاہئیں۔آپ ایک uniform policy بنا دیں کہ جہاز کا کرایہ جتنا بھی بنتا ہو وہ ہر ایم۔پی۔ایز کو entitle ہو۔پہلے بھی جناب نے فرمایا تھا کہ وزیر خزانہ اور وزیر قانون مل بیٹھ کر جمعہ والے دن اس کو فائنل کریں گے۔لہذا آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو فائنل کروائیں یا پھر اس بابت ایک کمیٹی بنا دیں جو اسے فائنل کر سکے۔

جناب چیئرمین: جی، چوہان صاحب!

جناب خالد محمود چوہان: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ ممبران صوبائی اسمبلی کے privileges کا مسئلہ بہت پرانا ہے۔ تین سال گزر چکے ہیں اور بارہا اس جانب توجہ دلائی گئی ہے لیکن آج تک اس بابت کوئی ایکشن نہیں ہو سکا لہذا میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس بارے میں آپ آج کوئی رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ صاحب!

سید حسن مرتضٰی: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے آج سے تقریباً تین روز پہلے حکم جاری کیا تھا کہ تنخواہوں کے حوالے سے معزز اراکین اسمبلی کو نیشنل اسمبلی کے مطابق at par کیا جائے۔ اس سلسلے میں جناب سے میری گزارش ہے کہ اگر آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جس میں لاء منسٹر صاحب اور میں بھی ہوں گا۔ لاء ڈیپارٹمنٹ اور گورنمنٹ نے اسمبلی میں move کرنا ہے کہ ان salaries کو کتنا بڑھایا جائے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کا role ضرور ہے لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کو move نہیں کرے گا بلکہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو assist کرے گا تو میں بالکل حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ پارلیمانی افیئرز کی کمیٹی میں اپوزیشن بنچوں سے (ن) لیگ سے رانا ثناء اللہ خان، پیپلز پارٹی سے رانا آفتاب احمد خان، ایم۔ ایم۔ اے سے جناب ارشد محمود بگو، حکومتی بنچوں سے ملک نذر فرید کھوکھر، چودھری صبغت اللہ صاحب اور movers کو اس کا ممبر بناتا ہوں۔ میں خود بھی اس کمیٹی میں بیٹھوں گا۔ یہ کمیٹی منگل کو meet کرے گی، بدھ کو رپورٹ پیش کرے گی اس کے بعد اس کا فیصلہ ہو گا۔ اس میں تاخیر نہیں ہو گی۔ شکریہ۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: رائے فاروق عمر صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 57 پیش ہو چکی ہے اس کا جواب آنا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: راناصاحب! پلیز تشریف رکھیں اس کے بعد بات کر لینا۔

راناثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ نے جس معاملے پر کمیٹی تشکیل دی ہے اس پر میرا اور راناآفتاب صاحب کا ایک طے شدہ point of view ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ کمیٹی میں بیٹھ کر کوئی embarrasment ہو اس لئے آپ یہ اجازت دے دیں کہ ہم خود کو withdraw کر کے اپنے اپنے پارلیمانی گروپ سے کسی اور کا نام دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی نام دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! آپ نے کمیٹی بنا دی ہے اس لئے اب ایسا نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: میں نے کمیٹی announce کر دی۔ میں نے فیصلہ کر دیا ہے اب وہی کمیٹی چلے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، بالکل درست ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: میں نہیں سننا چاہتا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، فاروق عمر صاحب!

ڈی۔ایس۔پی انوسٹی گیشن صدر راوکاڑہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

(---جاری)

رائے فاروق عمر خان کھرل: جناب چیئرمین! یہ پڑھی گئی تھی اور اس کا جواب آنا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں اسے oppose نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔

رائے فاروق عمر خان کھرل: شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ ثمینہ نوید کی تحریک pending ہے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 6 ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! آپ ذرا یہ بھی دیکھیں کہ آپ تو تنخواہیں بڑھا رہے ہیں اور لوگ اسمبلی پر پتھر مار رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: قاضی صاحب بھی تنخواہ لیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: قاضی صاحب نے قومی اسمبلی میں اس پر شدید احتجاج کیا اور انھوں نے کہا کہ میں اس کی تائید نہیں کرتا اور قاضی صاحب نے بڑھی ہوئی تنخواہ نہیں لی۔

ضلعی ناظم اور پولیس انتظامیہ کی غفلت اور نااہلی کی وجہ سے شرپسندوں کا اسمبلی بلڈنگ کو نشانہ بنانا

جناب چیئرمین: احسان اللہ وقاص صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! پہلے اپنے وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز کی کارکردگی دیکھیں۔ آپ تنخواہیں بڑھانے کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ میری تحریک استحقاق نمبر 6 بھی اسی بارے میں ہے۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 14- فروری 2006 کو پرائیویٹ سکولز کے بارے میں اسمبلی کی کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے تقریباً اڑھائی بجے پنجاب اسمبلی پہنچا تو میں نے دیکھا کہ چند افراد اسمبلی بلڈنگ پر پتھراؤ کر رہے ہیں۔ میں نے جا کر انھیں منع کیا تو انھوں نے ایک مقتدر شخصیت کے خلاف سخت کلمات استعمال کرنا شروع کر دیئے۔ میرے سمجھانے پر چند افراد وہاں سے چلے گئے۔ میں عقبی دروازہ سے اسمبلی بلڈنگ میں داخل ہوا کیونکہ سامنے کے سارے دروازے بند تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ اسمبلی بلڈنگ پر پتھراؤ شروع ہو گیا۔ میں میٹنگ سے باہر آیا تو اسمبلی کی تمام بلڈنگ کے سامنے والے حصے سے پتھراؤ ہو رہا تھا۔ اس دوران لیڈر آف اپوزیشن کے کمرہ کو آگ لگا دی گئی۔ ہم عقبی دروازے سے باہر نکلے تو دیکھا کہ تمام پولیس عقب میں چھپی ہوئی تھی اور اسمبلی بلڈنگ کو جلوس میں موجود شرپسندوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ میں نے پولیس کے مختلف افسران اور دیگر لوگوں کو بار بار کہا کہ اسمبلی بلڈنگ کی حفاظت کے لئے سامنے آئیں لیکن انھوں نے اپنی

بے بسی کا اظہار کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے اسمبلی بلڈنگ پر حملہ ہوا۔ اسمبلی بلڈنگ عوام کے منتخب نمائندوں کے وقار کی نشانی ہے۔ گزشتہ 70 سال میں کبھی اسمبلی بلڈنگ کو نشانہ نہیں بنایا گیا۔ اسمبلی بلڈنگ پر حملہ ضلعی ناظم اور پولیس کی نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اسمبلی کے سب ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں نے ابھی اسمبلی سیکرٹریٹ سے معلوم کیا ہے اس میں تھوڑا سا confusion یہ ہے کہ ہمیں یہ impression تھا کہ یہ تحریک استحقاق کل dispose of ہو چکی ہے لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ کا کہنا ہے کہ تحریک استحقاق نمبر 5، dispose of ہوئی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اسے بدھ کے لئے pending فرما دیں۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک استحقاق بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 11 جناب محمد ثقلین انور صاحب کی طرف سے ہے۔

تھانہ نواں لاہور (ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے ایس۔ایچ۔او کا معزز رکن اسمبلی کا فون سننے اور ملاقات سے انکار

جناب محمد ثقلین انور: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایک مفاد عامہ کے جائز کام کے سلسلے میں مورخہ 10۔جنوری 2006 تا 22۔جنوری 2006 تک تھانہ نواں لاہور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایس۔ایچ۔او میاں رؤف سب انسپکٹر سے فون پر بات کرنے کی کوشش کی لیکن ایس۔ایچ۔او نے مجھ سے بات نہ کی۔ میں مذکورہ تاریخوں کے دوران دن میں پانچ چھ بار اسے فون کرتا رہا لیکن ایس۔ایچ۔او نے مجھ سے بات نہ کرنا۔ پھر میں پانچ بار مختلف ایام میں ایس ایچ او کو ملنے کے لئے تھانہ گیا لیکن ایس۔ایچ۔او نے وہاں موجود ہونے کے باوجود ملاقات نہ کی۔ ایس۔ایچ۔او مذکور نے ایک بے گناہ آدمی سے رشوت لینے کی خاطر جھوٹا اور بے بنیاد پرچہ درج کروایا اور اسے ذہنی اور

جسمانی اذیت دیتا رہا لیکن ایس۔ایچ۔او اپنے گھناؤنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ ملزم مذکور کو عدالت نے باعزت طور پر بری کر دیا۔ جائز کام کرنا نہ کرنا تو بعد کی بات ہے لیکن ایس۔ایچ۔او کے اس توہین آمیز رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں اس تحریک کی مخالفت نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔

جناب محمد ثقلین انور: شکریہ

جناب چیئرمین: اگلی تحریک استحقاق میاں محمد لطیف عاقل پنوار صاحب کی ہے۔ پنوار صاحب اگر آپ نے تحریک پیش کرنی ہے تو پھر اسے واپس نہیں لینا۔ استحقاق کے مسئلے میں میری بڑی straight policy ہے کہ اگر ہمارا ایک ساتھی کہتا ہے کہ مجھ سے زیادتی ہوئی تو ہم اسے منظور کرتے ہیں لیکن آپ بھی معافی دینے کی روایت کو ختم کریں۔

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: جناب والا! معافی کس بات کی؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! موصوف کی پہلے بھی تین چار تحاریک استحقاق آئی تھیں اس کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ یا تو دیا نہ کریں اگر دیتے ہیں تو پھر find out کیا کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! جیسے رانا آفتاب صاحب نے فرمایا ہے، ہمیشہ میری یہی رائے رہی ہے۔ میں ابھی اپنے بھائی کی تحریک استحقاق پر یہ کہنے لگا تھا کہ آپ کا استحقاق تو مجروح ہوا ہے لیکن باقی بے گناہ لوگوں کو مفت میں کیوں گالیاں دلواتے ہیں کہ ساری اسمبلی کو گالیاں دیں۔ اسمبلی کو کون گالیاں دیتا ہے؟ اور ایس۔ایچ۔او کی کس طرح جرأت ہو سکتی ہے کہ اسمبلی کو گالی دے؟ میرے خیال میں میرے بھائی کی ہر اجلاس میں ایک نہ ایک تحریک استحقاق ضرور ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بغیر سنے ان کی تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کو بھیج دیں لیکن یہ بعد میں واپس لے لیں گے۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد اگر آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں تو پھر واپس نہیں ہونی چاہئے۔

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: جناب والا! پہلے راجہ صاحب یہ ثابت کریں کہ ہر اجلاس میں میری کب تحریک استحقاق آئی ہے؟ میری ایک تحریک استحقاق پر تین میٹنگز ہوئی تھیں۔ چیئر مین مجلس استحقاقات بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں اس تحریک کے بارے میں انھوں نے فیصلہ دیا تھا لیکن ابھی تک اس فیصلے پر عملدرآمد نہیں کروا سکے۔ آپ چیئر مین صاحب کو ابھی پوچھ سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

تھانہ خیرپور ٹامیوالی (بہاولپور) کے سب انسپکٹر کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے ایک خاتون مختار بی بی میرے پاس آئی اور مجھے شکایت کی کہ محلہ کے کچھ آوارہ نوجوان اس کی جوان بچیوں کو چھیڑتے ہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ رات کے وقت میرے گھر نہ آ جائیں جبکہ میرا خاوند بھی معذور آدمی ہے۔ میں نے فوراً ایس۔ ایچ۔ او کو فون پر بتایا اور کارروائی کے لئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایس۔ ایچ۔ او نے مجھے فون پر بتایا کہ میں نے سرفراز نامی سب انسپکٹر کی ڈیوٹی لگا دی ہے وہ ابھی کارروائی کرے گا۔ دو تین دن بعد وہ عورت دوبارہ میرے پاس آئی اور مجھے بتایا کہ سرفراز سب انسپکٹر نے میرے خاوند پر زور دیا ہے کہ میں اپنی درخواست واپس لے لوں۔ جس پر میرے معذور خاوند نے انکار کر دیا اس پر سرفراز سب انسپکٹر نے اسے حوالات میں بند کر دیا۔ اس عورت نے کہا ایم۔ پی۔ اے صاحب میں اپنی شکایت واپس لیتی ہوں آپ بس میرے خاوند کو چھڑا دیں۔ میں نے اسی وقت سرفراز سب انسپکٹر کو فون کیا اور اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ یہ میرے ساتھ غصے سے بولا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے اس مظلوم آدمی کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ اس نے جواب میں مجھے کہا کہ آپ ڈی۔ پی۔ او صاحب سے بات کر لیں میں آپ کا ذاتی ملازم نہیں۔ اگر حکومت نے آپ کو کوئی پاور دی

ہے تو مجھے suspend کر دیں۔ جہاں تک ڈی۔پی۔او کی بات ہے وہ مجھ سے خوش ہیں اور میرے بارے میں آپ کی بات ہر گز نہ سنیں گے۔ایک سب انسپکٹر کی میرے ساتھ اس گھٹیا انداز میں بات کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب کچھ فرمائیں گے ؟

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: جناب چیئرمین! آپ اس پر غور کریں کہ ایک آدمی جو مظلوم ہے اور تھانے میں جاتا ہے ویسے تو لوگوں کے ساتھ پولیس کی طرف سے زیادتیاں ہوتی رہتی ہیں۔پولیس کا یہ روّیہ ہے،ایک آدمی اگر personal capacity میں جاتا ہے اسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ایک ایسا آدمی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں اس کو oppose نہیں کرتا لیکن معزز رکن سے یہ ضرور پوچھ لیں کہ ضلع اور تھانہ کون سا ہے۔ تحریک میں ضلع کا نام لکھا ہے اور نہ ہی تھانے کا نام لکھا ہوا ہے۔کون سے تھانے کا ایس۔ایچ۔او ہے اور اس کا نام کیا ہے یہ تو بتا دیں ؟پوری پنجاب پولیس کے خلاف تو تحریک استحقاق نہیں دی جا سکتی۔

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: خیر پور ٹامیوالی بہاولپور۔

جناب چیئرمین: کمیٹی کو بھیج دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! بے شک بھیج دیں جناب والا میں اس پر اعتراض نہیں کر رہا میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کس کے خلاف ہے کسی کا نام تو بتائیں ؟

جناب چیئرمین: شارٹ سٹیٹمنٹ میں انہوں نے لکھوا دیا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: راجہ صاحب آپ ان کو ٹریننگ دیا کریں۔ ہم نے تو نہیں دینی ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! یہ ایس ایچ او کا نام بتا دیں اس کا نام کیا ہے۔

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: جناب والا! یہ ایس۔ایچ۔او نہیں ہے سب انسپکٹر سرفراز ہے اور تھانہ پولیس سٹیشن خیر پور ٹامیوالی ڈسٹرکٹ بہاولپور ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

میاں محمد لطیف عاقل پنوار راجپوت: شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! یہ مجھے تحریری طور پر بھی دے دیں۔

سید عبدالعلیم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید عبدالعلیم شاہ: محترم سپیکر صاحب! یہاں پر معزز اراکین اسمبلی تحاریک استحقاق پیش کر رہے ہیں۔ ہر تحریک استحقاق میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ مقدس ایوان کا تقدس مجروح ہوا اور حیرانگی کی بات یہ ہوتی ہے کہ جب تحریک استحقاق پیش کی جاتی ہے تو ایوان کا تقدس مجروح ہوتا ہے۔ جب تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے تو معافی دیتے ہوئے یا صلح کرتے ہوئے اس مقدس ایوان کو کوئی بھی نہیں پوچھتا۔ اس لئے مہربانی فرما کر۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، in future صلح نہیں کریں گے۔

سید عبدالعلیم شاہ: بات یہ ہے کہ جب مقدس ایوان کا تقدس مجروح ہوتا ہے صلح کرتے وقت اس کے تقدس کو بحال تو کروا دیا جائے۔ یہ تو بتا دیں کہ ہماری صلح ہو گئی ہے ہم نے اس افسر کو معاف کر دیا ہے یا اس سے کیا معاملات طے کئے ہیں؟

جناب چیئرمین: وہ معاملہ چیئرمین استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب والا! جو تحریک استحقاق آپ نے in order قرار دی ہے اور اس پر راجہ صاحب نے جو objection raise کیا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی یہ خامی ہے کہ جب کوئی تحریک التوائے کار آتی ہے یا کوئی سوال ہوتا ہے اس پر وہ مختلف قسم کے اعتراضات لگا دیتے ہیں کہ اس میں یہ کمی ہے، یہ کمی ہے اور یہ متعلقہ نہیں ہے۔ جب تحریک استحقاق آتی ہے اگر واقعی اس میں تھانے کا نام اور ضلع کا نام نہیں تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو اسے درست کروانا چاہئے تھا یا اسے turn down کرنا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! دوسرا میں آپ کی وساطت سے یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ کچھ الفاظ ایسے ہیں جب شروع کئے گئے تو ان کا پتا نہیں کیا وجہ تھی لیکن اب وہ مسلسل آرہے ہیں۔ اس وقت جو شعوری کوشش ہے یا جو علم ہے اس کے حساب سے اب وہ میل نہیں کھاتے۔ جیسے ہر سوال کے ساتھ ہم لکھ کر دیں یا نہ لکھ کر دیں تو لکھا ہوتا ہے کہ وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں یا ازراہ نوازش بیان فرمائیں۔ اسی طرح جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے اس میں بھی یہ ایک routine بن گئی ہے کہ جب ایک ممبر اس میں لکھتا ہے کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن اس کے بعد یہ لازمی لکھا جاتا ہے کہ جناب! اس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں راجہ صاحب کی اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ ٹھیک ہے ممبر کے ساتھ ایک معاملہ ہوتا ہے لیکن اس میں پورے ایوان کو involve کرنا درست نہیں ہے۔ اگر آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ ہدایت کر دیں کہ اس قسم کے الفاظ ازراہ کرم، ازراہ نوازش اور پورے ایوان کا استحقاق ہے تو ان کی وہیں تصحیح ہو جانی چاہئے۔ اگر کوئی لکھ کر بھیجتا بھی ہے---

جناب چیئرمین: رانا صاحب ہمارا اسمبلی سٹاف لکھتا ہے اور ہمارے ایم۔پی۔ایز حضرات لکھواتے ہیں من وعن اس کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: نہیں۔ جناب والا! یہ ازراہ کرم تو ہم نے کبھی نہیں لکھا اس کے باوجود لکھا ہوتا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک ممبر اس معزز ایوان کا ممبر ہوتا ہے۔ وہ بھی اس ایوان کا حصہ ہے۔ جیسے سورج کی شعائیں سورج کا حصہ ہوتی ہیں وہ بھی سورج سے علیحدہ نہیں ہوتیں۔ اسی طریقے سے اس معزز ایوان کا ممبر بھی اس ایوان کا حصہ ہے اس لئے یہ ایک tradition بھی ہے اس طریقے سے ایوان کا اور اس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ملک جلال دین ڈھکو صاحب!

سید عبدالعلیم شاہ: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ---

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! ایوان کی کارروائی کو چلنے دیں۔

سید عبدالعلیم شاہ: جناب والا! کچھ دوستوں نے اس مسئلے پر بڑی اچھی بات کی ہے، رانا صاحب

اور راجہ صاحب نے بھی بڑی اچھی بات کی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایوان کا تقدس جو مجروح ہوتا ہے وہ پورے ایوان کا کیسے ہوتا ہے۔ ہماری اسمبلی کو بھی بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں اور چوتھا سال بھی ماشاء اللہ شروع ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے اور وزیر قانون سے بھی یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اب تک اس ایوان سے ہم نے اور دوسرے اراکین اسمبلی نے فیڈرل گورنمنٹ کو، صوبائی حکومت کو مفاد عامہ کی کئی سینکڑوں قراردادیں جو پاس کروا کر بھیجی ہیں اس وقت تک کسی بھی محکمے نے ان مفاد عامہ کی قراردادوں کا جواب دیا یا اس کا کوئی جواب اس اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ اگر اس کا جواب نہیں دیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ نے پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ آپ ان ڈیپارٹمنٹس کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار رکھتے ہیں یا نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تین سال کے اندر ہم نے اس ایوان میں جو قراردادیں مفاد عامہ کے لئے پیش کی ہیں ان کا کوئی جواب آیا یا نہیں ؟ اگر نہیں آیا تو پھر میرا تقدس مجروح ہوا ہے اور میں اس پر تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس سے پورے ایوان کا تقدس مجروح ہوا ہے، اور جن محکموں نے جواب واپس نہیں بھیجا ان کے خلاف کارروائی کی جائے کیونکہ اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ان کی کھچائی کی جائے اور ان کی باز پرس کی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ move کریں۔

سید عبدالعلیم شاہ: جناب والا! میں بھی لکھ کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹریٹ میں جمع کروائیں۔

سید ناظم حسین شاہ: شاہ صاحب! جلدی بھیجیں۔

جناب چیئرمین: ملک جلال دین ڈھکو صاحب!

E.D.O.(R) ساہیوال کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

ملک جلال دین ڈھکو: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کے فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چند روز قبل میں EDO(R) ساہیوال جناب وقار احمد خان کے دفتر میں ایک عوامی نوعیت کے کام کے سلسلہ میں گیا تو موصوف نے میری طرف کوئی توجہ نہ

دی۔ جناب میں نے اپنے آنے کا مدعا ظاہر کیا تو موصوف نے نہایت بے اعتنائی اور تلخ لہجے میں کہا کہ آپ بلاوجہ آجاتے ہیں اور آکر تنگ کرتے ہیں۔ کام تو خود بخود ہو جاتے ہیں۔ لہذا آپ آئندہ تنگ نہ کیا کریں۔ قبل ازیں بھی ان سے ایک مسجد کو جانے والا راستہ جو کہ بند کیا ہوا ہے کھلوانے کے بارے میں یہ گزارش کی تھی کہ اگر راستہ منظور شدہ ہے تو کھول دیں اگر نہیں تو نہ کھولیں لیکن موصوف نے نہایت تُرش اور سخت لہجے میں کہا کہ راستہ کی منظوری یا نامنظوری کے بارے میں، میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا اس کو کھولوں یا نہ کھولوں یہ میری مرضی ہے۔ اگر یہ کام ہونے والا ہے تو ہو جائے گا۔ EDO(R) ساہیوال وقار احمد خان کے رویہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! آپ اس تحریک استحقاق کا جواب دیں گے کیونکہ وزیر موصوف تو تشریف نہیں رکھتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب چیئرمین یہ ریونیو سے متعلقہ ہے، ایجوکیشن سے متعلقہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! وزیر مال تشریف نہیں رکھتے اگر آپ اسے pending فرما دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: یہ EDO(R) کے خلاف ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! EDO(R) کے خلاف ہے۔ وہ غالباً عمرے پر گئے ہوئے ہیں اور اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے دیں گے۔ تحریک استحقاق move ہو چکی ہے لہذا اسے سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ملک جلال دین ڈھکو: جناب! pending نہ کریں، میری گزارش سن لیں اور اسے منظور کر لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: ڈھکو صاحب! Monday کو جواب آ جائے گا تو انشاء اللہ یہ منظور ہو جائے گی۔ تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار رانا آفتاب احمد خان صاحب کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ دو اڑھائی مہینے پہلے قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور اور رحیم یار خان میڈیکل کالج کے لئے پروفیسرز وغیرہ کی سلیکشن ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک وہاں آرڈرز نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین: وسیم صاحب! تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ہیلتھ کی تحریک التواء میں ٹائم دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا آفتاب خان!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میں نے اس کو پڑھ دیا تھا۔ یہ تین چار دفعہ pending ہوئی تھی آج اس کا جواب آنا تھا۔ متعلقہ وزیر ملک سے باہر ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ وزیر نہیں ہے، پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہے تو ذمہ داران کو معطل کیا جائے اور سوموار کے دن یہ دوبارہ take up ہو گی اور آپ اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں تھوڑی سی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ rules and privileges کی بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تحاریک التوائے کار کے لئے بھی کوئی فیصلہ کرنا چاہئے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ Monday کو 9 بجے سیکرٹری ہاؤسنگ کو ادھر بلائیں اور گورنمنٹ سائیڈ سے we will ensure کہ اس کا کوئی جواب دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر Monday کو اس کا جواب نہ دیا جائے تو یہ اسمبلی سیکرٹری ہاؤسنگ کو بے شک suspend کرے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ اسمبلی کے بزنس کے سلسلے میں ہمیں ہی یہاں پر embarrassment اٹھانی پڑتی ہے کہ جواب نہیں آیا، جواب نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی اس کے ذمہ دار ہیں اور منسٹر متعلقہ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کا مشکور ہوں اور ان کا بڑا حوصلہ ہے کہ یہ سوا تین سال اکیلے سارا pressure لیتے رہے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہر چیز انہیں نہیں کرنی چاہئے۔

متعلقہ پارلیمانی سیکرٹریز ہیں، وزراء ہیں۔ وزراء میں کوئی جاپان چلا گیا ہے، کوئی امر تسر چلا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: سنیں، بات سنیں۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ سوموار کے دن 9 بجے سیکرٹری ہاؤسنگ ادھر آئے گا، انتظار کرے گا، ہم meeting preside کریں گے اور فیصلہ کریں گے۔ جواب نہیں آئے گا تو ہم سیکرٹری کو معطل کر دیں گے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، راجہ شفقت عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ تمام تر بوجھ راجہ بشارت صاحب نے اٹھایا ہوا ہے۔ باقی وزیر، مشیر اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں۔ میں راجہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ چار دن چھٹی کر لیں اور باقی منسٹرز کو check بھی کر لیں وہ یہاں کس طرح face کریں گے۔

جناب چیئر مین! یہاں منسٹر لائیوسٹاک بھی بیٹھے ہیں۔ پنجاب میں برڈ فلو کے حوالے سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ لاکھوں لوگ اس انڈسٹری سے وابستہ ہیں۔ خواہ مخواہ کی افواہ پھیلنے کی وجہ سے یہ انڈسٹری متاثر ہو رہی ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ برڈ فلو کی افواہ سازی کو روکنے کے لئے جس طرح پرائم منسٹر نے اسلام آباد میں ایک پارٹی میں لوگوں کو چکن کھاتے ہوئے دکھایا، حکومت پنجاب اور ان کا محکمہ بھی اسی طرح کی دعوت کا اہتمام کرے تاکہ عوام میں جو خوف وہراس پیدا ہو گیا ہے کہ پنجاب میں بھی برڈ فلو آ گیا ہے اس طرح ہماری یہ انڈسٹری بچ سکے۔ وزیر لائیوسٹاک صاحب اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بڑا serious اور اربوں روپے کا معاملہ ہے اور پنجاب کے لاکھوں لوگ اس انڈسٹری سے وابستہ ہیں۔

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں۔

وزیر کالونیز: جناب چیئر مین! انہوں نے جو بات کی ہے۔ لاء منسٹر صاحب الحمدللہ بڑا اچھا کام کرتے ہیں اور بڑے خوبصورت انداز میں اسمبلی کی کارروائی کو conduct کرتے ہیں لیکن انہوں نے تمام وزراء کرام کی بات کی ہے تو میں ان سے استدعا کروں گا کہ آپ براہ مہربانی ایک ہی لاٹھی سے سب کو نہ ہانکیں، جس آدمی نے کام نہیں کیا، جس نے سوال کا جواب نہیں دیا، جس نے گورنمنٹ بزنس

میں کوتاہی کی ہے تو آپ اسمبلی کے اندر اس کا نام بتائیں، وہ اس کا جواب دہ ہوگا۔ سب لوگوں کو ایک ہی طریقہ سے آپ treat نہ کریں۔

جناب چیئرمین: منسٹر ہاؤسنگ کا سوال تھا اور انہوں نے ہی جواب دینا تھا۔ سب کو پتا ہے کہ منسٹر ہاؤسنگ کو کہا جا رہا ہے۔

وزیر کالونیز: جناب چیئرمین! منسٹر ہاؤسنگ کی بات کریں۔ انہوں نے تمام وزراء کی بات کی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مہربانی فرمائیں کہ یہ تصحیح فرمالیں کہ جس آدمی نے کوئی غلطی کی ہے یا جس آدمی کا کوئی کام تھا اسی کے سپرد کریں، تمام کو ایک ہی انداز سے treat نہ کریں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 820 جناب طاہر اختر ملک، سید حسن مرتضیٰ، چودھری زاہد پرویز کی طرف سے ہے!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں صبح سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن میں آپ کے حکم کے مطابق بیٹھتا رہا ہوں اور آپ نے ایک دفعہ مجھے ڈانٹ بھی دیا ہے کہ "بہہ جا تھلے، تینوں اگے وی کہیا اے۔" اب میں کھڑا ہوا ہوں تو شاہ صاحب کو پھر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہونا یاد آگیا ہے۔ یہ بزرگ ہیں میں پھر بیٹھ جاتا ہوں۔ ایک دفعہ انہیں پھر موقع دیں۔

جناب چیئرمین: آپ شروع کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہاں آئے دن تنخواہیں بڑھانے کی تو بات ہوتی ہے کہ بڑھا دیں۔ خصوصاً جب آپ چیئر پر ہوتے ہیں تو اس وقت یہ issue بڑا گرم ہوتا ہے۔ میں نے ایک سال پہلے بھی یہ عرض کی تھی کہ جن لوگوں کی وجہ سے اللہ ہم پر یہ مہربانی فرماتا ہے اور ہم اسمبلی میں پہنچتے ہیں جب وہ ہمیں ملنے کے لئے اسمبلی کے باہر آتے ہیں تو یہ سکیورٹی اور پولیس والے ان کی جو پگڑیاں اچھالتے ہیں اس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ اگر وہاں پر باعزت طریقے سے ایک ویٹنگ روم ہو جائے، کوئی شیڈ بنا دیا جائے، کوئی چھوٹی سی کینٹین ہو، ان کے پانی پینے کے لئے کوئی کولر پڑا ہو تو میرا خیال ہے اس میں کوئی زیادہ خرچ نہیں ہونا۔ اگر گورنمنٹ نہیں کرنا چاہتی تو جتنی رٹ ہم لگاتے ہیں کہ ہماری تنخواہیں بڑھادی جائیں، ایک مہینے کی ہماری تنخواہ کاٹ لی جائے اور ان لوگوں کے لئے کوئی انتظام ہو جائے۔ کوئی انفارمیشن ڈیسک ہو، وہ بے چارے صبح نو بجے سے جب تک اجلاس رہتا ہے کھڑے رہتے ہیں کہ ہمارا ایم۔ پی۔ اے۔ یہاں سے گزرے گا، ہم اسے اپنا مسئلہ بتا سکیں گے۔

آپ آج اس پر کوئی رولنگ دیں کہ گورنمنٹ اسی اجلاس کے دوران وہاں کوئی چار کرسیاں ہی رکھوا دے۔(قطع کلامیاں)

واش روم کا بھی بندوبست ہونا چاہئے۔ ہمارے ڈرائیور حضرات بھی ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سیکرٹریز بھی ساتھ آتے ہیں ان کے بیٹھنے کا کوئی انتظام کروائیں۔ نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ پروین سکندر گل: جناب چیئر مین! میں ان کی بات کی تائید کرتے ہوئے اسی پر ایک اور بات کرتی ہوں کہ تین سال سے تو ہمارے مائیک ٹھیک نہیں ہوئے۔ کسی کو کوئی سمجھ نہیں لگ رہی ہوتی کہ منسٹر صاحب کیا جواب دے رہے ہیں اور سوال کرنے والے کا سوال ہم تک پہنچتا ہے اور نہ پریس تک تو آپ مہربانی فرمائیں، آج تک اس پر بہت دفعہ رولنگ دی گئی ہے، سیکرٹری صاحب بھی موجود ہیں۔ اگر یہ مائیک ہی ٹھیک نہیں ہو سکتے جن پر ہم نے اس عوام کی بات کرنی ہے تو میں ان کی اس بات کی بھی تائید کرتی ہوں۔ نہ ڈرائیورز کے لئے جگہ ہے اور جو آنے والے ہیں ان کے لئے کہہ کر بھی آتے ہیں کہ فلاں آئے گا لیکن اس سے متعلقہ افسر تک پہنچا ہی نہیں جاتا کہ وہ بندہ اپنی یا چٹ کی بات کر سکے۔ ڈرائیورز کے لئے باہر پانی کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں ان کا برا حال ہوتا ہے۔ آپ نے یہ سیٹوں کا بھی حال دیکھا ہے اور تین سال میں یہ مائیک بھی ٹھیک نہیں ہو سکے تو مہربانی فرمائیں اور اس کے ساتھ اس کو بھی شامل کریں۔

جناب چیئر مین: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ نے جو مسئلہ اٹھایا ہے یہ بالکل مناسب ہے۔ سپیکر صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہے وہ تو انکار ہی کر رہے ہیں لیکن ہم کوشش کریں گے کہ چھوٹے گیٹ کے ساتھ ایک وزٹنگ روم بنایا جائے۔ یہ آپ سے وعدہ ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ وزٹنگ روم بنائیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، نذر فرید صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب چیئر مین! ابھی میرے بھائی نے جو بات کی ہے کہ ہمارے آنے والے مہمانوں کو یہاں پر بٹھانے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اس بارے میں پہلے بھی ایک دفعہ یہ بات ہوئی تھی تو یہ بات اس وقت بھی زیر غور تھی کہ ہماری اسمبلی کے باہر والے برآمدے جن کا اسمبلی کے اندرونی حصے سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر ان کو cover کر دیا جائے۔

جناب چیئر مین: نذر فرید صاحب! میری بات سنیں۔ ہم ہاؤس کمیٹی میں یہ مسئلہ لائیں گے اور انشاء اللہ اس کا حل نکالیں گے۔ یہ وعدہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر
رکن اسمبلی کی طرف سے تحریک التوائے کار کی تائید کرنے پر سیکرٹری سپورٹس کا اپنے ماتحت افسر کا تبادلہ کرنا

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے اور جناب وزیر قانون سے میری درخواست ہے۔ کل شیخ اعجاز صاحب نے ایک تحریک التوائے کار یہاں پیش کی تھی۔ میں نے بھی ان کی اس تحریک التوائے کار کے حق میں دو تین باتیں کی تھیں۔ اسی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے وہ تحریک التوائے کار تھی۔ وہاں میرے ایک ذاتی دوست ہیں اور شاید سیکرٹری سپورٹس نے یہ سمجھا ہے کہ انھوں نے مجھے بتایا ہے۔ انھوں نے آج صبح آتے ہی ان کو ٹرانسفر کر دیا ہے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں وزیر قانون سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ ارشد بھٹی صاحب سیکرٹری سپورٹس نے آج صبح سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اطہر سعید بٹ کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا ہے۔ یہ تحریک التوائے کار شیخ اعجاز صاحب کی تھی اور میں نے اس کی تائید کی تھی۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس بارے میں کچھ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، گردیزی صاحب!

وزیر کھیل: جناب چیئرمین! جس مسئلے کی طرف شاہ صاحب نے نشاندہی کی ہے۔ میں ابھی اس کی تحقیقات کر کے House کو اور آپ کو آگاہ کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: اگر کسی بندے کو اس تحریک التوائے کار کی وجہ سے ٹرانسفر کیا گیا ہے تو وہ آرڈر withdraw ہونے چاہئیں۔

وزیر کھیل: اگر ایسا ہوا ہے تو وہ آرڈر withdraw ہوں گے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی ادویات
اور غیر رجسٹرڈ میڈیکل کالجوں کے کمرشل اشتہارات کا چلنا

جناب چیئرمین: اب تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی صحت کے حوالے سے جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ کے ایک اہم مسئلہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت ملک بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے through کمرشل اشتہارات بغیر سکروٹنی کے چلائے جا رہے ہیں جس کے تحت غیر معیاری ادویات بالخصوص میڈیکل پراڈکٹس مارکیٹ میں چل رہی ہیں۔ روزانہ کہیں نہ کہیں ان ادویات کے adds آ رہے ہیں اور اس کے علاوہ پورے پنجاب کی دیواریں بھی اس قسم کی ادویات کے اشتہارات سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ غیر معیاری اور جعلی ادویات جو پورے ملک میں بیچی جا رہی ہیں۔ اس کے side affects تمام لوگوں پر پڑ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیکل کالجز کے لئے جو داخلے کے اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔ یہ میڈیکل کالجز رجسٹرڈ ہیں اور نہ ہی ان میں پڑھنے والے لوگوں کا کوئی future ہے۔ ان کے علاوہ سنٹرل ایشئن countries سے specially کرغزستان میں سینکڑوں لوگوں کو ورغلا کر بھیجا گیا ہے۔ جن میں طلبا و طالبات کا future بھی خطرے میں ہے۔ یہ تمام کی تمام باتیں اور specially سب کو معلوم بھی ہے کہ یہ دوائیاں نکلی ہیں اور ان کے affects بہت برے ہیں۔ ان پر فوری طور پر کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے اور جن میڈیکل کالجز کے لئے لوگوں کو ورغلا کر داخلے دیئے جا رہے ہیں اور ان بچوں کا کوئی future بھی نہیں ہے۔ ان پر فوری طور پر کوئی نہ کوئی کریک ڈاؤن ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! میں نے اس دن بھی یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج جنھوں نے پورے پنجاب میں دہشت گردی پیدا کی ہوئی ہے۔ وہ طالبعلموں اور معصوم لوگوں سے پیسا اکٹھے کرتے ہیں اور وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے آپ کی وساطت

سے وزیر صحت سے یہ سوال کیا تھا کہ صرف یہ بتا دیں کہ حکومت پنجاب کی پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے متعلق پالیسی کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! اخبارات میں اشتہارات آتے ہیں کہ چائنا، ترکمانستان اور اس طرح کی جو مشرقی یورپ ریاستیں ہیں ان کے بھی اشتہارات میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں سے طلباء بڑی تعداد میں وہاں جاتے ہیں اور ملک کا فارن ایکسچینج خرچ کر کے داخلہ لیتے ہیں۔ جب وہاں سے وہ گریجوایشن کر کے آ جاتے ہیں تو پھر یہ مشکل ہو جاتی ہے کہ پاکستان کے اندر ہیلتھ پالیسی ایجوکیشن کے حوالے سے govern کرنے والی باڈی ہے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل ان کو recognize نہیں کرتی اور ایک لمبا process اس حوالے سے چلتا ہے۔ جس سے وہاں سے ایم بی بی ایس کر کے آنے والا ڈاکٹر، اس کے والدین اور لواحقین بھی شدید اذیت کے اندر مبتلا ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے حکومت کی کوئی واضح پالیسی ہونی چاہئے۔ پرائیویٹ میڈیکل کالج جو ملک کے اندر بھی ہیں اور ملک کے باہر بھی یہ یہاں پر اشتہارات دے کر بچوں کو کھینچ لیتے ہیں اس حوالے سے کوئی پالیسی واضح ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، سعید اکبر خان!

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا اور اپنی اصلاح کے لئے آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ جب بھی تحریک التوائے کار پیش ہوتی ہے تو اس میں کہا جاتا ہے کہ میں تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس میں House کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ تحریک التوائے کار کا ایک ٹائم مختص ہے اور notified ہے کہ جب تحریک التوائے کار پیش ہوں گی تو آدھے گھنٹے تک اس کی کارروائی ہو گی۔ میں اس بات کو سمجھنا چاہتا ہوں اور شاید باقی House کے دوستوں کو بھی پتا ہو۔ مجھے ان الفاظ پر اس لحاظ سے اعتراض ہے کہ جب آپ House کی کارروائی ملتوی کریں گے تو پھر House کی کارروائی جب بھی ملتوی ہو گی تو دوبارہ جو کارروائی ہو گی اس کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہو گی کیونکہ تحریک التوائے کار کا وقت 30 منٹ مقرر ہے۔ اس میں ہی وہ کارروائی ہونی ہے۔ ان الفاظ کی کوئی خاص رولز کے تحت اہمیت ہے۔ اگر ملتوی لفظ استعمال نہ ہو تو کیا یہ کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتی۔ میں اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہوں تاکہ مجھے اس کا پتا ہو۔

جناب چیئر مین: یہ ایجنڈا آئٹم اور نان ایجنڈا آئٹم ہوتا ہے۔ ایجنڈا معطل کیا جاتا ہے تو تحریک التوائے کار پڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات: جب آپ کہتے ہیں کہ تحاریک التوائے کار کا وقت اب شروع ہوتا ہے۔ وقفہ سوالات کے لئے آپ ٹائم دیتے ہیں، اس میں تو کبھی House کی کارروائی معطل یا ملتوی نہیں کی جاتی ہے لیکن تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے تحریک التوائے کار کا وقت مقرر نہ ہو اور پھر بعد میں کوئی تبدیلی آئی ہو لیکن الفاظ وہی رہے ہوں۔ اس لئے اس میں تصحیح کرنے کی یا ہمیں بحیثیت House ممبر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئر مین: میں اس پر غور کروں گا اور انشاء اللہ اس پر کچھ فیصلہ ہو گا۔ جی، حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: میرے بھائی نے جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے۔ میں اسی حوالے سے صرف ایک بات کرنی چاہتا ہوں کہ پورے لاہور میں ایسے سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ "شوگر کا علاج یقینی، کینسر کا علاج یقینی، ڈاکٹر فلاں فلاں گولڈ میڈلسٹ، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ڈاکٹر صاحبان کے نام لکھے ہوئے ہیں وہ تو ایم بی بی ایس بھی نہیں ہیں لیکن انھوں نے لکھا ہوا ہے کہ گولڈ میڈلسٹ تو ان گولڈ میڈلسٹ نے کہاں سے گولڈ میڈل لئے ہیں۔ براہ مہربانی! ان کے بارے میں بھی بتایا جائے اور شہر سے بورڈ بھی ہٹائے جائیں اور ان ہسپتالوں کی نگرانی کی جائے اور چیک کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

جناب چیئر مین: جی۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ میں نے ابھی جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے اس پر عملدرآمد میں کوئی دیر لگے گی یا کوئی ٹائم لگے گا تو میری صرف گزارش یہ ہے کہ فوری طور پر آپ آج ایک حکم جاری کریں۔۔۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! آپ پہلے ان کی بات تو سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: میں اسی کے لئے عرض کر رہا ہوں۔ میری بات تو سن لیجئے۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحب جواب تو دے لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!اس کا جواب آ جائے گا کہ جو اشتہارات اس وقت دیواروں پر موجود ہیں، متعلقہ تھانوں کو کہیں کہ وہ کم از کم مٹادیں اس سے نوجوان طبقہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ یہ جو دو گھنٹے میں جوانی واپس ہونے والے اشتہارات ہیں یا رنگ گورا کرنے والے اشتہارات ہیں ان کو تو فوری طور پر بند کروادیں یہ کروڑوں روپے کا فراڈ روزانہ قوم سے ہو رہا ہے۔ روزانہ اخبارات میں آ رہا ہے کہ یہ جرمنی دواخانہ، فلاں میڈیکل سٹور ہے یہ چیز لے لیں، وہ لے لیں تو اس قسم کے اشتہارات کو تو بند کروادیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ جناب وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب چیئرمین! جو تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب نے پیش کی ہے بڑی اہم ہے لیکن اس کا ابھی جواب موصول نہیں ہوا۔ میں کل جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: میری بات سنیں۔ اگر آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں تو میں اسے آپ کی ہیلتھ کمیٹی کو بھیجنا چاہتا ہوں۔ سیدھی بات ہے آگے جواب جو بھی آپ نے دینا ہے۔ کوئی نئی کمیٹی تو نہیں بنی۔ جو جعلی کالجز بنے ہوئے ہیں ان کے لئے میں اسے ہیلتھ کمیٹی کو بھیج دیتا ہوں وہ رپورٹ تیار کر کے House میں submit کر دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار پر صرف جنرل ڈسکشن ہوتی ہے یہ کمیٹی کے پاس نہیں جاتی۔ اس کو آپ جنرل ڈسکشن کے لئے کوئی fix time کر دیں اس پر آپ ڈسکشن کروا سکتے ہیں۔ آپ یہ نہیں کر سکتے ہیں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! چیئر authorize ہے وہ کسی بھی ایشو پر کمیٹی بنا سکتی ہے۔ رانا صاحب میرے بڑے بھائی اور سینئر ہیں لیکن Chair اگر چاہے تو کسی بھی issue پر کمیٹی بن سکتی ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: جناب چیئرمین! ابھی تحریک التوائے کار آئی ہے۔ پیر کو ویسے ہی ہیلتھ کے متعلق سوالات ہیں اس کا جواب بھی میں پیر کو دے دوں گا۔ اگر آپ اس وقت محسوس کریں کہ اسے کمیٹی کو refer کرنا چاہئے یا سب کمیٹی بنانی چاہئے تو وہ آپ کی صوابدید ہے۔ ابھی تو میں نے اس کا جواب بھی نہیں دیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شاہ صاحب! آپ اتنے لوگوں کے لئے بیٹھتے ہیں میرے لئے بھی بیٹھ جائیں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ ایسا کریں کہ میرے لئے بھی آپ کوئی آدھا گھنٹہ مختص کر دیں اور اس دن بے شک باقی کوئی نہ آئے، میں اور آپ ہوں، میں پڑھتا رہوں اور آپ سنتے رہیں۔ اب یہ بھی بات کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب والا! ابھی ایک بات سعید اکبر نوانی صاحب نے کی تھی کہ آپ میری اصلاح کے لئے مجھے بتائیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں ابھی سوچ کر بتاتا ہوں۔ کارروائی ملتوی یا معطل کرنے کی بات تھی۔ رانا آفتاب صاحب کی بات کا جواب ہے کہ یہ اس لئے ملتوی کی جاتی ہے کہ اگر یہ ہو جائے تو دو گھنٹے کے لئے تمام کارروائی کو روک کر اس پر بحث کے لئے اجازت فرما دی جاتی ہے اور یہ بالکل صحیح الفاظ لکھے جا رہے ہیں اور روایت ہے۔ اس میں کوئی غیر قانونی بات نہیں ہے۔

دوسری بات میرے دوست نے ہیلتھ منسٹر کے لئے بورڈوں کے بارے میں فرمایا تھا تو ناقص یا نامناسب بورڈ کو اکثر علاقوں میں لوگ ویسے ہی remove کرا دیتے ہیں۔ ہمارے علاقے میں ایک بورڈ جو کہ تقریباً صحت کے متعلقہ اس پر لکھا ہوا تھا کہ ماہر بواسیر و دیگر امراض چشم تو اس کو انہوں نے سمجھا کہ یہ کیا لکھا ہوا ہے انہوں نے خود ہٹوا دیا۔ یہ لوکل گورنمنٹ کا بھی کام ہے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بھی کام ہے اس کے بارے میں یہ ہیلتھ منسٹر کو کہہ رہے ہیں کہ وہاں سے بورڈ ہٹوائیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ متعلقہ محکموں کے بارے میں ہی بات کیا کریں۔

شیخ علاؤالدین: وہ بورڈ نہیں ہٹوائیں گے وہ تو خود ان کے client ہیں۔

جناب چیئرمین: صبر کریں، صبر کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جو تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب نے پیش کی، حقیقت میں یہ اتنا بڑا معاملہ ہے کہ ہم اس کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے Monday تک کے لئے سٹیٹمنٹ دے دی ہے۔ Monday کو ہی آپ اس کو argue کر لیں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں صرف ایک لفظ کہنے کے بعد میں ختم کرنے لگا تھا کہ میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ضرور کیا جائے تاکہ اس کو لاء کی sanctity مل سکے اور یہ اشتہاروں اور جعلی ڈاکٹر بنانے کی بھرمار کا قلع قمع کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شاہ صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

موضع (اگوکی سیالکوٹ) کی رہائشی لڑکی پر علاج کے بہانے جعلی پیر کا تشدد

سید حسن مرتضیٰ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 25۔نومبر 2005 کی خبر کے مطابق موضع اگوکی ضلع سیالکوٹ کے رہائشی سبزی فروش محمد فاروق نے اپنی بیٹی ارم شہزادی کو علاج کے لئے محلہ عثمان پورہ میں اپنے ماموں کے گھر بھیج دیا جو ارم کو علاج کے لئے رحیم پور میں جعلی پیر امجد کے پاس لے گیا۔ جعلی پیر نے ارم شہزادی کو رسیوں سے باندھ کر لوہے کی سلاخوں کو آگ پر سرخ کر کے جسم کو داغا جس سے ارم کئی بار بے ہوش ہوئی۔ ارم کے ہاتھ گردن چہرہ اور زبان جل گئی۔ جعلی پیر چڑیلیں نکالنے کے لئے ارم پر تین گھنٹے تشدد کرتا رہا۔ تشدد کی وجہ سے ارم کی قوت گویائی جاتی رہی۔ جب اس سلسلہ میں متعلقہ ایس ایچ او اگوکی سے رابطہ کیا تو اس نے سب کچھ جاننے کے باوجود مقدمہ درج کرنے سے

معذرت کی۔ اس خبر کی اشاعت سے عوام میں غم وغصہ پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ معزز رکن نے اپنی تحریک التوائے کار میں فرمایا ہے کہ ایس ایچ او نے اس سلسلے میں مقدمہ درج نہیں کیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مقدمہ درج کیا جا چکا ہے اور مقدمہ کا نمبر 477 ہے جو 27-11-05 بجرم 302 تھانہ اگوکی درج ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! ابھی ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اور تفتیش جاری ہے اور ان کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ اس سلسلے میں فوری طور پر گرفتاری عمل میں لائی جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مقدمہ درج ہو گیا ہے۔ ایک تو میں عرض کروں گا کہ یہ مقدمہ کب درج ہوا؟ اتنا عرصہ گزر گیا ہے اور ایس ایچ او نے کوئی کارروائی نہیں کی۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ رپٹ پڑھ کر سنائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب! میری عرض تو سن لیں۔ اب تو کوئی بھی ممبر نہیں اٹھا صرف میں اور آپ ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اب تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی کہ کوئی ملزم پکڑا جائے۔ جب ایس ایچ او کو پتا چلا ہے کہ تحریک التوائے کار پیش ہو گئی ہے تو اس وقت اس نے مقدمہ درج کیا ہے۔ میری یہاں پر یہ گزارش ہے کہ اس قسم کے واقعات اکثر اخباروں میں آتے ہیں اور proper ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو اس قسم کے جعلی پیروں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اصل میں تو یہ بیماری ہے اور جب اس کا علاج نہیں ہو گا تب لوگ اس پر کوئی تعویذ گنڈا وغیرہ کروائیں گے اور یہ واقعات ہوتے رہیں گے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے لاء منسٹر صاحب کوئی ایسا لائحہ عمل بنائیں کہ جن سے اس کی روک تھام ہو سکے اس کا تو پرچہ درج ہو گیا ہے۔ ہزاروں کیس ایسے ہیں جن کا کوئی مقدمہ ہی درج نہیں ہوتا، آئے دن پیروں نے اپنی دکانداری بنائی ہوئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ وہ اس پر House کو کچھ بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس سلسلے میں مقامی پولیس کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ کارروائی کریں اور فوری طور پر ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور جس طرح میرے بھائی نے ابھی فرمایا ہے کہ جو حقیقت ہے کہ 25 تاریخ کو یہ خبر اخبار میں آئی تھی اور مقدمہ 27 تاریخ کو درج ہوا۔ جس ایس ایچ او نے اس سے پہلے مقدمہ درج نہیں کیا اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جائے گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حسن مرتضٰی صاحب نے بڑی محنت کر کے اپنی تحریک التوائے کار پر بات کی ہے۔ یہ احوال ہے اور یہی رولز کے مطابق ہے۔ جب تحریک التوائے کار پڑھی جاتی ہے، اس کے بعد اس کے dispose of یا فیصلہ ہونے تک درمیان میں کبھی کوئی بزنس allow نہیں کیا جاتا۔ میری استدعا ہے کہ آج یہ جو کام ہوا ہے آئندہ بھی ایسی ہی مثال پیدا کی جائے۔ تحریک التوائے کار کے دوران کوئی سوال کرنا یا پوائنٹ آف آرڈر کرنا ٹھیک نہیں۔ میرے بھائی نے جو روایت پیدا کی ہے اور انہوں نے محنت کر کے جو کام کروا لیا ہے، آئندہ بھی ایسا ہی کیا جائے کہ تحریک التواء پیش ہو اور جب تک جناب کی یا جناب سپیکر کی رولنگ نہ آ جائے تو اس وقت تک کوئی interruption نہ آئے۔

سید حسن مرتضٰی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں چودھری ظہیر الدین صاحب کا بڑا مشکور ہوں۔ مجھے میرے صبر کا پھل مل گیا ہے میں نے جو اتنا صبر کیا۔ یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ بقول چودھری صاحب پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک ممبر نے تحریک پیش کی اور اس میں کوئی interruption نہیں ہوئی، کسی نے مداخلت نہیں کی۔ میں سارے ایوان کا بڑا مشکور ہوں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ تحریک التوائے کار نمبر 822 بھی اسی وقوعہ سے متعلق ہے اس کو بھی dispose of فرما دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، تحریک التوائے کار نمبر822 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: جناب چیئرمین! ابھی شفقت عباسی صاحب نے بہت اہم نکتہ اٹھایا تھا جس کا وزیر خوراک اور نہ ہی وزیر لائیو سٹاک نے جواب دیا کیونکہ برڈ فلو کا مسئلہ اتنا اہم ہے خصوصی طور پر خواتین کے لئے بھی بہت دقت ہے۔ حکومت نے ابھی تک کوئی واضح پالیسی بنائی اور نہ ہی کوئی واضح بیان دیا ہے کہ برڈ فلو ملک میں پھیلا ہوا ہے یا نہیں۔ میں ان سے چاہتی ہوں کہ یہ ہمیں بتائیں کہ واقعی ہمارے ملک میں، ہمارے پنجاب میں برڈ فلو کی بیماری ہے تاکہ خواتین کو اس مسئلہ سے نجات دلائیں۔ خاص طور پر غریب عوام کو اس سے نجات دلائیں کیونکہ جس بھاؤ مرغی فروخت ہو رہی ہے دالیں اور سبزیاں بھی اسی بھاؤ سے فروخت ہو رہی ہیں۔ مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ کوئی بھی دال اس وقت 50 روپے فی کلو سے کم نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم خواتین پر خاص طور پر جو اسمبلیوں میں آئی ہیں تو ان کی بات کو بھی اہمیت دی جائے۔ کل بھی وزیر خوراک نے عورتوں کے بارے میں یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ ہانڈی جلا دیں تو کبھی مانتی نہیں ہیں۔ آج انہیں پوچھیں کہ برڈ فلو واقعی پھیلا ہوا ہے یا نہیں۔ اس بارے میں حکومت کا کوئی واضح بیان جاری ہونا چاہئے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! point of personal explanation، محترمہ کو معلوم نہیں ہے کہ محکمہ خوراک کا مرغیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد: جناب چیئرمین! میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ آج سے دو روز پہلے ایک انگریزی اخبار میں یہ خبر چھپی کہ ایک پرائمری سکول کا بچہ جس کا تعلق چکوال سے ہے وہ ہیڈ ماسٹر کے تشدد سے جاں بحق ہو گیا۔ میں چاہتی ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم بھی بیٹھے ہیں آپ اور راجہ صاحب اس کی انکوائری کریں کہ ابھی تک اس کے لواحقین کی طرف سے کوئی ایف آئی آر بھی درج نہیں ہوئی۔ یہ کیا معاملہ ہے کہ ٹیچر پیار کی بجائے مار پر انحصار کر رہے ہیں۔ اگر ٹیچر بچوں کو ماریں گے تو بچے کس طرح تعلیم حاصل کرنے کی طرف دھیان دیں گے۔

جناب چیئرمین: گوندل صاحب! آپ پیر تک اس کا جواب دیں کہ پرچہ درج ہوا ہے یا نہیں اور اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جو تحریک التوائے کار حسن مرتضٰی صاحب نے دی ہے اس میں ایک بڑا سنجیدہ معاملہ تو یہ ہے کہ پولیس نے کیا کارروائی کی؟ دوسرا یہ جو issue روزانہ آتے ہیں۔ جہاں ہم پولیو کے حوالے سے مہم چلاتے ہیں۔ وزیر صحت یہاں پر موجود ہیں، میں اس House کی information کے لئے بھی یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ بیماری جس میں بھوت، چڑیل یا اس طرح کے جو واقعات ہوتے ہیں، اگر اس بیماری کے بارے میں پورے پنجاب میں تشہیر کی جائے کہ یہ وہم یا ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ یہ میڈیکل سائنس میں ایک بیماری ہے اور عوام کو اگر awareness دی جائے اور اگر اس پر کوئی مہم چلائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے واقعات کا تدارک ہو سکتا ہے کہ جو لوگ اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں وہ پھر اس بیماری کو دور کرنے کے لئے کسی جعلی پیر کے پاس جاتے ہیں۔ اس کے بجائے اگر اس بیماری کے متعلق پنجاب کے اور پاکستان کے عوام کو شعور ہوگا تو یقینی بات ہے کہ پھر وہ کسی ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔ شکریہ

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمٰی! آپ بات کریں۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں تھوڑا سا احتجاج اس House کے رویے پر کرنا چاہوں گی کہ پچھلے دو تین دن سے خاص طور پر عورتوں کے حوالے سے، جب ہم کوئی سنجیدہ بات کرنا چاہتے ہیں یا کوئی اہم issue discuss کرنا چاہتے تو ہمیں تو وقت نہیں دیا جاتا لیکن غیر سنجیدہ باتوں کے لئے عورتوں کو مکمل طور پر ٹائم دیا جا رہا ہے۔ دوسری بات میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتی ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے مجھے بڑی شکایت ہے کہ جتنی تحاریک التوائے کار جو کسی اہم issues سے relate کرتی ہیں اور جعلی پیروں کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار move کرنی چاہی تھی کہ پنجاب حکومت اس پر کوئی ایسی قانون سازی کرے۔ ہم روزانہ ایک دو واقعات اخبار میں پڑھتے ہیں کہ جعلی پیر کے تشدد سے فلاں بچی کو یہ مسئلہ ہو گیا، فلاں

جان سے چلی گئی۔ میں نے یہ تحریک التوائے کار دینی چاہی تھی کہ جعلی پیروں کے خلاف مناسب اقدامات کئے جائیں اور شیخ صاحب کی جو آج تحریک التوائے کار ہے اس کے بارے میں بھی میں ایک Resolution دینی چاہ رہی تھی کہ جو میڈیا ان کو promote کر رہا ہے یہ جو ہورڈنگز اور یہ چیزیں لگائی جا رہی ہیں اس کو discourage کیا جائے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ فضول قسم کی تحاریک التوائے کار کو قبول کرنا سیکرٹریٹ کے لئے ٹھیک ہے اگر ہم کوئی positive کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کی اجازت نہیں دی جاتی اس پر میں آپ کی رولنگ چاہتی ہوں۔ پھر خواتین کو moderation کا نعرہ لگا کر یہاں نہ بٹھائیں، انہیں فارغ کر دیں، ہم کوئی showpieces نہیں ہیں، ہم کام کرنا چاہتی ہیں اور اگر ہمیں کام کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر ہمیں بات کرنے نہیں دی جا سکتی تو براہ مہربانی خواتین کی نشستیں ختم کر دی جائیں۔ ہم خواتین ایسی اسمبلی میں گونگے بہروں کی طرح نہیں بیٹھنا چاہتی کہ ہم بات کر سکتی ہیں اور نہ ہی قانون سازی کر سکتی ہیں۔ اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو پھر میری آپ سے التجا ہے کہ خواتین کی نشستوں کو ختم کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اسمبلی سیکرٹریٹ والے آپ کی تحریک التوائے کار کو accommodate کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلا دوں کہ میں نے مزاری صاحب سے بات کی، میری ایک تحریک التوائے کار میڈیکل سٹور سے جعلی ادویات کے بارے میں تھی۔ میں نے مزاری صاحب سے بات کی اور میں نے کہا کہ اس پر خواہ مخواہ کا objection لگا دیا ہے تو انہوں نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے آپ جا کر ملک مقصود صاحب سے کہہ دیں تو میں نے کہہ دیا کہ اس میں کوئی problem نہیں ہے اس کو ok کر دیں تو مقصود صاحب نے اس کے باوجود ok نہیں کی۔ مجھے نہیں پتا کہ مقصود صاحب کو مجھ سے کوئی personal problem ہے، میں ان کے پاس جا چکی ہوں، سیکرٹریٹ میں پسند ناپسند چل رہی ہے۔ ہم جو ڈھنگ کی بات کرنا چاہتے ہیں وہ نہیں کرنے دی جاتی۔ شعر سنانے کے لئے اس ایوان میں ٹائم دیا جاتا ہے، non sense بات کرنے کے لئے ٹائم دیا جاتا ہے اس پر میں احتجاج کرتی ہوں۔ جب ہم کوئی سنجیدہ بات کرنا چاہتی ہیں تو اس ایوان میں ہم عورتوں کو ٹائم نہیں دیا جاتا، یہ عورتوں کے حقوق کے خلاف ایک بہت بڑی بات ہے۔ Women's Day پر عورتوں کی ریلی پر تشدد ہوا، اگر میں Women's Day پر بات نہیں کر سکتی تو میں یہاں کیوں بیٹھی ہوں؟

جناب چیئر مین: عظمیٰ بخاری صاحبہ! آپ میری بات سنیں۔آپ کی جو تحریک التوائے کار ہے یہ جمع کرائیں۔ میں اس کو آؤٹ آف ٹرن پڑھانے کے لئے پیر کے دن کے لئے منظور کرتا ہوں۔ تشریف رکھیں۔وزیر لائیو سٹاک پیر کے دن برڈ فلو پر سٹیٹمنٹ دیں گے۔اب ہم تحاریک التوائے کار ختم کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئر مین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔وزیر قانون یا ایس اینڈ اے ڈی!

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2004 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FOOD: Mr Speaker, I lay the Annual Report of the Punjab Office of the Ombudsman for the Year 2004.

MR CHAIRMAN: The Annual Report of the Punjab Office of the Ombudsman for the year 2004 has been laid.

آج کے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی لہذا اجلاس سوموار 13-مارچ2006سہ پہر 3.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔